ماہواری رسالہ الابقاء رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۶۷۵

قال اللہ تعالیٰ

رفی تبلیغ ابراہیم علیہ السلام کلمۃ التوحید) وجعلہا کلمۃ باقیۃ فی عقبہ الآیۃ

چون آیۃ دال است بر مقصودیت ابقاء شرائع بالتبلیغ قرناً بعد قرن اخری و دخل است

دران بالعموم تکریر طبع صحف دینیہ بالعموم آنچہ عزیزۃ الوجود باشد و بوقت الشری طباعت سلسلہ

الابقاء

اشرف علی صاحب تھانوی فیوضہم ✣ کہ منجملہ مواعظ

جامع بعنوان مواعظ را کہ بعد طباعت یکبار نایاب گشتہ بود قصد

این ابقاء مقصود و افادہ بود مطلوب مقصود را بنائے علیہ محمد عثمان این سلسلہ را

بصورت صحیفہ شہریہ جاری گردانیدہ در مطبع محبوب المطابع دہلی

طبع کنانید

ضوابط رسالہ الابقاء

۱۔ ہر قمری مہینہ کی پندرہ تاریخ کو رسالہ شائع ہو جاتا ہے اگر کسی صاحب کے پاس رسالہ نہ پہنچے تو فوراً طلب فرمائیں اطلاع ہوتے ہی دوبارہ روانہ کر دیا جاتا ہے۔

۲۔ رسالہ ہذا کی سالانہ قیمت عہ ہے معہ محصول ڈاک علاوہ اُن حضرات کے جو قیمت پیشگی ارسال فرمائیں سب حضرات کی خدمت میں رسالہ وی۔پی کیا جاتا ہے۔ اور وی پی کی صورت میں ۲ر خرچ رجسٹری ۲ر فیس منی آرڈر اضافہ ہوکر عہ کا وی پی ہو جاتا ہے اور ممالک غیر سے قیمت مع محصول ڈاک دو شلنگ چھ پنس مقرر ہے جو ہر حالت میں پیشگی لی جاتی ہے۔

۳۔ ہر خریدار کو ابتدائے سال سے خریدار ہونا ضروری ہے اور رسالہ کا سال رمضان المبارک سے شروع ہوتا ہے

۴۔ رسالہ ہذا میں بجز اپنے کتب خانہ کی کتب کے کسی صاحب کا اشتہار یا کسی کتاب کا ریویو وغیرہ شائع نہیں کیا جاتا۔

الراقم

محمد عثمان۔ مدیر رسالہ "الابقاء" دریبہ کلاں دہلی

تسہیل نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور حیات طیبات کے دیکھنے اور پڑھنے کی ضرورت کسی تمہید کی محتاج نہیں کیونکہ مسلمانوں کی دنیوی ترقی اور دینی فلاح اسی اسوۂ حسنہ کیساتھ وابستہ ہے اسی لئے اردو زبان میں بہت سی چھوٹی بڑی کتابیں لکھی گئیں چنانچہ حضرت حکیم الامۃ محی السنۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی مدظلہ نے بھی ایک کتاب مسمیٰ بہ نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب تالیف فرمائی جسکی ادنیٰ برکت یہ ہوئی کہ جس زمانہ میں یہ تالیف ہوئی ہے ضلع مظفر نگر میں وبا پھیل رہی تھی مگر اسکی برکت سے قصبہ تھانہ بھون بالکل محفوظ رہا اور اب بھی وبا کے زمانے میں جن جن گھروں میں یہ پڑھی جاتی ہے وہ گھر محفوظ رہتے ہیں بحمد اللہ تعالیٰ اس کی اشاعت بھی ہو چکی ہے اور ہو رہی ہے۔ مگر کم پڑھے ہوئے حضرات کے فہم سے باہر تھی اسی وجہ سے کم استعداد حضرات اس سے کم فائدہ اٹھا سکتے تھے اور اسکی تسہیل کے خواہشمند تھے حق تعالیٰ شانہٗ محمد عبد اللہ خاں صاحب بھوپالی کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے اس طرف توجہ فرمائی اور حضرت مولانا مدظلہ سے اجازت لیکر اسکی تسہیل کر دی اب یہ تسہیل نشر الطیب کے نام سے طبع ہوئی ہے اب اسکا مطالعہ اور سمجھنا بالکل آسان ہو گیا اب ہر شخص مستفید ہو سکتا ہے اور سعادت دارین حاصل کر سکتا ہے۔

المشتہر محمد عثمان تاجر کتب دریبہ کلاں دہلی

جو ہر طبقہ کو نہایت مفید ہے جمادی الاول ۱۳۴۳ھ سے جاری ہے جسکی سالانہ قیمت ۱ر ہے نمونہ ۳ر میں طلب فرمائیے۔

امداد الفتاویٰ معروف بہ فتاویٰ اشرفیہ

۱۳۱۰ھ سے ۱۳۲۵ ہجری تک کے فتاوی بترتیب ابواب فقہیہ جلدین اولین قیمت اصلی [illegible] رعایتی عہ/
ایضاً جلدین اخیرین قیمت اصلی ع/ رعایتی عہ/
ایضاً تتمہ اولیٰ وثانیہ امداد الفتاوی اسمیں ۱۳۲۶ھ سے ۱۳۳۲ ہجری تک کے فتاوی ہیں۔ اور تتمات کے تین حصص ہیں۔ اول امداد الفتاوے۔ دوم حوادث الفتاویٰ سوم ترجیح الراجح، امداد الفتاوی میں وہ فتاویٰ ہیں جو پہلی کتب سے نکلتے ہیں اور حوادث الفتاوی میں وہ فتاوی ہیں جو بوجہ نئی ایجادات کے سابقہ کتب میں نہیں، اجتہاد سے جواب دیئے ہیں ترجیح الراجح اس میں وہ مسائل ہیں جن سے رجوع کیا ہے قیمت اصلی ۳/ رعایتی ۲/
ایضاً تتمہ ثالثہ۔ اس میں ۱۳۳۳ھ سے ۱۳۳۴ھ تک کے فتاوے جمع کر کے شائع کئے ہیں قیمت اصلی عہ/ رعایتی عہ/
ایضاً تتمہ رابعہ۔ اس میں ۱۳۳۴ھ کے فتاوے جمع ہیں۔ قیمت اصلی ۱۴/ رعایتی ۱۰/
ایضاً تتمہ خامسہ اس میں ۱۳۳۵ھ سے نصف ۱۳۴۷ھ تک ساڑھے بارہ سال کے فتاوے جمع ہوئے ہیں قیمت اصلی ۵/ رعایتی ۴/
اخبار بینی۔ اسمیں اخبار بینی کے عدم جواز کا بیان ہے قیمت اصلی ا/ رعایتی ۳/
اخبار الزلزلہ۔ زلزلہ کی حقیقت جس قدر شریعت سے تعلق رکھتی ہے اسکا بیان ہے قیمت اصلی ا/ رعایتی ۳/
الاقتصاد فی التقلید والاجتہاد تقلید شخصی و تقلید مطلق کے متعلق افراط و تفریط سے پاک منصفانہ بیان قیمت اصلی ۴/ رعایتی ۳/

الادراک والتوصل الیٰ حقیقۃ الاشراک والتوسل

والتوسل۔ یہ ایک حدیث ہی رسالہ تشرف کی جسمیں دو معرکۃ الآرا مسئلوں کی ایک بدیع تحقیق ہے۔ ایک مسئلہ توسل۔ دوسرا معیار فرق شرک اکبر و اصغر کا مگر یہ رسالہ اہل علم کے کام کا ہے بغیر علم کے سمجھ کے باہر ہے۔ قیمت اصلی ا/ رعایتی ۳/
اغلاط العوام۔ عوام میں جو غلط مسائل مشہور ہوگئے ہیں ان کی اصلاح قیمت اصلی ا/ رعایتی ۳/
آداب المعاشرت۔ باہمی معاشرت کے آداب جن کی رعایت رکھنے سے آپس میں محبت پیدا ہوتی ہے۔ قیمت اصلی ۲۰/ رعایتی ۱۰/
اشرف التنبیہ۔ امیر الروایات میں جیسے اکابر قریبہ کے حالات و مقالات امیر شاہ خاں صاحب کی زبانی مدون ہیں۔ اسی قسم سے حضرت والا مدظلہ کے فرمودہ حالات و حکایات اس اشرف التنبیہ میں جمع ہیں۔ مگر اس کتاب کی طباعت نہایت خراب ہے قیمت اصلی ۵/ رعایتی ۴/
اعمال قرآنی۔ اس میں قرآن شریف کی آیات کے خواص ہیں۔ یہ عملیات میں نہایت مجرب ہیں اسکے تین حصص ہیں قیمت اصلی ہر سہ حصص ۴/ رعایتی ۳/
اوراد رحمانی و اذکار سبحانی۔ سبحان و الحمد اللہ و اللہ اکبر کے فضائل قیمت اصلی ۳/ رعایتی ۲/

احکام التجلی من التعلی والتدلی

جناب باری عز اسمہ کا دیدار کب ہوگا، کہاں ہوگا کس طرح ہوگا۔ اس باب میں حضرت مدظلہم نے نہایت عجیب و لطیف رسالہ تحریر فرمایا ہے۔ اس میں تین فصلیں ہیں فصل اول میں دلائل شرعیہ سے یہ

تحریر فرمایا ہے کہ دنیا میں دیدار باری تعالیٰ ممتنع ہے فصل دوم میں یہ بیان ہے کہ اس امتناع سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس مستثنیٰ ہے اور آپ کو معراج میں ظاہری آنکھوں سے دیدار باری تعالیٰ ہوا فصل سوم میں نہایت شرح وبسط سے یہ تحریر فرمایا ہے کہ آخرت میں تمام اہل ایمان کو انہیں ظاہری آنکھوں سے دیدار باری تعالیٰ ہوگا اور فلاں فلاں مقام پر ہوگا اور ہر مقام کے دیدار میں کیا فرق ہے اسکے ساتھ ہی تجلی کے اقسام ذکر فرماکر بہت سے فوائد علمیہ تحریر فرمائے ہیں اسطرح یہ رسالہ اس بحث میں مفصل ومکمل ہو گیا ہے۔

قیمت اصلی ۳ر رعایتی ۲ر

بہشتی زیور۔ اس کی تعریف لکھنا بالکل بیکار ہے کیونکہ اس سے قریب قریب ہر شخص واقف ہے۔

قیمت اصلی گیارہ حصص یعنی مع گوہر عہ رعایتی عـہ

بہشتی زیور جدید الطبع مدلل مکمل بہشتی زیور قدیم میں مسائل کے حوالہ کتب نہیں جس کی وجہ سے بعض حضرات شبہ کرتے تھے اس وجہ سے اس جدید میں اس ضرورت کو پورا کر دیا ہے۔ ہر مسئلہ کے لئے اوپر حوالہ کتاب درج کر دیا ہے۔ نیز ضمیمہ جات بھی اضافہ کئے گئے ہیں جن کی وجہ سے ضخامت بہت بڑھ گئی ہے اور کاغذ طباعت وغیرہ بھی عمدہ ہے۔ قیمت اصلی للعہ رعایتی للہ

آئینہ تربیت یعنی خلاصہ تربیت السالک

یہ کتاب حضرت مدظلہ کی اُس تصنیف کا خلاصہ ہے جس کے مطالعہ نے ہزاروں تشنگان بادۂ تصوف کو مست بناکر عارف باللہ کر دیا ہے۔ یعنی تربیت السالک اس کے متعلق جس قدر الفاظ و مدائح کی جائے وہ کم ہے اس کا مطالعہ شکم پرور پیروں سے محفوظ رکھتا ہے اور طریقت کی حقیقت ذہن نشین کر دیتا ہے قیمت اصلی ۱۰ر رعایتی ۴ر

تفسیر بیان القرآن

اس تفسیر کی خوبی پورے طور پر بیان کرنا مشکل ہے حضرت مولانا نے اس میں ان امور کا التزام کیا ہے۔ ترجمہ بامحاورہ مگر تحت اللفظ کی رعایت مدنظر ہے توضیح کے لئے ف کے نشان سے تفسیر کیگئی ہے ضروری مضامین اور روایات صحیحہ لکھی ہیں۔ اتباع سلف کا التزام ہے مسائل فقہیہ وکلامیہ سے بھی حسب ضرورت بحث کی گئی ہے جن آیات کی تفسیر احادیث مرفوعہ سے بھی وارد ہوتی ہے اسکو مقدم رکھا ہے۔ ربط آیات خاص اہتمام سے بیان کیا گیا ہے۔ ہر صفحہ کے حصہ زیرین میں جدول دیکر نیچے اختلاف وحل لغات ضروری ترکیب وجوہ بلاغت توجیہ ترجمہ مختصر ذکر ہے کامل قیمت اصلی عنہ رعایتی ۱۵ـہ

تحذیر الاخوان عن الربوا فی الہندوستان

جس میں ہندوستان میں بنک وغیرہ سے سود لینے کی بحث، رشوتوں کی حقیقت، جھاڑ پھونک کے متعلق ضروری تحقیق، نکاح خوانی کی اُجرت کا حکم، متعارف چندہ سے بعض مفاسد کا بیان ہے، بمع رافع الضنک فی منافع البنک گویا حضرت والا کی تازہ تحقیق متعلق بنک کے قیمت اصلی ۵ر رعایتی ۳ر

التشرف بمعرفت احادیث التصوف

اس میں اُن احادیث کی تحقیق فرمائی ہے جو کتب تصوف میں نیز صوفیہ کے کلام میں آتی ہیں اُن کی

تحقیق فرما کر دکھا دیا ہے کہ یہ کس کس درجہ کی احادیث ہیں اور جو روایات دراصل حدیث نہ تھی بلکہ کسی بزرگ کا قول تھا اور غلطی سے عوام نے اُس کو حدیث مشہور کر دیا تھا اُس کی اصلیت ظاہر فرمانے کے ساتھ ہی یہ بھی تحریر فرما دیا ہے کہ بزرگوں کا یہ قول فلاں دلیل شرعی سے ثابت ہے۔ اصل کتاب عربی میں ہے۔ مگر ایک کالم میں اور دوسرے کالم میں خود حضرت مؤلف مدظلہٗ کا ترجمہ ہے، اِس صورت سے ہر طبقہ کے لئے نفع عام اور تام ہو گیا ہے۔ ضخامت ۴۷ صفحات قیمت اصلی عہ رعایتی ۱۲ ر

ایضاً حصہ دوم قیمت اصلی ۱۲ ر رعایتی ۹ ر

تلخیصات عشر مولانا مدظلہم نے کم فرصت والوں کے لئے تعلیم عربی کا مختصر نصاب تجویز فرمایا ہے جس سے اڑھائی تین سال میں کافی استعداد عربی کی اور اپنے مذہب سے واقفیت فاضلہ استعداد کی پیدا ہوتی ہے یہ کتاب اس نصاب کے دس رسائل کا مجموعہ ہے اور اسمیں اس نصاب کا نقشہ بھی ہے قیمت اصلی ۶ ر رعایتی ۶ ر

تجوید القرآن معہ یادگار حق القرآن بسہل نظم میں تجوید کے ضروری قواعد حفظ یاد کرنے کے لئے قیمت اصلی ا ر رعایتی ۸ ر

تنبیہات وصیت حضرت والا مدظلہ العالی کے وصایا قیمت اصلی ۴ ر رعایتی ۳ ر

التکشف عن مہمات التصوف

حضرت والا مدظلہم کی مفید عوام و خواص افراط و تفریط سے پاک سچے تصوف کی حقیقت میں نہایت ضروری اور عجیب کتاب

بعد الحمد والصلوٰۃ کہ اِس زمانہ پرفتن میں منجملہ دیگر اغلاط عوام کی بڑی غلطی علم تصوف کے فہم میں ہوئی کسی نے تو قولی و عملی بے قیدی کا نام تصوف رکھ لیا اور کسی نے صرف کثرت اوراد و وظائف کو تصوف کہہ دیا۔ اسی طرح اس کے مسائل وحدۃ الوجود وحدۃ الشہود وغیرہ کے سمجھنے میں صدہا غلطیاں کیں۔ اِس فرقہ کو تو یہ ضرر پہنچا کہ اپنے عقائد خراب کئے۔ بعضے شرک تک میں مبتلا ہو گئے اور بعض حضرات ایسے بڑھے کہ وہ تصوف کا اصل سے ہی انکار کر بیٹھے اور حضرات اولیاء اللہ رحمہم اللہ کی شان میں بے ادبی و گستاخی سے پیش آئے اور مسائل تصوف کو غیر ثابت بالکتاب والسنۃ اعتقاد کر لیا اور تصوف کو خلاف شریعت کے سمجھ کر اس کے نام سے کوسوں دور بھاگنے لگے ان کو یہ ضرر ہوا کہ اس کے برکات سے محروم رہے اور قلب میں قساوۃ پیدا ہو گئی اور بعض حضرات وہ ہیں جو منکر نہیں اور حضرات اولیاء اللہ کے بھی معتقد ہیں لیکن تصوف کو شریعت کا غیر سمجھتے ہیں اور جس نظر سے اس علم شریعت کو دیکھنا چاہیئے اُس نظر سے نہیں دیکھتے اور اس کے مسائل کو غیر ثابت بالسنۃ جانتے ہیں نظر براں حکیم الامۃ جامع شریعت و طریقت مولانا موصوف الصدر نے یہ کتاب ایسی تالیف فرمائی ہے جس سے تصوف کی حقیقت اور اسکے ضروری مسائل کی تحقیق جس میں لوگ غلطیاں کرتے ہیں واضح ہو گئیں جو لوگ اس راہ کو قطع کر رہے ہیں یا ادہر متوجہ ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں ان کو تو خصوصًا اور عامۂ مومنین کو عمومًا اس کتاب کا مطالعہ کرنا بلکہ سبقًا سبقًا پڑھنا بہت ضروری ہے انشاء اللہ تعالیٰ تمام اشکال حل ہونے کے علاوہ بہت سے ایسے جدید فوائد دیکھنے میں آئیں گے جو نہایت کار آمد ہیں قیمت اصلی ۵ ر رعایتی ۳ روپے

تعلیم الدین۔ دین کے چار اجزا عقائد، عبادات،

اخلاق، معاملات اور سلوک مقامات و اذکار و اشغال
کا قرآن و حدیث سے بیان قیمت اصلی ۸ ر رعایتی ۷ ر

قصہ معراج اور معتبر واقعات

شب معراج کے واقعات جتنے عجائب و غرائب اور
بے شمار معجزات کے شامل ہیں وہ کسی سے مخفی
نہیں لیکن انقلاب زمانہ اور دور حاضرہ کے افراط
و تفریط سے جاہل اور بہت امور تختہ مشق بن گئے
ہیں معراج شریف کے واقعات بھی اس سے خالی
نہیں رہے اگر ایک شخص اس میں سینکڑوں جھوٹی
روایتیں منظوم کرتا ہے تو دوسرا تمام قصہ ہی کو یکسر
اڑا دیتا ہے۔ اس انقلاب کو دیکھتے ہوئے حضرت
اقدس جامع الشریعت والطریقت حکیم الامۃ مجدد الملۃ
حضرت مولانا مولوی شاہ محمد اشرف علی صاحب
دام ظلہم العالی نے اس ضرورت کو ملحوظ فرما کر
تنویر السراج فی لیلۃ المعراج تالیف فرمائی جس میں
افراط و تفریط کو چھوڑ کر اپنی عادت شریفہ کے موافق
اعتدال کے ساتھ واقعات کو کتب احادیث و سیر سے
جمع فرمایا ہے۔ حضرت ممدوح کے انتساب کے بعد
کتاب کی اہمیت اسکی تعریف اُس کی خوبیوں کے
اظہار کی ضرورت نہیں رہتی۔ قیمت اصلی ۱۰ ر رعایتی ۷ ر

الترتیب اللطیف فی قصۃ الکلیم والحنیف حضرت
موسےٰ اور حضرت ابراہیم علیہما السلام کے قصے جو قرآن
مجید میں مختلف جگہ آئے ہیں اُن کو یکجا کر دیا ہے۔
قیمت اصلی ۵ ر رعایتی ۳ ر

تقطیف الثمرات فی تخفیف السکرات

یہ مجموعہ ہے چند سوالات و جوابات کا منشاء سوالات
کا سکرات موت کی شدت کے خیال سے پریشانی تھی
اور حاصل جوابات کا اسکی شدت حقیقت سے محفوظ
رہنے کی تدابیر کی تعلیم اور شدت سوء ہیہ کے غیر موثر
ہونے کی تفہیم۔ قیمت اصلی ۲ ر رعایتی ۱ ر

تنشیط الطبع۔ فی اجراء السبع۔ قراءت کا بیان و
آداب معلم و متعلم آداب تلاوت۔ قیمت اصلی ۵ ر رعایتی ۳ ر

تکمیل الیقین یعنی خلاصہ سائنس و اسلام

اُردو زبان میں یہ پہلی کتاب ہے جو دینیات کی جامعیت کے
ساتھ سائنس اور طبعیات کا پہلو لئے ہوئے ہے یہ کتاب
زیادہ تر ان تعلیم یافتوں کے واسطے تالیف کی گئی ہے
جو علوم مروجہ کے اثر سے متاثر ہو کر شبہات میں مبتلا
ہو جاتے ہیں۔ یہ کتاب دیندار مسلمانوں کے لئے بھی
ازبس ضروری اور نافع ہے۔ دُنیا بھر کے شکوک و
شبہات کے جوابات جو کسی حیثیت سے اسلام پر
ہو سکتے ہیں اس کتاب میں موجود ہیں جنکو پڑھ کر
اسلام کے دین کامل ہونے کا یقین کامل ہو جاتا ہے
قیمت اصلی عہ رعایتی ۱۲ ر

جزاء الاعمال۔ گناہوں سے دنیوی نقصان طاعات
سے دنیوی منافع کا بیان۔ قیمت اصلی ۲ ر رعایتی ۱ ر

جمال القرآن۔ علم تجوید میں نہایت سلیس عبارت
میں تحریر کیا گیا ہے۔ قیمت اصلی ۳ ر رعایتی ۲ ر

حق السماع۔ سماع کے متعلق فقہی تحقیق اور بزرگان
اُمت کے اقوال۔ قیمت اصلی ۲ ر رعایتی ۱ ر

حقوق العلم۔ علماء پر عامہ مسلمین کے جو حقوق ہیں
اور اُن میں جتنی کمی ہے اور عامہ مسلمین پر علماء کے جو
حقوق ہیں اور اُن میں جو کمی ہے ان سب کی اصلاح
ہے قیمت اصلی ۵ ر رعایتی ۳ ر

حقوق الاسلام۔ استاد۔ پیر۔ ماں۔ باپ۔ میاں
بیوی۔ حاکم محکوم۔ ہمسایہ۔ مہمان وغیرہ کے حقوق کا
بیان۔ قیمت اصلی ۱ ر رعایتی ۱ ر

حفظ الایمان۔ بمعہ بسط البنان و تغیر العنوان قیمت اصلی ڈیڑھ آنہ۔ رعایتی ار

حیوۃ المسلمین

چونکہ آج کل بوجہ بے علمی و بدعملی مسلمانوں پر عالم میں عموماً اور ہندوستان میں خصوصاً مصیبتوں پر مصیبتیں اور بلاؤں پر بلائیں نازل ہوتی چلی جاتی ہیں۔ لہذا حضرت حکیم الامۃ مدظلہم نے سونے کے پانی سے لکھنے کے قابل مضامین عالیہ قلمبند فرمائے ہیں جن کے مطالعہ سے عقائد کی درستی معاشرت میں آسانی طلب حق میں افزونی معیشت میں سہولت خدا اور رسول کی محبت اہل و عیال کی خدمات کی رغبت مجاہدہ کا شوق گناہوں سے نفرت اور شریعت پر چلنے کا طریق حیوۃ طیبہ حاصل کرنے کے گر گویا تمام خوبیوں کا ایک خزانہ جمع فرما دیا ہے یہ ۱۲۲ صفحات کی کتاب ہو گر دریا کو کوزہ میں بھرا ہے۔ قیمت اصلی ۱۰ر رعایتی ۷ر

خطبات الاحکام

اِس میں جمعہ کے پچاس خطبہ ہیں۔ تاکہ سال بھر تک ہر جمعہ کو نیا خطبہ پڑھا جا سکے اسکے علاوہ۔ عیدین و نکاح استسقاء کے بھی خطبے درج ہیں اور سب خطبے نہایت سلیس ہیں اور باوجود جامع ہونیکے نہایت مختصر ہیں موجودہ خطبوں میں محض ترغیبی مضامین ہیں۔ حالانکہ ضرورت احکام کی بھی ہے اِس واسطے ان خطبوں میں خاص اہتمام کے ساتھ ترغیب و ترہیب کے علاوہ ضروری احکام بھی بیان کئے گئے ہیں۔ مثلاً علم کی فضیلت اور ضرورت عقائد کی درستی۔ پاکی کی فضیلت۔ نماز کی تاکید اور فضیلت۔ کھانے پینے میں اعتدال کا حکم۔ نکاح کے حقوق۔ کسب حرام سے پرہیز۔ حقوق عام و خاص محلوات سفر کے آداب۔ نیک کام کا امر کرنا اور بُرے کام سے روکنا۔ آداب المعاشرت۔ باطن کی اصلاح تہذیب و اخلاق۔ شکم اور شرمگاہ کی حفاظت۔ زبان کی حفاظت مذمت غصہ۔ کینہ۔ حسد۔ مذمت دنیا۔ بخل۔ اور مال کی محبت حب جاہ اور ریاکاری کی بُرائی۔ تکبر اور خودپسندی کی مذمت۔ دھوکہ کھانے کی مذمت۔ توبہ کی فضیلت اور ضرورت۔ صبر اور شکر کی فضیلت۔ خوف و رجا۔ فقر و زہد۔ اخلاص و صدق۔ مراقبہ اور محاسبہ تفکر اور سوچنا۔ موت اور بعد موت کا ذکر۔ یوم عاشورہ کے متعلق ہدایتیں۔ صفر کے متعلق و ربیع الاول و ربیع الثانی کی رسوم ماہ رجب کے متعلق ہدایت ماہ شعبان کے احکام ماہ رمضان کی فضیلت روزہ کی فضیلت تراویح کی فضیلت شب قدر اور اعتکاف کی فضیلت۔ عیدالفطر کے احکام۔ حج بیت اللہ اور زیارت مدینہ۔ ذی الحجہ کے احکام۔ عیدالفطر کی فضیلت نیز عیدالضحیٰ استسقا کی نماز منجملہ اور خوبیوں کے ایک خوبی یہ بھی ہے اِسمیں تمام احکام قرآن و حدیث ہی سے ثابت کئے ہیں۔ اور چونکہ خطبہ عربی زبان میں ہونا ضروری ہے اور اسکے ساتھ غیر عربی میں مضمون بیان کرنا خلاف سنت ہے اس واسطے خطبہ تو محض عربی ہی میں لکھا ہے مگر عوام کے مطالعہ کے واسطے اسکی آیتوں اور حدیثوں کا ترجمہ بھی آخر میں شامل کر دیا گیا ہو۔ اگر اس کو نماز کے بعد وعظ کی جگہ سُنایا جاوے تب بھی مفید ہے۔ قیمت اصلی عہ رعایتی ۱۲ر

الخطاب الملیح فی تحقیق المہدی و المسیح۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال کا رد۔ عیسےٰ علیہ السلام کی وفات و حیات کی تحقیق۔ آیات انی متوفیک کی تفسیر اور نزول عیسےٰ وغیرہ قیمت اصلی ۱۲ر رعایتی ۱ر

زاد السعید۔ درود شریف کے فضائل عجیب و غریب
خواص وغیرہ آخر میں نیل الشفا جس میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے نعل مبارک کا نقشہ اور اس کے
عجیب و غریب خواص و برکات بیان کئے ہیں قیمت
اصلی ۲ر رعایتی ۱ر

سبق الغایات۔ فی نسق الآیات (عربی) قرآن شریف
کی آیتوں میں اول سے آخر تک ربط بیان کیا ہے۔
قیمت اصلی ۹ر رعایتی ۷ر

شوق وطن۔ وطن اصلی یعنی آخرت کی یاد اور
شوق پیدا کرنے والے مضامین قیمت اصلی ۳ر رعایتی ۲ر

صفائی معاملات۔ خرید و فروخت وغیرہ کے
مسائل مع اصول و قواعد عام فہم۔ قیمت اصلی ۲ر
رعایتی لہ ر

طریقہ مولد۔ مولود شریف کے صحیح اور سنت کے موافق
طریقہ کا بیان۔ قیمت اصلی ۱ر رعایتی ۳ر

علاج القحط والوبا۔ قحط اور وبا کا سچا علاج
قیمت اصلی ۲ر رعایتی ۱ر

القول الصواب

نئی روشنی والے مستورات کے پردہ مروجہ پر شبہات
کرتے ہیں کہ ایسا پردہ قرآن شریف سے ثابت نہیں۔
حضرت والا نے قرآن و حدیث ہی سے ثابت فرمایا ہے
قیمت اصلی ۲ر رعایتی ۱ر

قصہ سیدنا یوسف علیہ السلام

سیدنا حضرت یوسف علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام
کا قصہ چونکہ احسن القصص اور ایک مقبول عام قصہ ہے
پہلے بعض جگہ جو چھپا ہے اس میں موضوع اور غلط
روایات بھی شامل ہیں اس وجہ سے حضرت والا کی
تفسیر بیان القرآن میں سے اس قصہ کو بجنسہٖ طبع
کر دیا گیا ہے۔ اس سے زیادہ معتبر روایات شاید
نہ مل سکیں۔ اس کا پڑھنا موجب برکت ہے۔ قیمت
اصلی ۵ر رعایتی سہ ر

کلید مثنوی شرح مثنوی مولانا روم رح

آج کل تقریباً ہر تعلیم یافتہ شخص کو مثنوی مولانا رومی
سے ایک خاص دلچسپی ہے مگر ناواقفی فن کی وجہ سے
اس کے مطالب سمجھنے میں بڑی دقت اور خرابیاں واقع
ہوتی ہیں۔ چنانچہ اکثر شریعت و طریقت کو علیحدہ سمجھنے
لگے یہ غلطی ایسی عام ہو رہی ہے کہ اس میں بہت
کثرت سے لوگ مبتلا ہیں اسکی وجہ کچھ تو مکار اور شکم
پرور صوفیوں اور سجادہ نشینوں کی بہتات ہے
جنہوں نے مثنوی کے اشعار میں اپنے خود ساختہ
مطالب کا اضافہ کر کے خواہشات نفسانی کے پورا
کرنے کا ذریعہ بنایا۔ اور متدین مولویوں کو کوچہ طریقت
سے نابلد بتا کر عوام کو الحاد و زندقہ کی سرحد تک پہنچا دیا
دوسری وجہ زمانہ حال کی مروجہ اور غیر معتبر یا قدیم ادق
اور ناآشنا شرحوں کی تدوین ہے۔
حقیقت یہ ہے کہ مثنوی مولانا روم کی جتنی قدیم شرحیں
یا حواشی ہیں وہ اس قدر ادق اور طویل ہیں کہ عام لیاقت
کے لوگ ان کے مطالب سمجھنے سے بالکل قاصر ہیں اور
جو شرحیں عام فہم اور رائج الوقت ہیں ان میں اس
کثرت سے غیر متعلق باتیں اور رطب و یابس اقوال جمع
کر دیئے گئے ہیں جس سے غلط مبحث ہونے کے ساتھ
ساتھ مطالب بالکل خبط ہو جاتے ہیں۔ بلکہ اکثر مقامات
شرعی حدود سے اس درجہ متجاوز ہو گئے ہیں کہ نعوذ
باللہ کفر و زندقہ تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔
اگر آپ چاہتے ہیں کہ مذکورہ بالا دقتوں سے محفوظ

ہو جائیں اور ایمان کی غارت گریوں سے مامون رہیں
تو حضرت مولانا مدظلہ کی نہایت عام فہم اور مختصر مگر جامع
اردو شرح **کلید مثنوی** کا مطالعہ کریں۔
کلید مثنوی کی سب سے بڑی اور ممتاز خوبی یہ ہو کہ تمام
ایسے مسائل جن کے مطالب کے سمجھنے میں غلطیوں کی
وجہ سے نعوذ باللہ لوگ کفر و شرک میں مبتلا ہو گئے۔
اور اپنی کوتاہ نظری کی وجہ سے شریعت اور تصوف دو
الگ چیز سمجھنے لگے ہیں۔ اُن تمام مسائل کو نہایت صاف
اور واضح عبارت میں قرآن و احادیث سے ثابت کیا ہو
اُن احادیث کے دیکھنے کے بعد تمام شبہات رفع ہو جاتے
ہیں اور وہی مسئلہ جو شریعت کے خلاف معلوم ہوتا تھا
خالص شرعی مسئلہ معلوم ہوتا ہے۔
الغرض اس شرح میں تمام مسائل تصوف نہایت
عجیب و غریب انداز سے قرآن و حدیث سے دلائل
و براہین بیان کئے گئے ہیں جو دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں

دفتر اول کامل قیمت اصلی للعہ رعایتی ۳ر
دفتر سوم کا ربع اول کا حصہ اول اصلی عہ رعایتی عہ
ایضاً ثانی قیمت اصلی عہ " ۸ر
دفتر دوم کامل " لعہ " ۵ر
دفتر ششم کامل " عنہ " لعہ

کرامات امدادیہ حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ
علیہ کی عجیب عجیب کرامات قیمت اصلی ۶ر رعایتی ۴ر

مسائل السلوک مع رفع الشکوک

یہ کتاب علم تصوف کے جواہرات کا بے بہا خزینہ اور
دریائے معرفت میں شناوری کرنے کا عمدہ سفینہ ہی
متبع شریعت کے لئے نایاب تحفہ اور سالک طریقت
کے لئے بے مثل رہنما ہے۔ ہمت افزائے اہل سلوک و
دافع شبہات و شکوک ہی اسرار و معارف کی کان ہے۔
شریعت کی روح اور طریقت کی جان ہے مخالفین کے
لئے اتمام حجت ہی اور محبین کے لئے موجب ازدیاد
محبت ہے اس کی ہر سطر مدلول آیت قرآنی اور ہر لفظ
مصدر کیف روحانی ہے۔ پس کہاں ہیں علم تصوف پر
نکتہ چینی کرنے والے اور کدھر ہیں طریقت سے
شریعت کو جدا بتانے والے وہ آئیں اور مسائل السلوک
کا مطالعہ کر کے اپنی غلطی پر متنبہ ہوں انشاء اللہ تعالیٰ
ہر ایک مسئلہ پر آیات قرآنی سے استدلال دیکھ کر انکو
واضح ہو جائے گا کہ **شریعت عین طریقت اور**
طریقت عین شریعت ہی۔ ان دونوں میں
تفریق کرنا اور ایک کو دوسرے کے غیر بتانا سراسر
بے دینی و جہالت ہی قیمت اصلی سے رعایتی عہ

المصالح العقلیہ للاحکام النقلیہ

یعنے اسلامی احکام کی عقلی حکمتیں، افسوس ہے کہ خدا
تعالیٰ کے احکام بجالانے اور امر و نہی پر عمل کرنے
میں ہزاروں حیلے تراشے جاتے ہیں اور علتیں دریافت
کی جاتی ہیں خصوصاً آجکل نئی تعلیم کے اثر سے علت
طلبی کی علت اور بھی زیادہ ہو گئی ہے اور اکثر جدید
تعلیم یافتہ تحقیق اسباب و علل کو آڑ بنا کر عمل سے بے
پرواہ ہو گئے ہیں مگر خدا تعالیٰ جزائے خیر عنایت فرمائے
حضرت والا مدظلہم نے المصالح العقلیہ اردو زبان میں
تالیف فرما کر آنادان ہند کے لئے رموز و اسرار شرعیہ کا
ایسا بیش بہا ذخیرہ جمع فرما دیا ہے جو ایک حق طلب
و حق پسند کے لئے ہدایت کا معقول ذریعہ ہو سکتا ہے
ورنہ خود پسند و نفس پرست کے لئے تو دفتر بھی کافی
نہیں۔ قیمت حصہ اول اصلی ۹ر رعایتی ۷ر
ایضاً حصہ سوم۔ قیمت اصلی ۱۲ر رعایتی ۸ر
دوم ختم ہو گیا۔

ملفوظات خبرت۔ قیمت اصلی ۹ر رعایتی ۸ر

نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور حیات طیبات کے دیکھنے اور پڑھانے کی ضرورت کسی تمہید کی محتاج نہیں کیونکہ مسلمانوں کی دنیوی ترقی اور دینی فلاح اسی اسوۂ حسنہ کے ساتھ وابستہ ہے۔ اسی لئے اردو زبان میں بہت سی چھوٹی بڑی کتابیں لکھی گئیں۔ چنانچہ حضرت والا مدظلہ نے بھی ایک کتاب مسمٰی بہ نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب تالیف فرمائی جس کی اونٹے برکت یہ ہوئی کہ جس زمانہ میں یہ تالیف ہوئی ہے ضلع مظفر نگر میں وبا پھیلی ہوئی تھی مگر اس کی برکت سے قصبہ تھانہ بھون بالکل محفوظ رہا اور اب بھی وبا کے زمانہ میں جن جن گھروں میں یہ پڑھی جاتی ہے وہ گھر محفوظ رہتے ہیں۔ قیمت اصلی عہ رعایتی عہ

تسہیل نشر الطیب فی ذکر نبی الحبیب

چونکہ نشر الطیب اس قدر مقبول ہوئی کہ بعض حضرات اس کو بچوں کے درس میں داخل کرنا چاہتے تھے۔ اس واسطے محمد عبداللہ خاں صاحب بھوپالی مجاز حضرت والا نے اسکی تسہیل کر دی ہے اب یہ بچوں کے فہم کے بھی قابل ہوگئی ہے۔ قیمت اصلی ۱۲ر رعایتی ۹ر

المنتخب من الخطب

حضرت والا مدظلہ کے بعض رسائل ایسے ہیں کہ جس کو ان رسائل کے موضوع سے ذرا بھی مناسبت ہو تو اُس کے لئے خود اُن کا دیباچہ ایک تحقیق مستقل اور قائم مقام پورے رسالہ کے ہوسکتا ہے اور حضرت والا مدت سے اُن مسائل کی زبانی تقریر کے وقت مخاطبین کو اکثر اُن دیباچوں کے مطالعہ کا مشورہ دیا کرتے تھے مگر اُن سب کا بہم پہونچنا مختلف اسباب سے ہر شخص کے لئے تکلف سے خالی نہیں تھا اس وجہ سے یکجگہ جمع کر دیئے گئے تاکہ ہر شخص کو مقصود تک آسانی سے رسائی ہوسکے ضخامت ۷۰ صفحات قیمت اصلی ۶ر رعایتی ۴ر

حکیم الامت محی السنۃ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب مدظلہ کے کمیاب مواعظ کا نیا رسالہ

الابقاء

ہزار ہزار شکر ہے خداوند عالم نے اس زمانہ پرفتن میں عالیجناب فیض مآب عمدۃ العارفین زبدۃ الکاملین جامع شریعت و طریقت واقف اسرار حقیقت و معرفت حضرت مولانا مولوی شاہ محمد اشرف علی صاحب مد ظلہم العالی کو اصلاح اُمت کے واسطے پیدا فرما کر مسلمانان ہند کے لئے خصوصاً اور دیگر ممالک کے لئے عموماً نعمت عظمٰی بنایا ہے جو اس زمانہ میں جبکہ ہر چہار طرف سے گمراہی کی گھٹائیں اُمنڈ رہی ہیں تحریراً و تقریراً حق و باطل کو متمایز کرنیکی خدمتیں یکتائے زماں ہیں انکے فیض سے بیشمار مخلوق خدا علماً و عملاً فیضیاب ہو رہی ہے اور انکی خدمتیں حاضر ہونا کیمیائے سعادت ہے خصوصاً آپ کے مواعظ سے جو فائدہ عوام و خواص کو ہو رہا ہے وہ کسی صاحب کی نظر پر پوشیدہ نہیں ہے

بایں خیال حضرت نے ایک رسالہ موسومہ الابقاء بنام خدائے عزوجل رمضان المبارک ۱۳۴۶ھ سے جاری کر دیا ہے جسکی ضخامت معہ ٹائٹیل ۳۲ صفحات ہیں اور انشاء اللہ یہی ہوا کرے گی اور ہر ماہ قمری کی ۱۵ تاریخ کو شائع ہو جاتا ہے۔

قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک عہ ہے اور وی پی کی صورت میں ۳ر فیس رجسٹری اور ۲ر فیس منی آرڈر اضافہ ہو کر عہ ادا کرنے پڑتے ہیں۔

مواعظ طبع شدہ کی فہرست

حضرت والا موصوف کے مواعظ کا مطالعہ کرنا اور سننا تجربہ اور مشاہدہ سے نہایت ہی مفید ثابت ہوا ہے اُن کے دیکھنے یا سننے سے دین و دنیا دونوں درست ہو جاتے ہیں۔ اسکی تصدیق وہ حضرات کرینگے جو ایک بار بھی شریک وعظ ہوئے ہیں یا وعظ سنا ہو اس لئے اِن مواعظ کے ضبط اور طبع کا اہتمام کیا گیا ہے چنانچہ جو مواعظ اِس وقت کتب خانہ ہذا میں موجود ہیں اُن کی فہرست معہ قیمت درج ذیل ہے۔

دعوات عبدیت جلد اول۔ اسمیں دس وعظ اور سوا سو ملفوظات ہیں۔ قیمت اصلی ۱۲؎ رعایتی ۸؎

ایضاً جلد ہشتم۔ اسمیں بھی دس وعظ اور سوا سو ملفوظات ہیں۔ قیمت اصلی ۱۲؎ رعایتی ۸؎

حقوق القرآن مدرسہ خادم العلوم میرٹھ کا وعظ جو ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۳۳ھ یوم دوشنبہ کو ہوا۔ اس میں تکمیل القرآن کی ترغیب ہے قیمت اصلی ۳؎ رعایتی ۲؎

تسہیل الاصلاح جلال آباد ضلع مظفر نگر کا وعظ جو ۱۱ شعبان ۱۳۲۹ھ کو تین گھنٹے ہوا اسمیں اصلاح اعمال کا بیان ہے قیمت اصلی ۱؎ رعایتی ۱؎

غض البصر جامع مسجد تھانہ بھون کا وعظ جو بارہ شوال ۱۳۲۹ھ کو تین گھنٹے ہوا اسمیں آنکھوں کے گناہوں کا بیان ہے قیمت اصلی ۲؎ رعایتی ۱؎

تطہیر الاعضاء جامع مسجد تھانہ بھون کا وعظ جو ۱۸ شوال ۱۳۲۹ھ کو ایک گھنٹہ ہوا اس میں دل اور اعضائے جوارح کی حفاظت کا بیان ہے۔ قیمت اصلی ۳؎ رعایتی ۲؎

اصلاح الیتامیٰ یتیم خانہ اسلامیہ کانپور کا وعظ جو ۴ شعبان ۱۳۲۷ھ کو ۳ گھنٹے ۵۴ منٹ ہوا جس میں یتامیٰ کے حقوق کا بیان ہے۔ نیز مدعیان خدمات قومی کے لئے زیادہ مفید ہے قیمت اصلی ۴؎ رعایتی ۳؎

نفی الحرج مدرسہ احیاء العلوم الہ آباد کا وعظ جو ۱۹ محرم ۱۳۳۱ھ کو ۳ گھنٹے ہوا۔ اس میں اس بات کو ثابت کیا ہے کہ دین میں تنگی نہیں ہے یہ وعظ نو تعلیم یافتہ حضرات کو زیادہ مفید ہے۔ قیمت اصلی ۲؎ رعایتی ۲؎

النور جامع مسجد تھانہ بھون کا وعظ جو ۲۸ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ کو ۲ گھنٹے ۳۳ منٹ ہوا اس میں آداب متعلقہ ذکر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ قیمت اصلی ۳؎ رعایتی ۲؎

فوائد الصحبۃ بمکان مولوی رضی الحسن صاحب کاندھلہ کا وعظ جو ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۳۱ھ یوم جمعہ بعد نماز جمعہ مغرب تک باستثنائے مقدار ادائے عصر ہوا اس میں ضرورت صحبت و مراجعۃ اہل تحقیق و اہل تربیت کا بیان ہے۔ قیمت اصلی ۳؎ رعایتی ۲؎

ضرورۃ العلم بالدین مدرسہ احیاء العلوم الہ آباد کا وعظ جو ۲۱ ذیقعدہ ۱۳۲۹ھ کو ۲ گھنٹہ ۵۴ منٹ ہوا۔ اسمیں علم دین کی ضرورت کا بیان ہے قیمت اصلی ۴؎ رعایتی ۳؎

تفصیل التوبہ بر مکان وزیر صاحب ریاست خیر پور سندھ کا وعظ جو ۲۸ ذیقعدہ ۱۳۲۹ھ کو ۲ گھنٹہ ۵۴ منٹ

ہوا اسمیں توبہ کی تفصیل ہو قیمت اصلی ۳ر رعایتی ۲ر

تیسیر الاصلاح جامع مسجد تھانہ بھون کا وعظ جو ۲۹ر جمادی الاول ۱۳۳۳ھ دو گھنٹہ ۴۰ منٹ ہوا جس میں ترک معاصی کا بہت سہل طریقہ بیان فرمایا ہے قیمت اصلی ۲ر رعایتی ۱.ر

غوائل الغضب بر مکان مولوی محمد عبداللہ صاحب تھانہ بھون کا وعظ جو جمادی الثانی ۱۳۲۱ھ کو ہوا اس میں غصہ کی خرابی اور مضرتیں اور اسکے علاج بیان فرماتے ہیں قیمت اصلی ۳ر رعایتی ۲ر

التنبیہ جامع مسجد تھانہ بھون کا وعظ جو ۲ر جمادی الثانی ۱۳۳۱ھ کو ایک گھنٹہ ۵۵ منٹ ہوا جس میں یہ بیان ہے کہ بلا کے آنے اور جانے کے وقت کیا کرنا چاہیئے۔ قیمت اصلی ۱۲ر رعایتی ۱ر

ترک مالایعنی بر مکان شیخ رشید احمد صاحب میرٹھ کا وعظ جو ۱۹ر جمادی الثانی ۱۳۴۰ھ میں سوا دو گھنٹہ ہوا۔ لایعنی امور کو ترک اور تعلقات کو کم کرنے کا بیان قیمت اصلی ۴ر رعایتی ۳ر

نقد اللبیب فی عقد الحبیب کوٹہ پولیس لین کا وعظ جو ۷ر جمادی الاولیٰ ۱۳۴۱ھ میں دو گھنٹہ ۱۳ منٹ ہوا اسمیں رسومات کا رد کیا ہی قیمت اصلی ۱۲ر رعایتی ۱۲ر

تعمیم التعلیم مدرسہ محمودیہ مقام سروٹ ضلع مظفر نگر کا وعظ جو ۱۲ر جمادی الثانی ۱۳۴۰ھ میں ساڑھے چار گھنٹہ ہوا۔ اس میں بیان فرمایا ہے کہ تعلیم کو عام اور وسیع کرنا چاہیئے۔ محض عربی کے ساتھ مخصوص نہ کرنا چاہیئے۔ قیمت اصلی ۷.ر رعایتی ۵.ر

الکمال فی الدین للرجال مسجد پنجابیان محلہ بلی ماران دہلی کا وعظ جو ۲۵ر ذی الحجہ ۱۳۴۰ھ کو سوا تین گھنٹے ہوا اسمیں تکمیل دین کی ضرورت اور اس کا سہل طریقہ اور ناکامی کا سبب اور اُس کا ازالہ بیان فرمایا ہے۔ قیمت اصلی ۶.ر رعایتی ۴.ر

الکمال فی الدین للنساء بر مکان حاجی محمد رفیع صاحب باڑہ ہندو راؤ دہلی کا وعظ جو ۲۷ر ذی الحجہ ۱۳۴۰ھ کو اڑھائی گھنٹہ ہوا اس میں عورتوں کے لئے کمال دین حاصل کر لینے کا طریقہ اور کاملین کی صحبت کا فیض انکو کیونکر حاصل ہو سکتا ہے بتایا ہے۔ قیمت اصلی ۴ر رعایتی ۳.ر

الاتفاق جامع مسجد تھانہ بھون کا وعظ جو ۱۰ر ربیع الاول ۱۳۳۲ھ کو ۲ گھنٹہ ۴۰ منٹ ہوا اس میں اتفاق کے اسباب کی تشخیص ہے قیمت اصلی ۱۲ر رعایتی ۲ر

مجمع البحور مندرجہ ذیل پانچ وعظوں کا مجموعہ یعنی ۱ النور جامع مسجد تھانہ بھون کا وعظ جو ۲۸ر ربیع الاول ۱۳۳۱ھ کو ۲ گھنٹہ ۳۳ منٹ ہوا اسمیں آداب متعلقہ ذکر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرماتے ہیں۔ ۲ الظہور جامع مسجد تھانہ بھون کا وعظ جو ۳ر ربیع الاول ۱۳۳۲ھ کو اڑھائی گھنٹہ ہوا۔ اسمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریفہ کا راز بطرز صوفیہ بیان فرمایا ہی ۳ السرور۔ جامع مسجد تھانہ بھون کا وعظ جو ۱۲ر ربیع الاول ۱۳۳۳ ہجری کو ۳ گھنٹہ ہوا۔ اسمیں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریف پر فرح کا مامور بہ ہونا اور عید میلاد النبی پر مفصل کلام ہی۔ ۴ الحبور جامع مسجد تھانہ بھون کا وعظ جو ۳۰ر ربیع الاول ۱۳۴۳ ہجری کو دو گھنٹہ ۴۴ منٹ ہوا ولادت شریفہ کی اصل غایت اور سفر مبارک کے برکات اور تبرکات کے ساتھ معاملہ اور گیارہویں کا حکم۔ ۵ الشذور حقوق حضرت نبویہ و حکمت درود شریف و حدود ذکر شریف مجموعہ کی قیمت اصلی ۱۲ر رعایتی ۱۵ر

سلسلۃ الاحیاء

مندرجہ ذیل پانچ وعظوں کا مجموعہ السوق لاہل الشوق مدرسہ قاسم العلوم مسجد شاہی مراد آباد کا وعظ جو ۲۲ر شعبان ۱۳۴۲ھ کو تین گھنٹہ ۲ منٹ ہوا اسمیں علم کی ترغیب اور احوال دوزخ وجنت ہے۔ المعرق والرحیق للحرق والغرق۔ مسجد خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون کا وعظ جو ۱۲ر رجب ۱۳۴۳ھ کو پونے چار گھنٹہ ہوا۔ اس میں بیان ہے کہ انسان پر دو کیفیتیں طاری ہوا کرتی ہیں کبھی شوق کبھی سکون دونوں میں حکمتیں ہیں اپنے لئے کوئی خاص صورت تجویز نہ کرنا چاہیئے وصول دونوں سے ہوجاتا ہے۔ اور جنت میں جزا بھی ہر کیفیت کے مناسب ہوگی۔ مراقبۃ الارض۔ بمکان حاجی محمد عمر صاحب تھانہ بھون کا وعظ جو جمادی الاول ۱۳۴۳ھ کو دو گھنٹہ ہوا۔ انسان کی غفلت کا سبب مبدا و معاد سے بے خبری ہے اس کا علاج کرنا چاہیئے جس کی سہل تدبیر یہ ہے کہ زمین پر چلتے پھرتے یہ سوچے کہ ایک دن میں اس کے اندر رکھا جاؤں گا۔ خیر الارشاد حقوق العباد۔ جلال آباد مکان تحصیل دار صاحب ضلع مظفر نگر کا وعظ جو ۲۴ر جمادی الاول ۱۳۴۳ھ کو ۳ گھنٹہ ۵ منٹ ہوا۔ اسمیں یہ بیان ہے کہ حقوق العباد کے اہتمام کی تاکید اور یہ کہ حق العبد کے فوت کرنے میں حق اللہ بھی فوت ہوتا ہے۔ نیز حقوق العباد میں کوتاہی کا سبب بیان فرما کر اس کا ازالہ کیا گیا۔ الدنیا والآخرۃ۔ مسجد شاہ گل قصاب پورہ دہلی کا وعظ جو ۸ر شعبان ۱۳۴۲ ہجری کو تین گھنٹے ۵۲ منٹ ہوا۔ اثبات معاد میں۔ اس مجموعہ کی قیمت اصلی قیمت ۱ر رعایتی ۱۲ر

آداب التبلیغ۔ اصلی قیمت ۳ر رعایتی ۲ر

حقوق البیت۔ اصلی قیمت ۳ر رعایتی ۲ر

الصلوٰۃ مسجد شاہ پیر محمد صاحب متصل گومتی ندی لکھنؤ کا وعظ جو ۱۱ر رجب ۱۳۴۳ھ کو پونے چار گھنٹہ ہوا۔ قیمت اصلی ۳ر رعایتی ۲ر

الحیوٰۃ بمکان مولوی محمد انوار الحسن صاحب رئیس کاکوری کا وعظ جو ۱۲ر رجب ۱۳۴۳ ہجری کو چار گھنٹہ ہوا۔ قیمت اصلی ۳ر رعایتی ۲ر

التبشیر جامع مسجد تھانہ بھون کا وعظ جو ۱۲ر ذی الحجہ ۱۳۴۳ھ کو پونے تین گھنٹہ ہوا۔ قیمت اصلی ۳ر رعایتی ۲ر

تجارت آخرت جامع مسجد سہارنپور کا وعظ جو ۲۷ر ربیع الاول ۱۳۴۰ھ کو ۲ گھنٹے ۲۲ منٹ ہوا۔ مضمون طاعات بدنیہ ومالیہ کا جمع کرنا۔ قیمت اصلی ۲ر رعایتی ۱ر

سلسلۃ تسہیل المواعظ

چونکہ حضرت والا مدظلہم العالی کی مجلس وعظ میں اہل علم کا مجمع ہونے کی وجہ سے مضامین علمیہ اور الفاظ عربیہ بھی بیان میں آجاتے ہیں اس لئے حسب ایماء حضرت والا مواعظ کو نہایت آسان پیرایہ میں کردیا ہے اور اس سلسلہ کا نام حضرت والا مدظلہم العالی نے تسہیل المواعظ رکھا ہے۔ اس سے ہر شخص حتیٰ کہ بچے اور عورتیں بھی فائدہ حاصل کرسکتے ہیں۔ اس وقت اس سلسلہ کے چھتیس ۳۶ وعظ طبع ہوچکے ہیں۔ بیس ۲۰ وعظ پر پہلی جلد ختم کی ہے۔ جلد اول کے بیس وعظوں میں سے بعض بالکل ختم ہوچکے ہیں اور بعض کم ہیں اور بعض کافی موجود ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

اصلاح کا آسان طریق۔ سلسلہ تسہیل المواعظ کی جلد اول کا ساتواں نمبر۔ قیمت اصلی ۱ر رعایتی ۳ر

مقبولیت کا طریق۔ جلد اول کا سولہواں نمبر۔

قیمت اصلی ۱؍ رعایتی ا؍

علم اور خوف کے فضائل جلد اول کا ستر ہواں نمبر قیمت اصلی ۲؍ رعایتی ا؍

قربانی کی ترغیب جلد اول کا اٹھار ہواں نمبر قیمت اصلی ۃ رعایتی ۰؍

توبہ کی ضرورت جلد اول کا انیس واں نمبر قیمت اصلی ۱ۃ رعایتی ۱؍

توبہ کی تفصیل جلد اول کا بیسواں نمبر قیمت اصلی ۱ۃ رعایتی ۱؍

سلسلہ تسہیل المواعظ کی دوسری جلد

(اس میں مفصلہ ذیل بارہ وعظ ہیں)

اسلام کی تکمیل۔ معاصی کا ترک۔ مسجد کے آداب۔ دعا کے شرائط حصہ اول۔ دعا کے شرائط حصہ دوم۔ صوفی کا طریقہ۔ گناہوں کا سرسری سمجھنا۔ معاشرت کے حقوق۔ اخلاص حصہ اول۔ اخلاص حصہ دوم۔ عورتوں کی اصلاح اتباع نفس کی برائی۔ قیمت اصلی ۱۲؍ رعایتی ۱۲؍

الہادی کی پرانی جلدیں

	قیمت عام	رعایتی
جلد اول	۳؍	عہ؍
؍؍ دوم	۳؍	عہ؍
؍؍ سوم	۳؍	عہ؍
؍؍ چہارم	۳؍	عہ؍
؍؍ پنجم	۳؍	عہ؍
؍؍ ششم	۳؍	عہ؍
؍؍ ہفتم	۳؍	عہ؍

الامداد کی پرانی جلدیں

	قیمت عام	رعایتی
جلد اول	۳؍	عہ؍
؍؍ دوم	۳؍	عہ؍
؍؍ سوم	۳؍	عہ؍
؍؍ چہارم	۳؍	عہ؍

کتاب الجمعہ اس میں نماز جمعہ کی فضیلت اور اس دن رات میں ساعت اجابت کے فضائل اور غسل کرنا۔ اور اول وقت کی فضیلت اور بلا عذر دیر کرنے اور گردنیں پھلانگنے اور خطبہ میں بات کرنے کی ممانعت اور ترک جمعہ پر وعید اور سورۂ کہف اور اس دن رات کے اذکار ضخامت ۳۰ صفحہ قیمت اصلی ۲؍ رعایتی ا؍

کتاب الصدقات اس میں زکوٰۃ ادا کرنے کی ترغیب اور فرضیت کی تاکید اور زکوٰۃ نہ ادا کرنے پر ترہیب اور زیور کی زکوٰۃ کا بیان۔ پرہیزگاری کے ساتھ خدمت صدقات بجالانے کی ترغیب اور اس امر کی ترغیب کہ اگر کسی کو نوبت فاقہ کی پہنچے تو خدا سے مد طلب کرے۔ بغیر خوشی کے جو چیز دی جائے اسکے لینے سے ترہیب صدقہ کی ترغیب اور تنگدست کی ہمت اور نفلی صدقات کا بیان خفیہ صدقہ کرنے کی ترغیب رشتہ داروں پر صدقہ کرنے اور اُن کو غیروں پر مقدم رکھنے کی ترغیب خالتو چیز کو اقربا کو باوجود مانگنے کے بخل کرنے اور اقربا کے حاجتمند ہوتے ہوئے غیر کو دینے کی ترہیب۔ قرض دینے کی ترغیب اور اُس کی فضیلت کا بیان۔ قیمت اصلی ۱۲؍ رعایتی ۹؍

انوار الصوم یعنے کتاب الصوم

اسمیں روزہ کی نیز روزہ دار کی دعا کی فضیلت۔ رمضان کے روزہ کی ترغیب۔ اور رمضان کی راتوں میں خصوصًا شب قدر میں نماز کی ترغیب رمضان میں بدون عذر شرعی کے روزہ نہ رکھنے پر وعید شوال کے چھ روزوں کی عرفہ کے دن روزہ کی ترغیب اور ماہ محرم میں روزہ کی فضیلت اور یوم عاشورہ کے دن اہل وعیال پر

کھانے کی وسعت کرنے کی ترغیب۔ شعبان کے روزہ کی ترغیب اور شعبان کی پندرہویں رات کی فضیلت نیز دیگر نفلی روزوں کی فضیلت۔ اور عورت کو نفلی روزہ بلا اجازت شوہر رکھنے کی ممانعت۔ افطار میں جلدی اور سحری میں تاخیر کرنے کی ترغیب روزہ میں غیبت وغیرہ سے ممانعت صدقہ فطر کی ترغیب۔ قربانی کی ترغیب وغیرہ وغیرہ۔ قیمت اصلی ۱۲؍ رعایتی ۹؍

انوار الحج

اسمیں حج و عمرہ کی ترغیب ہی باوجود فرض ہونے کے حج ادا نہ کرنے پر وعید ہی اور حج اور عمرہ میں خرچ کرنیکی ترغیب اور مال حرام خرچ کرنے پر وعید ہی۔ رمضان المبارک میں عمرہ کرنے کی ترغیب و حج میں تواضع و خاکساری کی ترغیب احرام اور پکار کے لبیک کہنے کی ترغیب مسجد اقصےٰ سے احرام باندھنے کی ترغیب و طواف والتلام حجر اسود و رکن یمانی کی ترغیب اور عشرہ ذی الحجہ میں نیک کام کرنے کی ترغیب و وقوف عرفہ اور وقوف مزدلفہ کی ترغیب۔ منیٰ میں سر منڈانے کی ترغیب زمزم کا پانی پینے کی ترغیب مسجد حرام و مسجد نبوی و بیت المقدس و مسجد قبا میں نماز پڑھنے کی ترغیب مدینہ منورہ کی سکونت کی فضیلت اور وہاں ہی مرنے تک رہنے کی ترغیب جبل احد وغیرہ کی فضیلت مدینہ منورہ والوں کو خوف زدہ کرنے کی برائی اور ان کے ساتھ برائی کا قصد کرنے پر وعید۔ قیمت اصلی ۱۲؍ رعایتی ۹؍

تفسیر حل القرآن

از مولانا مولوی حبیب احمد صاحب کرانوی۔ یہ تفسیر آجکل کی ضرورت کے لحاظ سے نہایت کار آمد ہے اسکی تعریف میں صرف حضرت مولانا تھانوی مدظلہم کی تقریظ کا خلاصہ پیش کرتا ہوں۔ اس سے اس کی خوبی معلوم ہو جائے گی۔

خلاصہ تقریظ حضرت حکیم الامۃ تاج المفسرین مولانا مولوی شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی دام ظلہم العالی۔

بعد حمد و صلوٰۃ احقر مظہر مدعا ہے کہ میں نے اس تفسیر مسمی بہ حل القرآن مؤلفہ مشفق مکرم جامع علمیہ و عملیہ مولوی حبیب احمد صاحب کیرانوی سلمہ اللہ تعالیٰ کو شروع سے ختم تک حرفاً حرفاً دیکھا ہے جو خصوصیات تفسیر کی میرے ذہن میں ہیں اُن کو لکھتا ہوں۔

(۱) ترجمہ سلیس و شگفتہ ہے جسمیں لغت و محاورہ دونوں کی کافی رعایت ہی۔ زبان نہ بازاری و تبذل نہ محض کتابی و مغلق (۲) تفسیر نہ اتنی مختصر ہے کہ مقصود میں مخل ہو نہ ایسی طویل کہ ناظرین کے لئے ممل (اکتا دینے والی) ہو (۳) تفسیر کی تقریر ایسے انداز سے کی گئی ہو کہ اُسی سے اجزاء قرآنیہ میں نہایت لطیف ارتباط بھی ظاہر ہو گیا ہے۔ (۴) بعض جگہ میرے حواشی ملیں گے جن میں بعض حواشی سے میرا جوش وجد ظاہر ہو گا۔ جو غایت استحسان سے ناشی ہوا (۵) بعض فرق باطلہ کے تمسکات کا مواقع حاجت میں جواب بھی دیا گیا ہے بہت دلپذیر۔

یہ مختصر نمونہ ہے خصوصیات کا باقی مطالعہ سے خصوصیات مشاہد ہوں گی وہ ان کے علاوہ ہے میری رائے میں عوام و خواص سب کے لئے یہ تفسیر تمام ان ضروریات کے اعتبار سے مفید ہے جو اس وقت حاضر ہیں۔ قیمت بھی ارزاں ہے لینے میں دریغ نہ کیا جاوے۔ کتبہ احقر اشرف علی التھانوی الحنفی فی تھانہ بھون۔ لعشرین من صفر ۱۳۴۶ھ

اس وقت اِس تفسیر کی صرف دو جلدیں تیار ہیں۔
جلد اول۔ اسمیں سورۃ بقر کی تفسیر ہے ضخامت ۱۲۸ صفحے تقطیع ۲۲×۲۰ قیمت اصلی عہ/ رعایتی ۱۲/
جلد دوم۔ از آل عمران تا ختم النساء۔ قیمت اصلی عہ/ رعایتی ۱۲/

سفرنامہ مالٹا یا سیاست اسلامی کا ایک مجاہدانہ درس

آج کل جسکو دیکھیے وہ ہندوستان میں اسلامی سلطنت کے خواب دیکھ رہا ہے مگر جن خوبیوں کی سلطنت کے لئے ضرورت ہے ان کا نام نہیں تو کیا جو غلام ہو اور غلامانہ صفات بھی اپنے اندر رکھتا ہو وہ کبھی غلامی کی قید سے آزاد ہو سکتا ہے ہرگز نہیں۔ حضرت شیخ العالم مولانا محمود الحسن صاحب قدس سرہٗ ہماری طرح دوسروں کے محکوم تھے مگر غلامانہ صفات سے پاک تھے۔ پس اگر آپ نے شیخ علیہ الرحمۃ کا سفرنامہ مالٹا نہ دیکھا ہو تو اب دیکھئے۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ قدرت نے آپ کو کیسے شاہانہ اوصاف عطا فرمائے تھے۔ یہ سفرنامہ آپ کو بتائیگا کہ اغیار کے ہاتھوں میں پھنسکر اولوالعزمی ثابت قدمی بے خوفی۔ حق گوئی کے جوہر دکھانا یہ خاص مجاہد فی اللہ ہی کی شان ہے۔ اس سفرنامہ سے آپ حضرت علیہ الرحمۃ کے حالات زندگی معلوم کرکے اشداء علی الکفار رحماء بینہم کی تفسیر کا لطف اٹھائیں گے۔ اور متقیانہ و مجاہدانہ اوصاف سے آگاہ ہو کر جام شریعت و سندان عشق کے یکجائی نظارہ سے وجد کریں گے۔ پس اے ترقی اسلام کے شیدائیو اور اے عروج ملی کے فدائیو اور حضرت شیخ المجاہدین کا سفرنامہ پڑھ کر جرأت و ہمت کا سبق حاصل کرو۔ خدا ترسی و حق پرستی کے خوگر بنو۔ ماسوا کا خوف دل سے نکال کر متوکلانہ جد و جہد سے اغیار پر اسلامی جاہ و جلال کا رعب جما دو۔ قیمت اصلی ۱۰/ رعایتی ۷/

نجد و حجاز
ترجمہ الوہابیون والحجاز

مصنفہ سید محمد رشید رضا مصری مترجمہ مولوی عبدالرحیم پروفیسر اسلامیہ کالج پشاور۔ یہ کتاب حکومت نجد کی موجودہ جنگ کے حالات و حوادث کا بہترین مرقع ہے۔ اس میں بتلایا ہے کہ اہل نجد حجاز پر کیونکر حملہ آور ہوتے؟ کس طرح انہوں نے ملک حجاز فتح کرکے اپنی سلطنت میں شامل کر لیا۔ اور کیونکر انہوں نے مقامات مقدسہ کی حرمت کو قائم رکھا؟ ان کے حملے کے عام و خاص اسباب کیا تھے؟ اور در حقیقت وجہ پرخاش کیا تھی؟ ان کا مذہب، عقیدہ کیا ہے؟ اور سلف صالحین کے مذہب اور عقیدے کے کس قدر مطابق اور کتاب و سنت اور ائمہ اربعہ کے مذہب سے انہیں کس قدر مطابقت حاصل ہے؟ شریف حسین اور اس کے ہواخواہوں نے جو غلط افواہیں اور جھوٹا پروپیگنڈا ان کے خلاف پھیلا رکھا تھا۔ اسکی اصل حقیقت کیا ہے؟ اور کہاں تک درست یا غلط ہے؟ ان سوالات کے جوابات میں جس قدر شواہد پیش کئے گئے ہیں ان کی شہادت کے وثوق اور اعتبار کے ثبوت میں اپنے ماخذ کا حوالہ ساتھ دے کر ان کے بیان کو صحیح اور مصدقہ تسلیم کرنے میں ذرا بھی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ علاوہ ازیں شریف مکہ اور سلطان ابن سعود کی سوانح حیات اور انکی اولاد و ذریت کے علاوہ خصائل کا صحیح صحیح موازنہ و مقابلہ کیا ہے حجم ۲۰۰ صفحات۔ کاغذ معمولی۔ لکھائی چھپائی دیدہ زیب قیمت اصلی عہ/ رعایتی ۱۵/

فیوض الاسلام ترجمہ جدید فتوح الشام

اگر آپ غازیان اسلام و مجاہدین ملت کی اولالعزمی و جانثاری کے جرأت آموز حالات معلوم کرنا چاہتے ہیں

اگر آپکو مشہور و نامور سپہ سالاران اسلام حضرت ابو عبیدہ رضؓ بن جراح و حضرت خالد ابن ولید رضؓ کی مدبرانہ شجاعت و حکیمانہ سیاست کے حیرت انگیز کارنامے دیکھنا مقصود ہیں۔

اگر آپ اسلام کے عروج و نزول کے صحیح اسباب معلوم کر کے ان تمام ملمع کاریوں کی حقیقت سے واقف ہونا چاہتے ہیں جن سے مسلمان دھوکہ کھا کر منزل مقصود سے کوسوں دور ہوتے جاتے ہیں تو فیوض الاسلام ترجمہ جدید فتوح الشام ملاحظہ فرمائیں۔ ضخامت ۱۲۰ صفحات قیمت اصلی ۱۲؍ رعایتی ۱۲؍

مصر میں

اسلامی فتوحات کا مرقع اگر دیکھنا ہو تو وہ وضوح الامر ترجمہ فتوح المصر مطالعہ کریں۔ کتابت طباعت کی خوبیوں کے علاوہ طرز بیان اس قدر دلچسپ ہے کہ شروع کرنے کے بعد ختم کئے بغیر رہنا مشکل ہے۔ اصلی قیمت ۱۰؍ رعایتی ۱۲؍

بیان الامراء ترجمہ جدید تاریخ الخلفاء

اس کے مطالعہ سے تاریخ اسلام پر پورا عبور ہو جاتا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ خلافت کس طرح اور کس کس پر منتقل ہوتی رہی اس میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لیکر سنہ ۹۰۰ھ تک کے خلفاء کے حالات درج کر دیئے ہیں۔ یہ اسی تاریخ الخلفاء کا ترجمہ ہے جو عام طور پر داخل کورس ہے قیمت اصلی دو روپے۔ رعایتی ۱۲؍

فتاویٰ رشیدیہ

از افادات طیبات عالم اجل فاضل اکمل مخزن اسرار شریعت معدن رموز طریقت حضرت مولانا الحاج رشید احمد صاحب محدث گنگوہی قدس سرہٗ۔ اس میں صدہا مسائل شریعت و نکات تصوف موجود ہیں اور دراز سے علماء نے اپنے شکوک اور رہنمائے طریقت نے اپنے واردات اور عوام نے مسائل خطوط و تحریرات کے ذریعہ آپ کی خدمت میں ارسال کئے ہیں وہ آپنے ان کے جوابات تحریر فرمائے ہیں۔ اور شریعت و طریقت کو ایک ہی کر دیا ہے۔ قیمت ہر سہ حصص اصلی ۱۲؍ رعایتی ۱۲؍

امداد السائل ترجمہ مائۃ مسائل

یہ ایک مجموعہ ہے معلومات مفیدہ کا شہزادگان امیر تیموریہ نے اپنے زمانہ کے علماء کے اقوال و افعال میں اختلاف دیکھکر حضرت مولانا شاہ محمد اسحٰق صاحب محدث دہلوی نور اللہ مرقدہٗ نبیرہ حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہٗ کی خدمت میں سوالات لکھکر پیش کئے اور مصر ہوئے کہ ان سوالات کے جوابات معتبر کتابوں سے مدلل لکھدئے جائیں تاکہ ہم کو نیز دوسرے مسلمانوں کو نفع ہو اور لوگ اختلافات کی وجہ سے شبہات کے چکر میں پڑے ہوتے ہیں نجات پاکر مجتہدین رحمہم اللہ کی مقررہ حدود سے تجاوز نہ کریں اور افراط و تفریط سے محترز رہیں۔ اگرچہ جناب مولانا کا عوام و خواص کی باہمی تعصبات کی وجہ سے تحریر جواب کا ارادہ نہ تھا لیکن

شہر لوگوں کا اصرار اور رغبت و شوق اور حاضرین مجلس کی معروضات نیز حدیث مَنْ دَلَّ عَلٰی خَیْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ ان وجوہات سے ان کی عرضداشت قبول ہوگئی اور سوالات مذکورہ کے جوابات صحیحہ متداولہ کتب سے تحریر فرمائے جزاہ اللہ خیر فی الدارین عنی وعن سائر المسلمین طالبان با صدق و صفا خوب سمجھ لیں کہ رسالہ عجیب و غریب ۱۲۴۵ھ میں تالیف ہوا اسکی تعریف لکھنے کی ضرورت نہیں بلکہ حضرت شاہ صاحب کی نسبت ہی کافی ہے کیونکہ اس خاندان کے حضرات سے شاید ہی کوئی مسلمان ناواقف ہو جس قدر بھی سلسلے ہیں سب اس خاندان کے خوشہ چین ہیں اصل تو یہ ہے ہندوستان میں علم حدیث رسول اللہ علیہ وسلم اسی خاندان کی بدولت آیا ہے اس کتاب کے فیض سے اردو نہ ہونے کی وجہ سے عام لوگ محروم تھے۔ حق تعالیٰ جزائے خیر دے مولوی عبدالحی صاحب سونی پتی کو کہ انہوں نے اس کا ترجمہ کرکے دکھا دیا کہ جو کچھ آجکل اہل حق فرماتے ہیں وہی پہلے بھی اہل حق فرما چکے ہیں۔ اب مجملا کا یہ کہنا کہ نئے نئے مولوی نئے نئے مسئلے بالکل غلط ثابت ہوتا ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ کرنے سے ظاہر ہو جائے گا کہ اس میں کیا کیا جواہر بھرے ہوتے ہیں۔ ضخامت ۱۴۲ صفحات قیمت اصلی ۱۰؍ رعایتی ۸؍

فارسی وعربی کی آسان کتابیں

ابتدائی تعلیم کا بہترین نصاب

مدارس اسلامیہ کی ابتدائی تعلیم کے لئے مولانا مشتاق احمد صاحب چرتھاولی نے فارسی وعربی کی آسان کتابیں تالیف فرمائی ہیں جن میں ان تمام رعایتوں کو ملحوظ رکھا گیا ہے جو طلبہ عربی کی شان کے شایاں اور آنکے حوصلہ اور قوت کو بڑھانے والی ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ مستعدوں کا تمام دارومدار ابتدائی حالت پر ہے۔ اگر طالب علم کی ابتدائی حالت درست ہوگئی اور وہ شروع ہی سے اپنی تعلیمی زبان پر قادر ہوگیا تو آئندہ خود بخود پرواز کرے گا۔ اور کوئی رکاوٹ اسکی ترقی میں حائل نہ ہوگی۔ وہ کتابیں یہ ہیں :-

فارسی زبان کا قاعدہ معہ صفوۃ المصادر قیمت اصلی ۳؍ رعایتی ۲؍

رہبر فارسی۔ قیمت اصلی ۲؍ رعایتی ۱؍

لطائف فارسی۔ قیمت اصلی ۳؍ رعایتی ۲؍

عربی زبان کا قاعدہ۔ قیمت اصلی ۳؍ رعایتی ۲؍

علم الصرف حصہ اول و دوم قیمت اصلی ۴؍ رعایتی ۳؍

علم الصرف حصہ سوم قیمت اصلی ۵؍ رعایتی ۳؍

علم النحو۔ قیمت اصلی ۶؍ رعایتی ۴؍

عوامل النحو معہ ترکیب اردو۔ قیمت اصلی ۳؍ رعایتی ۲؍

عربی صفوۃ المصادر معہ لغات جدیدہ قیمت اصلی ۶؍ رعایتی ۴؍

روضۃ الادب فی تسہیل کلام العرب
خطوط عربی۔ قیمت اصلی ۸؍ رعایتی ۶؍

الطیب الشذی فی شرح الترمذی جلد اول

یہ ترمذی کی نہایت مفصل و مبسوط شرح ہے جس کی تکمیل کا عرصہ سے علماء و طلبا کو انتظار رہتا۔ سو بحمداللہ جلد اول مکمل ہو کر طبع ہوگئی ہے اور جلد ثانی زیر طبع ہے۔ اس شرح میں بعض ایسی خصوصیات ہیں جو دیگر شروح میں کمیاب ہیں۔

(۱) جس راوی کا اولاً ذکر آیا ہے۔ اس کی جرح و تعدیل میں مبسوط گفتگو کی گئی ہے۔

(۲) جلد اول میں جس قدر رواۃ سے بحث ہے اس کے

معلوم کرنے کے لئے شروع میں اسمار رواۃ کی ایک فہرست
معہ حوالہ صفحات لکھدی گئی ہے جس سے وہ فہرست گویا
اسماء الرجال کا ایک مستقل رسالہ بن گیا۔

(۳) ابتدار مقدمہ میں مبادی اور انواع کتب حدیث اور
تدوین حدیث سے مفصل بحث کی گئی ہو۔ گویا مقدمہ اصول
حدیث کا ایک مستقل رسالہ ہوگیا ہے۔

(۴) ہر باب میں مذاہب علماء کی توضیح کے بعد مذہب
حنفیہ کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے اور حنفیہ کے دلائل
کے بعد دوسرے ادلہ کا جواب بھی دیا گیا ہے۔

(۵) ترمذی کا مشہور مسئلہ دفی الباب عن فلاں ہو جس
میں طلبہ کو تو درکنار مدرسین کو بھی سخت مشکل پیش آتی ہو
اس شرح میں حتی الوسع قریب قریب سب کا حوالہ اور
تخریج کی گئی ہے۔

(۶) حل حدیث اور لغات میں حتی الوسع سلف کی اقتدا
کی گئی ہے۔

باوجود اس کے قیمت اصلی ۸؍ رعایتی عہ

کرامات الصحابہ

یہ بات یقیناً ثابت ہو کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ
عنہم تمام امت محمدیہ سے افضل ہیں اور اہل تحقیق کا اسی پر
اجماع ہے کہ کوئی ولی اگرچہ وہ اعلیٰ رتبہ پر ہو کسی ادنےٰ
صحابی کے رتبے کو نہیں پہونچ سکتا۔ مگر باوجود اس کے
آجکل اکثر عوام کو دیکھا جاتا ہے کہ جس قدر اعتقاد اُن کو
پہلے صلحا اور اولیاء کے ساتھ ہے اُس کا نصف بھی صحابہ
سے نہیں۔ جہاں تک غور کیا گیا اسکی وجہ صرف یہ سمجھ میں
آئی کہ ان لوگوں نے کمال کو کرامات و خوارق عادات
میں منحصر سمجھ لیا ہے اور حضرات صحابہ کرام کی کرامتیں کم
سنی گئی ہیں اس وجہ سے اُن حضرات کو اس درجہ کا صاحب
کمال نہ سمجھا کہ جس درجہ کے وہ حضرات باکمال تھے اسی لئے
اعتقاد میں بھی کمی ہوتی۔ ہر چند کہ محققین صوفیہ کی تصریح
سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ کمال حقیقی اور چیز ہے کشف و
کرامات کی اسکے آگے کچھ حقیقت نہیں اور وہ چیز استقامت
علی الدین ہے چونکہ یہ وجوہ بعض عوام کے لئے تسلی بخش نہیں
ہیں تا وقتیکہ اُن کو کچھ کرامتیں صحابہ کرام کی بھی نہ بتلائی
جائیں۔ اس لئے حسب الحکم حضرت مولانا تھانوی مدظلہ
کچھ کرامات جمع کی گئی ہیں۔ ضخامت ۹۶ صفحات۔

قیمت اصلی ۶؍ رعایتی ۴؍

تنسیق الکلام فی وجود صانع النظام

اس رسالہ میں خدا کے وجود کو دس مفصل دلائل سے
ثابت کرکے دہریت کو بالکل باطل کیا ہے اور رسالہ میں
ایک دلچسپ مناظرہ (خدا کے قائل اور دہریہ کا) منعقد
کرکے موضوع کلام پر واضح روشنی ڈالی ہے اور آخر
رسالہ میں دلچسپ حکایات وجود خدا پر تحریر کی گئی ہیں۔
علم دوست اور مناظر بالخصوص طلبہ جدید تعلیم یافتہ کے
لئے اس کا مطالعہ اشد ضروری ہے۔ قیمت اصلی ۴؍ رعایتی ۳؍

احسن البیان فی تاریخ القرآن

قرآن شریف کی پوری تاریخ شان نزول و جمع قرآن و ترتیب
سورہ و آداب القرآن و قرآن شریف کے مسائل کا
مفصل بیان قیمت اصلی ۸؍ رعایتی ۶؍

نور العینین فی تحقیق رفع الیدین

موجودہ زمانہ میں بیحد مفید اور غایت درجہ نافع ہو جبکہ حنفیوں کو
مخالف حدیث اور مشرک کہا جاتا ہو اس رسالہ میں جملہ رفع یدین
کی روایات جمع کرکے ان پر مفصل روایتاً و درایتاً کلام کیا گیا ہے
پھر عدم رفع یدین کی جملہ روایات لکھی گئی ہیں اور ان پر جس قدر
شبہات کئے جاتے تھے ان کے تحقیقی جواب دیکر مذہب عدم
رفع کا رجحان ثابت کیا گیا ہو۔ قیمت اصلی ۶؍ رعایتی ۴؍

نام کتاب	قیمت غیر مجلد	قیمت مجلد
جامع تعلیلات	۸ر	۷ر
حنفیہ	۱۴ر	۱۲ر
زنجانی	۲ر	۱ر
زراوی	۳ر	۲ر
شافیہ	۱۴ر	۱۳ر
صرف میر	۳ر	۲ر
عزیز المبتدی ترجمہ میزان منشعب	۳ر	۲ر
عزیز الطالبین شرح پنج گنج	۸ر	۶ر
فصول اکبری	۸ر	۶ر
مراح الارواح	۶ر	۵ر
کتب نحو		
الفیہ ابن مالک	۱۴ر	۱۲ر
تنبیہ المبتدی	۶ر	۵ر
ورابہ	۱۲ر	۱۰ر
شرح مائۃ عامل	۶ر	۵ر
" مترجم	۸ر	۶ر
کافیہ	۱۰ر	۸ر
مفصل	عہ	۱۴ر
نحو میر	۴ر	۳ر
ہدایۃ النحو	۸ر	۷ر
کتب منطق و فلسفہ		
سلم العلوم	عہ	۱۴ر
شرح تہذیب	عہ	۱۳ر
میر قطبی	۱۰ر	۷ر

نام کتاب	قیمت غیر مجلد	قیمت مجلد
قال اقول	۴ر	۳ر
مجموعہ منطق	۱۰ر	۷ر
مرقات	۳ر	۲ر
میبذی	۸؏ر	۵؏ر
کتب ادب انشاء عربی		
اخوان الصفا تا درس	۸ر	۷ر
بدیع الانشاء	۶ر	۴ر
تاریخ الخلفاء عربی	۸؏ر	۵؏ر
تعلیقات		
سبع معلقات	۱۴ر	۱۲ر
دیوان حضرت علی رضہ	۹ر	۸ر
عطر الوردہ	۷ر	۶ر
مقامات حریری	۴؏ر	۶ر
مرقاۃ العربیہ کامل	۸؏ر	۵؏ر
نفحۃ الیمن کامل	؏	۱؏ر
مفید الطالبین	۳ر	۲ر
انشاء عجب العجائب	عہ	۱۴ر
تسہیل البیان شرح دیوان متنبی	۵	للعہ
تسہیل الدرس شرح دیوان حماسہ	۴؏ر	للعہ
مراسلات بغدادی	عہ	۱۴ر
کتب معانی و بیان و عروض		
تلخیص المفتاح	۸ر	۷ر
عروض المفتاح	۱۰ر	۸ر

نام کتاب	قیمت غیر مجلد	قیمت مجلد
مختصر معانی مجتبائی	۸؏ر	سے
کتب ریاضی و ہیئت		
تشریح الافلاک	۸ر	۷ر
خلاصۃ الحساب	۸ر	۶ر
سبع شداد	۸ر	۷ر
شرح چغمینی	۴؏ر	۱؏ر
شمس بازغہ	۸؏ر	۱۵؏ر
کتب لغات		
کریم اللغات	۱۰ر	۶ر
اعجاز القرآن فی لغات القرآن	۸ر	۷ر
لغات کشوری	سے	۱۴؏ر
محاورات ہند	عہ	۱۴ر
کتب تاریخ و سیر		
تاریخ بیت المقدس	۷ر	۵ر
تاریخ بنی اسرائیل	۴ر	۳ر
تاریخ الخلفاء عربی	۸؏ر	۵؏ر
بیان الامرا ترجمہ تاریخ الخلفاء	؏	۸؏ر
تذکرۃ الاولیاء اردو	؏	عہ
تاریخ حبیب اللہ	۸ر	۵ر
رحمۃ الرحمن فضیلۃ نعمان	۵ر	۴ر
فیوض الاسلام ترجمہ جدید فتوح الشام	۴سے	۱۴؏ر

نام کتاب	قیمت غیر مجلد	قیمت مجلد
وضوح الاصر ترجمہ فتوح المصر	عہ	۱۲ر
نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب	۸؏ر	۶؏ر
نجد و حجاز	۸؏ر	۱۵ر
امیر الروایات	عہ	۱۲ر
فردوس آسیہ	۸؏ر	۶؏ر
سفرنامہ ابن بطوطہ	للعہ	۴سے
ایضاً حصہ دوم	سے	۱۴؏ر
کتب تصوف		
تحفۃ السالکین ترجمہ ارشاد الطالبین	۸ر	۴ر
بدر الشروح شرح دیوان حافظ	۱۲؏	۸؏ر
تنکشف عن مہمات التصوف	۵	۱۲سے
تصفیۃ القلوب ترجمہ ضیاء القلوب اردو	۶ر	۵ر
صراط المستقیم فارسی	۸ر	۷ر
ترجمہ کیمیائے سعادت	۸سے	۱۲؏ر
تعلیم الدین	۸ر	۷ر
تذکرۃ الاولیاء	؏ر	عہ
فصل سبیل	۲ر	۱ر
مسائل السلوک کامل	۴سے	۸؏ر
کلید مثنوی شرح مثنوی مولانا روم دفتر اول کامل	للعہ	۶سے
" دفتر دوم کامل	ے	صہ
" دفتر ششم کامل	ۓ	۱سے

چوں دشمنی ست + حق تعالیٰ زیں چنیں خدمت غنی ست + خدا کو اور خدا کے کلام کو اس خیر خواہی
کی ضرورت نہیں یاد رکھو اس مسلک میں کئی طرح کی دشمنی ہے۔ اور مولوی لوگ اُن مسائل کی تحقیق
اور قرآن مجید کے ساتھ زبردستی چسپاں ہو سکنے کی تقریر سے بے خبر نہیں ہیں۔ چنانچہ میں
حالانکہ ایک ادنیٰ طالب علم ہوں مگر خود میرے پاس اسکا بڑا دفتر ذہن میں موجود ہے لیکن
اُن ہی خرابیوں کے سبب قرآن مجید سے اُنکو کبھی متعلق نہیں کیا جاتا بقول بزرگے ؎
مصلحت نیست کہ از پردہ بروں افتد راز + ورنہ در مجلس رنداں خبرے نیست کہ نیست
ہمارے زمانہ کے یہ محققین تو یوں سمجھتے ہیں کہ اِن ملّانوں کو خبر نہیں ہے صاحبو ان مدعیوں
کو تو ایک ہی خبر ہے کہ یہ مسائل قرآن مجید سے اسطرح نکلتے ہیں اور ملّانوں کو اسکی بھی خبر
ہے اور اسمیں جو مضرت ہے اسکی بھی خبر ہے چنانچہ اہل نظر و تحقیق کے نزدیک ایک خرابی
جو اسکے لئے لازم غیر منفک ہے یہ ہے کہ جس فن کی وہ کتاب ہے وہ مسئلے اُس فن کے نہیں
طب کی کتاب اگر کوئی لکھے اور اسمیں ایک فصل تو لکھے امراض راس کی اور آگے اُسکے
فعل فعلا فعلوا کی بحث لکھے پھر دوسری فصل لکھے امراض بطن کی اور تیسری فصل میں
یفعل یفعلان کی بحث لکھدے تو یہ کتاب کیا ہوگی۔ آدھی میزان الطب اور آدھی میزان
الصرف اُسکو کہا جاویگا۔ پھر اُسکو اگر اہل علم کے روبرو پیش کیا جاوے تو اُس کتاب کو
کون پسند کریگا۔ تو کیا قرآن مجید کو آپ ایسا بنانا چاہتے ہیں۔ کیا یہ قرآن مجید کیلئے
نقص نہوگا دوسرے جو مسائل قرآن مجید سے یہ لوگ استنباط کرتے ہیں اور جن کے اوپر
بڑا فخر و ناز ہے وہ کوئی دقیق مسائل بھی نہیں۔ سب ممد و معاون شکم و دہن کے ہیں تو
جن کے نزدیک شکم و دہن اور اُنکی خدمت بڑی چیز ہے اُنکے نزدیک یہ مسائل بیشک
مہتم بالشان اور مایۂ فخر و ناز ہونگے۔ ہم تو اُنکو کچھ بھی نہیں سمجھتے۔ اور اگر وہ ایسے مسائل
ہوں جنمیں شکم و دہان کی بھی امداد نہیں تو پھر تو بالکل ہی لغو ہونگے۔ کیونکہ نہ آخرت
کے لئے مفید نہ دنیا کیلئے نافع حاصل یہ کہ وہ مسائل اگر کچھ کام کے ہیں تو دُنیا ہی کے کام
کے ہیں تو جنکے نزدیک دُنیا بڑی چیز ہے وہ اِن مسائل پر فخر کرے اور جنکو دنیا اُس کی
اصلی حالت پر نظر آرہی ہو اور وہ اصلی حالت کیا ہے یہ ہے کہ لو کانت الدنیا عند اللہ جناح

بعوضۃ ما سقی منہا کافرا شربۃ ماء یعنی اگر دُنیا اللہ کے نزدیک ایک مچھر کے پر کی برابر ہوتی تو کافر کو اُسمیں سے ایک گھونٹ پانی کا بھی نہ پلاتے۔ پس اُنکے نزدیک تو یہ مسائل باد در دست اور نقش بر آب سے بھی کم ہیں ان تحقیقات کی اہل نظر کی نظروں میں ایسی مثال ہے جیسے کوئی شخص تھانہ بھون کا جغرافیہ لکھے اور اُسمیں اُس نے یہ تو لکھا ہی کہ فلاں جگہ جامع مسجد ہے اور وہ ایسی ہے اور بازار اس قسم کا ہے۔ اور فلاں موقع پر قاضی نجابت علی خاں کا مکان ہے لیکن کسی جگہ لونڈیوں نے کھیلنے کیلئے گارے سے یہ بیر مکوڑا بنایا تھا بھلے مانس نے اُس جغرافیہ میں وہ بھی لکھدیا تو ظاہر ہے کہ جغرافیہ داں اور اہل علم اُس شخص پر کیسا کچھ ہنسینگے اور کسقدر بیوقوف بتائینگے سو اسیطرح اہل بصیرت بھی اس زمانہ کے محققین کی تحقیقات پر ہنستے ہیں۔ واللہ دنیا کے مسائل قرآن مجید میں ہونا ایسے ہی ہیں بلکہ اس سے بھی کمتر جیسے اُس جغرافیہ میں لڑکیوں کا ریت کا گھر۔ اور منشا اصلی اِن تحقیقات کے قرآن مجید میں داخل کرنیکا یہ ہے کہ یہ لوگ اہل یورپ کو اللہ و رسولؐ کی برابر بلکہ خدا اور رسول سے بڑھکر جانتے ہیں۔ چنانچہ اگر اللہ و رسولؐ کی بات اُنکے موافق ہو تو مانتے ہیں ورنہ اُسمیں پھیر پھار کرتے ہیں۔ پس جو مسائل اُن لوگوں نے سمجھے ہیں قرآن مجید کو اُن کی موافق بنانے کیلئے اُنکو قرآن سے استنباط کرنیکی کوشش کرتے ہیں تو اُنکے اقوال اور اُنکی تحقیقات کو تو ان لوگوں نے اصل ٹھیرایا اور قرآن کو تابع۔ سو اس منشا کا فساد ظاہر ہے سو بنا بھی فاسد۔ پھر اُس پر ان مسائل کا بوجہ دنیوی ہونے کے بے وقعت ہونا گویا مبنی کا فاسد ہونا ہے۔ پھر قرآن مجید سے استنباط کرنا بناء الفاسد علی الفاسد۔ چنانچہ اُنکے بیوقعت ہونے کی مسلمان کے نزدیک یہ کافی دلیل ہے کہ خدا اور رسول تو دُنیا کی تحقیر اور توہین کرتے ہیں اور پھر ان حضرات کو اُسپر فخر ہے ناز ہے یاد رکھیئے آپکے نزدیک اسوقت دنیا قابل قدر وقعت ہے اور جب کُلُّ مَنْ عَلَیْہَا فَانٍ کا ظہور ہوگا۔ اور آپ جو اسوقت من چنینم من چنانم کر رہے ہیں آپ بھی اس مَنْ (عربی من) میں داخل ہوجائینگے اُسوقت معلوم ہوگا کہ ہم کس خیالات میں مبتلا تھے آج جس سکہ کی قدر ہے کل وہاں اسکی کچھ قدر نہ ہوگی اور اس سکہ کی وہی مثال ہوگی کہ بانئے اپنے لڑکے نادان کو

ایک روپیہ جس پر سیاہی لگی ہوئی تھی دیا۔ لڑکا اُس کو لیکر جو باہر نکلا تو کسی ٹھگ نے دیکھ لیا ٹھگ کے پاس ایک شیشہ کا ٹکڑا تھا جو چمک دمک ظاہری میں اُس روپیہ سے بڑھ کر تھا اُس لڑکے کو اُسنے دہوکہ دیکر وہ روپیہ لیلیا اور شیشہ کا ٹکڑا دیدیا۔ اب لڑکا خوش ہے کہ میرے پاس روپیہ ہی جب بازار پہونچے تو وہ میوہ فروش کو وہ روپیہ دیا اُسنے اُٹھا کر پھینکدیا کہ یہ روپیہ یہاں نہیں چلتا۔ یہ مصنوعی اور ظاہری بازار میں چلتا ہی یہ تو واقعی اور سچا بازار ہی یہاں سچا سکہ چلیگا۔ اب یہ لڑکا تہیدست رہگیا اُسوقت سمجھ میں آیا کہ بازار چند انکہ آگندہ تر تہیدست را دل پراگندہ تر اُسوقت سوائے حسرت کے کچھ ہاتھ نہ آویگا۔ یہ سب قصہ موت کے ساتھ ہی نظر آجائیگا۔ یہ سائنس کے مسائل اور ان تحقیقات جدیدہ کا وہاں پتہ بھی نہ لگیگا۔ وضل عنکم ما کنتم تزعمون۔ الحاصل ایک خرابی تو قرآن شریف سے مسائل سائنس وغیرہ نکالنے کی یہ ہوئی۔ دوسری خرابی یہ ہی کہ سائنس کے مسائل ہمیشہ متبدل ہوتے رہتے ہیں۔ پرانی سائنس آجکل گرو ہو رہی ہی۔ حال کی سائنس کی خود اختلاف ہی اور ممکن ہی کہ آئندہ جو محققین پیدا ہوں اُن کی تحقیقات اسکے بالکل خلاف ہوں تو آج اگر کسی سائنس کے مسئلہ کو قرآن مجید کی تفسیر بنادیا اور یہ ثابت کردیا اور تسلیم کرلیا کہ یہ مدلول قرآنی ہی تو کل کو جبکہ ان مسائل کی غلطی ثابت ہو جاویگی ایک ادنیٰ سا ملحد اُسکو غلط ثابت کرکے پھر اُس سے قرآن مجید کا نعوذ باللہ خلاف واقع کے ہونا دکھلادیگا اور مخالفین کو یہ کہنے کی گنجایش ہو جاویگی کہ تمہارے مذہب کی یہی کتاب جسمیں ایسے خلاف واقع مسائل ہیں۔ پس یہ مسلک درحقیقت قرآن کی خیر خواہی نہیں بلکہ بدخواہی ہی۔ تیسری خرابی اور ہی اور اسکو میں بے غیرتی سے تعبیر کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ ان مسائل کو مدلول قرآنی بناتے ہیں۔ گویا اہل یورپ کو احسان جتلانے کی گنجائش دیتے ہو کہ وہ کہہ سکتے ہیں کہ ہماری بدولت آج قرآن مجید کی معنی معلوم ہوئے۔ اگر ہم ان مسائل

۱؎ استعداد قبول حق کی جو فطرۃً سب کو ملی ہی ۱۲ جامع سلمہ ۲؎ ناگواری طبع ونفس ۱۲ جامع سلمہ ۳؎ رہزن دین من الجنۃ والناس ۱۲ جامع للعصہ ۴؎ دُنیا ومتاع دُنیا جس کو لوگ خریدتے ہیں اور دولت ایمان برباد یا بے رونق کردیتے ہیں۔ یا کم از کم اُس میں لگ کر اُس دولت کو بڑھاتے نہیں ۱۲ جامع۔

کی تحقیق نہ کرتے تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لیکر اسوقت تک کسی کو قرآن مجید کا پتہ نہ لگتا
اور تم کو غیرت دیدے کر وہ کہینگے کہ کہاں گئے ابوبکرؓ کہاں گئے عمرؓ کہاں ہیں غزالیؒ
اور کہاں ہیں ابن عباسؓ۔ دیکھو ان حضرات میں سے کسی نے قرآن مجید کو نہیں سمجھا۔ پھر
سمجھا یا کس نے یورپ کے دہریوں نے جرمن کے ملحدوں نے۔ افسوس جب ایسا ہوگا تو
ڈوب مرنے کا وقت ہوگا۔ خدا کی قسم ہے ہمارے یہاں سب کچھ ہے اور دوسروں کے یہاں
کچھ نہیں۔ کیوں انکی کاسہ لیسی کیجاتی ہے اور کیوں قرآن مجید میں ان کی خاطر سے تحریف
کیجاتی ہے ؎ برہوا تاویل قرآن میکنی + پست وکژ شد از تو معنی سنی ؛ چوں ندارد جان تو
قندیلہا + بہر بینش میکنی تاویلہا ؛ کردۂ تاویل لفظ بکر را + خویش را تاویل کن نے ذکر را ؛
خود تمہارے اندر سب کچھ ہے۔ تمہارے اندر وہ نور موجود ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے تم
کو کسی کی حاجت نہیں۔ اس نور کی طرف توجہ کرو۔ دیکھو تو کیا کیا علوم کھلتے ہیں جن کے
سامنے یہ علوم مادیہ سب خرافات نظر آوینگے ؎ بینی اندر خود علوم انبیاء + بے کتاب و بے
معید و اوستا ؛ اسوقت تم کو معلوم ہوگا کہ وہ سب تحقیقات بچوں کا کھیل تھا۔ پس اے
مہذبین کی جماعت اسکا ہرگز ہرگز وسوسہ بھی نہ لاؤ کہ قرآن مجید میں ساری چیزوں کو ٹھونسو
ہاں اگر ضمناً تبعاً کوئی مسئلہ اس حیثیت سے آجاوے کہ اس کو بھی طب روحانی میں دخل
ہو تو اور بات ہے۔ چنانچہ اتنی سائنس قرآن مجید میں بھی موجود ہے۔ جہاں ارشاد ہے ان فی
خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنہار والفلک التی تجری فی البحر بما ینفع الناس و
ما انزل اللہ من السماء من ماء فاحیا به الارض بعد موتہا وبث فیہا من کل دابة وتصریف
الریاح والسحاب المسخر بین السماء والارض لاٰیٰت لقوم یعقلون۔ یعنی بیشک آسمان و زمین
کے پیدا کرنے میں اور رات اور دن کے اول بدل میں اور جہازوں میں جو چلتے ہیں سمندر
میں وہ چیزیں لیکر جو نفع دیتی ہیں لوگوں کو اور پانی میں جو اتارا ہے اللہ نے آسمان سے
پھر جلا دیا اس سے زمین کو اسکے مرنے (خشک ہونے) کے بعد اور پھیلا دیئے اس میں
ہر قسم کے جانور اور ہواؤں کے پھیرنے میں اور بادل میں جو گھرا ہوا ہے آسمان زمین
کے درمیان میں (سب میں) دلیلیں ہیں اُن لوگوں کیواسطے جو عقل رکھتے ہیں سو ان

آیات سے اِن چیزوں کی تحقیقات منظور نہیں کہ اس حیثیت سے اسکا طب روحانی سے کوئی تعلق نہیں بلکہ اس سے مصنوع سے صانع پر استدلال کیا ہو کہ یہ سب مصنوع ممکن ہیں اُن کے لئے کوئی محدث ضروری ہو اور اس حیثیت سے اسکا تعلق طب روحانی سے ظاہر ہے دوسرے مقام پر ارشاد ہو۔ ولقد خلقنا الانسان من سلالۃ من طین ثم جعلنہ نطفۃ فی قرار مکین۔ ثم خلقنا النطفۃ علقۃ فخلقنا العلقۃ مضغۃ فخلقنا المضغۃ عظاماً فکسونا العظام لحماً ثم انشانٰہ خلقاً اخر فتبارک اللہ احسن الخالقین۔ یعنی اور ہم نے بنایا آدمی کو چنی ہوئی مٹی سے پھر ہمنے اُسکو رکھا نطفہ بناکر مضبوط جگہ (عورت کے رحم) میں۔ پھر ہمنے بنایا اس نطفہ کو لوتھڑا۔ پھر ہمنے اُس لوتھڑے کی بنائی بوٹی پھر بنائی بوٹی کی ہڈیاں۔ پھر پہنادیا ہڈیوں کو گوشت۔ پھر اُسکو بناکر کھڑا کیا ایک نئی صورت میں۔ تو بابرکت ہو اللہ جو سب سے بہتر بنانے والا ہے"

دیکھئے اس آیت میں سائنس انسانی کے تمام تقلبات و اطوار موجود ہیں مگر اُسمیں کاوش نہیں کی گئی۔ اور نہ اس حیثیت سے بیان کیا کہ ماہیات بیان کی جائیں بلکہ مقصود قدرت پر استدلال ہے اور بیان بھی سیدھی طور سے ہو جسکو ساری دنیا سمجھ سکتی ہے اس لئے کہ قرآن مجید کے مخاطب تمام عالم کے افراد ہیں اور اُن میں سب طرح کے ہیں۔ اکثر تو عوام ہیں اس لئے اُس کے خطابات بھی ایسے ہیں کہ جسکو ہر عامی سمجھ سکتا ہے۔ غرض سائنس وغیرہ کے مسائل قرآن مجید میں اُتنے ہی لئے گئے ہیں کہ جن کو نجات ابدی میں دخل ہو

؎۵ سوال اس مقام پر شبہ ہوتا ہے کہ حدیث شریف میں ہو کہ لا تنقضی عجائبہٗ کیا ان عجائب میں یہ مسائل فلسفیہ شامل نہیں ہو سکتے اور کیا ہر عامی کا سمجھنا احادیث کے معارض نہیں۔ جواب عجائب سے مراد اگر علوم فلسفیہ ہوں تو لازم آتا ہو کہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں کسی نے ان عجائب کی ایک فرد بھی نہیں سمجھی۔ کیونکہ کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے قرآن مجید سے ان چیزوں کو کبھی نہیں بیان کیا عجائب سے مراد علوم نافعہ فی الآخرۃ ہی ہیں کہ وہ دوسرے دلائل صحیحہ کے بھی مدلول ہیں لیکن اہل فہم عالی کو قرآن مجید سے بھی مفہوم ہو جاتے ہیں جنکو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہو الا فہماً او یتہ الرجل فی القرآن اور عامی کا سمجھ سکنا ہر مضمون کیلئے عام نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ جتنے حصہ کو ضروریات دین میں دخل ہے اُس پر وجہ دلالت اور جو اُسکے لئے مقدمات بیان کئے گئے ہیں ان کا مفہوم و مدلول عام فہم ہو ولقد یسرنا القرآن للذکر اسکی دلیل ہے اور ضروریات دین کی تعریف اہل علم کے نزدیک معروف ہو ۱۲ اشرف۔

پس میں نے جو دعوے کیا ہے کہ قرآن مجید کی ہم کو ہر موقع میں ضرورت ہے اور ہر جگہ کام آتا ہے۔ اُس ہر موقع سے مراد طبعیات اور ریاضیات وطرق معاش کے مواقع نہیں بلکہ مطلب اُسکا یہ ہے کہ جن امور کو فلاح اُخروی میں دخل ہے خواہ اُس کا وقوع دُنیا میں ہو یا آخرت میں ہو اُسمیں ہمکو قرآن مجید کی ضرورت ہے اور جو محض دنیا ہی ہو یا کہ نہ دُنیا ہو نہ آخرت کے متعلق ہو بلکہ لغو ہو قرآن مجید کو اُس سے بحث ؎ نہیں۔ سو اُن امور دینویہ نافعہ فی الدین میں سے ایک اتفاق بھی ہے کہ وہ قرآن مجید میں مامور بہ ہے چنانچہ ارشاد ہے یا ایہا الذین اٰمنوا اطیعوا اللہ والرسول ولا تنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم یعنی اے ایمان والو اللہ اور رسول ؐ کی اطاعت کرو اور آپسمیں جھگڑا نہ کرو تم بزول و سُست ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اُکھڑ جائیگی۔ دیکھئے اِس آیت میں مسئلہ اتفاق کو بیان فرمایا ہے۔ اسپر بیشک ہم فخر کرینگے کہ قرآن مجید نے ہمکو کیسے عجیب غریب مسئلہ کی تعلیم کی ہے اور جی کھولکر ہم اسکو مدلول و منصوص قرآنی کہینگے۔ باقی اور علوم جو بزرگوں نے قرآن سے نکالے ہیں اُنکو یہ کہینگے کہ منطبق علی القرآن ہیں مدلول قرآن نہیں ہیں۔ یوں نہ کہینگے کہ ثابت بالقرآن ہیں ہاں منطبق موافق کہدینگے۔ چنانچہ اوپر بھی اجمالاً عرض کیا گیا ہے اور مدلول اور منطبق میں بڑا فرق ہے۔ ایک مثال سے آپکو اسکا فرق ظاہر ہو گا۔ فرض کرو کہ ایک شخص کے پاس حجام آیا اور اُس نے کہا کہ خط بنوا لیجئے۔ اُس نے جواب دیا کہ بڑھنے دو۔ اتفاق سے جسوقت اُس نے یہ جواب دیا تھا لڑکے والوں کیطرف سے ڈوم بھی اُن کی لڑکی کی شادی کا خط لیکر آیا۔ وہ بھی اتفاق سے اس جواب سے اپنا مطلب نکال لے تو یہ جواب "بڑھنے دو" دونوں سوالوں کا ہو سکتا ہے اول سوال کا تو اسطرح کہ خط بڑھنے دو جب بڑھ جائے گا بنوائینگے۔ دوسرے سوال کا اس طور پر کہ لڑکی ابھی چھوٹی ہے اُسکو بڑھنے دو۔ پس پہلے معنی کو تو مدلول کہیں گے اور دوسرے کے مدعا پر اسکو صرف منطبق کہیں گے۔ قصد تو یہ تھا کہ نائی کو جواب دیں لیکن یہ کلام کی لطافت ہے کہ وہ ڈوم کا بھی جواب

؎ یعنی اس کے تحصیل کے طرق قرآن مجید میں نہیں ہیں۔ باقی جواز و عدم جواز کی حیثیت سے اُس سے بھی بحث ہے ۱۲ جامع۔

ہوگیا پس اسکو نکتہ اور لطیفہ کہہ سکتے ہیں اور تفسیر نہیں کہہ سکتے۔ یہاں سے ایک بات اور کام کی سمجھ میں آئی وہ یہ ہے کہ صوفیہ کرام نے آیات کے متعلق کچھ بصورت تفسیر کے کہا ہے مثلاً اذھب الی فرعون انہ طغیٰ کے متعلق لکھا ہے اذھب ایہا الروح الی النفس انہ طغیٰ وازذبحوا بقرۃ النفس تو ان تاویلوں کو دیکھ کر دو جماعتیں ہوگئی ہیں۔ ایک تو جو صوفیہ کی محبت سے خالی ہیں اور حمل النصوص علی ظواہرہا کے پورے پابند ہیں انہوں نے تو ان تاویلات کا بالکل انکار کردیا کہ کہاں فرعون کہاں نفس کہاں موسیٰ کہاں روح۔ یہ تو ایسا ہے کہ زمین بول کر آسمان مراد لے لیں۔ اور صوفیہ کو اس بنا پر ضال و محرّف کہکر انکے منکر ہوگئے سو انکو تو یہ ضرور ہوا کہ حضرات اہل اللہ کے برکات سے محروم ہوئے۔ دوسرے وہ تھے جو ان حضرات کی محبّت میں غرق ہیں وہ یہ کہنے لگے کہ قرآن کا مدلول اور تفسیر یہی ہے علماء ظاہر نہیں سمجھے اسمیں تو سارا قصّہ باطن کا ہے۔ پھر اس بات میں ان غالین کا یہانتک غلو بڑھا کہ بعض جگہ تو انہوں نے قرآن مجید کی گت ہی بنادی۔ جیسے ایک حکایت ہے کہ ایک جلد ساز تھے جو شخص کتاب یا قرآن جلد بندھوانے لاتا تھا۔ وہ اس میں کچھ اصلاح ضرور کردیا کرتے تھے ایک شخص قرآن شریف جلد بندھوانے کے لئے اُن کے پاس لائے اور کہا کہ اسکی جلد باندھ دو مگر شرط یہ ہے کہ کچھ اصلاح نہ دیجئے کہنے لگے کہ اب تو میں نے توبہ کرلی ہے۔ جب جلد طیار ہوگئی اُس شخص نے پوچھا کہ کچھ اصلاح تو نہیں دی کہنے لگے کہ توبہ توبہ میں کیا اصلاح دیتا مگر دو تین جگہ تو صریح غلطی تھی اُس کو صحیح کردیا۔ ایک جگہ تو یہ تھا عصیٰ آدم تو یہ صریح غلطی ہے عصا تو موسیٰ کا تھا میں نے اس جگہ بجائے آدمؑ کے موسیٰ بنادیا ہے۔ اور ایک مقام پر خر موسیٰ۔ تو خر عیسیٰ کا تھا وہاں عیسیٰ بنادیا ہے۔ اور ایک جگہ ولقد نادانا نوح تھا تو نوح تو دانا تھے میں نے وہاں نا کاٹ کر اسطرح کردیا ہے ولقد دانا نوح اور ایک مشترک اور عام غلطی تھی وہ یہ کہ جگہ جگہ فرعون۔ قارون۔ ہامان۔ ابلیس کا نام تھا تو ایسے کفارہ ملعونوں کا قرآن میں کیا کام وہاں میں نے اپنا اور تمہارا نام لکھ دیا۔ کہا خدا تیرا ناس کرے تو نے میرا قرآن شریف ہی کھودیا۔ تو وہ مصلح صاحب اسی مذاق کے ہونگے واللہ یہ لوگ بالکل ہی برباد ہوئے خدا کی قسم ہے کہ قرآن کا یہ مدلول ہرگز ہرگز نہیں اسکا نتیجہ

یہ ہوا کہ روزہ نماز سب اُڑ گیا اِسلیئے کہ تمام نصوص کے مدلولات کو بلکہ تمام شریعت کو ان لوگوں
نے بدل دیا میرے ایک دوست رئیس پیران کلیر گئے تھے ایک طرف سے آواز آئی ابے او
مرغے اُنہوں نے کچھ التفات نہ کیا پھر آواز آئی اُنہوں نے اس طرف دیکھا تو کہا ابے
تجھکو ہی بلاتے ہیں یہاں آیہ گئے کہ دیکھیں کیا کہتے ہیں کہنے لگے کہ دیکھ اللہ تعالیٰ نے
جب روحوں کو پیدا کیا تو سب کو جمع کر کے حکم دیا کہ بنگ بوزہ مت چھوڑنا تو ہم تو قریب
تھے ہم نے صحیح سُنا اور مولوی لوگ دور تھے اُنہوں نے بجائے بنگ بوزہ کے نماز روزہ
سُن لیا جاؤ یہ نکتہ ہے مرشدوں کا یاد رکھو تو ان تفسیروں کی بدولت یہاں تک نوبت
پہونچ گئی ہے ایسے صوفیوں نے ناس کیا ہی دین کا خود بھی تباہ ہوئے اوروں کو بھی
تباہ کیا سو یہ تو محض لغو وخرافات ہیں لیکن اسوقت کلام ہے صوفیہ محققین کی تاویلات
و اشارات میں سو اُسمیں بعضے تو اُن کے ہی منکر ہو گئے اور بعضے مفسرین کے منکر ہو گئے
اب رہگئے ہم بیچ میں کہ ہم قرآن کو کلام اللہ اور صوفیہ کو اہل اللہ جانتے ہیں تو دونوں
کی اعانت وحفاظت کیلئے ضرور ہوا کہ ان تاویلات کو ایسے معانی پر محمول کیا جاوے
کہ کلام اللہ کی بھی تحریف نہو اور اہل اللہ کا کلام بھی خلاف قواعد شرعیہ نہ ہو اسلیئے
ہم کہتے ہیں کہ صوفیہ کرام نے جو آیات کے معنی بیان کئے ہیں یہ فی الواقع تفسیر
نہیں ہے اور نہ وہ حضرات مدلول ظاہری کے منکر ہیں اُنکی یہ مراد ہرگز نہیں کہ قرآن
میں فرعون سے نفس اور موسیٰ سے روح اور بقرہ سے نفس مراد ہے جو کچھ وہ فرماتے
ہیں یہ علم اعتبار کہلاتا ہے اور علم اعتبار یہ ہے کہ دوسرے کے حال پر اپنے حال کو
قیاس کیا جاوے تو مطلب یہ ہی کہ فرعون وموسیٰ کے قصہ پر اپنے حال کو بھی قیاس کرو اسکی
ایسی مثال ہی جیسے زید نے ایک کام عمرو کی دیکھا دیکھی کیا اور اُس میں اُس کو ناکامی ہوئی تو
اُس موقع پر کہتے ہیں کہ کوّا چلا تھا ہنس کی چال اپنی بھی بھول گیا تو اس کلام میں کوّے
سے مراد زید اور ہنس سے مراد عمرو یقیناً نہیں ہے کوّے سے کوّا مراد ہے اور ہنس سے ہنس
ہی مراد ہے اور حاصل اسکا یہ ہے کہ دو موقع ایک حالت کے اندر منطابق ہیں ایک موقع پر
جو نظر پڑی تو دوسرا موقع اُسکو دیکھکر یاد آگیا اور ایک کو دوسرے کیساتھ تشبیہ دیدی مثلاً

یہاں زید و عمر اور اُنکے قصہ کو کوّے اور ہنس) اور اُنکے قصہ سے تشبیہ دیدی پس اذہب ایہا الروح الخ سے یہ مراد ہو کہ اے قاری جب تو قرآن پڑھے اور یہاں پہونچے تو اس قصہ سے یہ سبق لو کہ تمہارے اندر بھی ایک چیز فرعون کی مشابہ اور ایک چیز موسیٰ کے مشابہ ہے قصہ کو قصہ ہی کے طور پر مت پڑھو بلکہ قرآن شریف کے ہر ہر موقع سے اپنی حالت پر مطابق کرتے جاؤ اور اُس سے نصیحت اور عبرت حاصل کرتے جاؤ یہ مطلب ہے صوفیہ کرام کا پس دونوں فرقے غلطی پر ہیں جو ان تاویلات کا بالکل انکار کرتے ہیں وہ بھی غلطی پر ہیں اور جو ان کو تفسیر مدلول قرآنی قرار دیتے ہیں وہ تو بالکل ہی گئے گذرے ہیں یہ تاویلات لطائف اور نکات کے درجہ میں ہیں تفسیر نہیں ہیں اور ان کو علوم قرآنیہ نہیں کہہ سکتے علوم قرآنیہ وہ ہی ہیں جنپر عبارۃ النص یا اشارۃ النص یا اقتضاء النص یا دلالۃ النص سے استدلال ہوسکے ورنہ وہ نکات و لطائف کا درجہ ہے جیسے کسی شخص نے آیۃ وکلہم آتیہ یوم القیمۃ فردًا کے متعلق کہا تھا کہ قیامت آئندہ آنیوالی ہے اسلئے قرآن مجید میں فردًا کہا گیا فردًا کہتے ہیں کل کے دن کو یہ ایک نکتہ ہو ورنہ فردًا بمعنی کل فارسی ہے اور آیت میں فردًا سے مراد متفردًا متوحدًا ہے اہل لطائف نے کہیں کہیں ایسے نکتوں سے کام لیا ہو گو شرعًا بعض جگہ پسندیدہ نہیں ہے جیسے ایک جولاہا تھا اُس نے دو چار سورتین پڑھ لی تھیں مگر ماں کا حق ادا نہ کرتا تھا اُسکی ماں اُسکو لیکر ایک بزرگ کی خدمت میں آئی کہ دیکھئے حضرت یہ میرا حق ادا نہیں کرتا اُن بزرگ نے فرمایا کہ بھائی تم ماں کا حق کیوں نہیں ادا کرتے کہا کہ حضرت قرآن میں تو ماں کا حق ہی نہیں آیا اُن بزرگ نے پوچھا کہ تو نے کچھ قرآن پڑھا ہی کہنے لگا جی ہاں الم تر کیف تک یاد ہے اُن بزرگ نے فرمایا کہ تبت تو پڑھو اُس نے پڑھی جب ما اغنی عنہ مالہ وما کسب پر پہونچا تو فرمایا کہ دیکھ تو کہتا ہے کہ ماں کا کچھ حق نہیں قرآن میں تو یہ ہے کہ ما کاسب یعنی ماں کا سب ہے وہ مان گیا اور اُسی دن سے عہد کیا کہ ماں کی خدمت کیا کروں گا اس لطیفہ سے یہ تو فائدہ ہوا کہ وہ ماں کا حق ادا کرنے لگا لیکن ضرر بھی ہوا کہ ساری عمر اسی جہل میں مبتلا رہیگا ایسے ہی ایک شخص ایک مولوی

صاحب کے پاس آئے اور کہا کہ مولوی صاحب تم کہتے ہو کہ قرآن میں سب چیزوں کا ذکر ہے
یہ تو بتلاؤ کہ قرآن میں باؤ مرہٹہ کا بھی ذکر ہے مولوی صاحب نے کہا ہاں ہے اور رفارت
کیساتھ ذکر ہے وباؤ بغضب من اللہ کہ باؤ اللہ کے غضب میں ہے یہ نکات ہیں بلکہ
نکات بھی انکو نہیں کہہ سکتے اسلئے کہ نکتہ وہ ہے کہ جس سے تفسیر نہ بدلے یہاں تو تفسیر
ہی بدل جاتی ہے لطائف اور نکات بھی وہ ہی مقبول ہیں کہ انطباق بھی ہو جائے اور تفسیر
نہ بدلے اس واسطے میں ان دونوں قصوں کے جواب کو ناپسند کرتا ہوں۔ پس اس
تمام تقریر سے معلوم ہو گیا کہ نہ تو شیخ اکبر اور دیگر صوفیہ قدس اسرارہم پر کچھ اعتراض
ہو سکتا ہے اور مفسرین نے جو تفسیر اور مدلول قرآنی بیان کیا ہے نہ اس میں کچھ شبہ
ہے ہاں اعتراض اہل غلو پر ہے جو انکا ۔ یا انکا انکار کرتے ہیں خواہ وہ اہل غلو برنگ جہلاء
ہوں یا بہیئت علماء ہوں۔ یہ مفصل گفتگو تھی بعض اشارات و لطائف قرآنیہ کے
متعلق جو جملہ معترضہ کے طور پر آ گئی۔ اب مضمون مقصود کیطرف عود کرتا ہوں کہ قرآن
نے ہمکو اس مقام پر مسائل تمدن میں سے ایک مفید مسئلہ اتفاق کی تعلیم بھی فرمائی
پس وہ اس وجہ سے شریعت میں ماموریہ ہے اور دنیا دین دونوں حیثیتوں سے ضروری
ہے اور اصلاح دین بھی اس سے ہوتی ہے اور اصلاح دنیا بھی جو لوگ دیندار ہیں اُن کی
نظر تو اُسکے منافع دین پر ہے اور جو دنیا دار ہیں اُن کی نظر اُس کے منافع دنیا پر ہے
خصوص ہمارے زمانہ کے ترقی خواہ بھائیوں کے نزدیک تو بڑا قبلہ و کعبہ دنیا ہی
ہے حتیٰ کہ اُنکے نزدیک تو خالص دینی کام میں بھی دنیا ہی کی مصلحت پیش نظر رہتی
ہے اور اُسکی وقعت اُسی مصلحت دنیوی کے سبب ہوتی ہے اور یہ مذاق اہل یورپ سے
ماخوذ ہے چنانچہ ایک جرمنی ڈاکٹر نے نماز کے منافع لکھے ہیں کہ نماز ایسی اچھی ورزش
ہے کہ اسکے ہوتے ہوئے کسی ورزش کی ضرورت نہیں اور صحت خوب قائم رہتی ہے
اُس بھلے مانس نے نماز کو اتنا ہی سمجھا آگے ذہن ہی نہیں گیا جیسے کسی مولوی صاحب
نے ایک گنوار کو نصیحت کی کہ نماز پڑھا کر کہا بہت اچھا چند روز کے بعد مولوی صاحب
سے کہا کہ مولوی جی نواج (نماز) بہت بہادے (فائدے) کی چیج (چیز) ہے مجھے بائی (ریاح)

کی بیماری تھی جب مونڈھا (اونڈھا) پڑوں جب ہی باوی لکڑی (نکلتی ہی) جیسے اُس
گدھے نے نماز کا یہی فائدہ سمجھا تھا ایسے ہی اس جرمنی محقق نے نماز کا فائدہ اتنا ہی سمجھا
مگر ہمارے ترقی یافتہ بھائی ایسی باتوں سے خوش ہوتے ہیں اور ریجھے جاتے ہیں اور
اگر کوئی ہم سے پوچھے تو ہم تو یہ کہیں گے کہ اس جرمنی کی اس تحقیق کی ایسی مثال ہی
جیسے کسی کے پاس پانچسو روپیہ کا دوشالہ ہو اور وہ اُسکے منافع یہ بیان کرے کہ یہ
دوشالہ بہت اچھی شے ہی سفر میں اگر کہیں سوختہ نہ ملے تو اُسکو جلا کر چاء پکا سکتے ہیں
تو فی نفسہ یہ صحیح ہے کہ چاء اُس سے پک سکتی ہے لیکن کیا اس شخص کو یہ نہ کہا جاویگا کہ
اس نے اس دوشالہ کی قدر نہیں جانی۔ نماز کے فائدے ہم سے پوچھو اور ہم سے کیا ہم
کیا چیز ہیں حق تعالیٰ سے پوچھو اور ہم سے پوچھو میں نے اسلیئے کہدیا کہ ہم جو کچھ کہہ
رہے ہیں یہ درحقیقت حق تعالیٰ کا کہا ہوا ہے ہماری تو وہ مثال ہی ؎ درپس آئینہ
طوطی صفتم داشتہ اند ؛ آنچہ استاد ازل گفت بگومی گویم ؛ سو نماز کا فائدہ حق تعالیٰ
فرماتے ہیں واسجد واقترب یعنی سجدہ کرو اور اللہ کے قریب ہو جاؤ پس نماز کا اصلی
مقصود قرب ہی مولانا فرماتے ہیں ؎ قرب تربیتی بہ بالا رفتن است ؛ بلکہ قرب از قید
ہستی رستن ست ؛ یعنی قرب اسکا نام نہیں ہی کہ نیچے سے اوپر کو چلے جاؤ بلکہ قرب یہ
ہی کہ قید ہستی سے چھوٹ جاؤ اسلیئے کہ اوپر جانا قرب جب ہوتا کہ خدا تعالیٰ کا مکان
اوپر ہوتا خدا تعالیٰ مکان سے پاک ہی پس اُسکا قرب یہی ہے کہ اپنی ہستی کو خدا کی
میں ملا دو اسی کو وصل کہتے ہیں بعض لوگ وصل کے خدا جانے کیا کیا معنی سمجھتے ہیں
وصل کے معنی اہل فن سے پوچھئے شیخ شیرازی فرماتے ہیں ؎ تعلق حجاب ست
و بے حاصلی ؛ چو پیوندھا بگسلی واصلی ؛ یعنی غیر کے ساتھ کے علاقے جب قطع کر دوگے
واصل ہو جاؤگے یہی تعلق حجاب ہے پس سجدہ کی غرض اپنی اس ہستی و تعلق کو
مٹانا اور ہستی کا مٹانا یہ نہیں ہی کہ سنکھیہ کھا کر مر رہو مطلب یہ ہے کہ دعویٰ اور
انانیت دماغ میں سے نکالو یہ سجدہ اُسی کا سامان ہی اس لئے کہ انسان اشرف
المخلوقات ہی اور پھر تمام اعضاء انسان کے اندر اشرف چہرہ ہی اسیواسطے چہرہ پر ماننا ہرام

ہے حکم ہے کہ مجرم کے بھی چہرہ پر مت مارو قتل کرنا جائز اور چہرہ پر مارنا ناجائز اس لئے
کہ چہرہ معظم ہے تو ایسے شریف عضو کو حکم ہے کہ ارذل الاشیاء کے ساتھ ملصق کردو یعنی
زمین کے ساتھ جو بہت سے وجوہ سے اور نیز باعتبار حیز کے پست ترین مخلوق ہے
تو یہ کاہے کی تعلیم ہے اسی کی تعلیم ہے کہ اپنے کو مٹادو اور ہستی کو کھودو کیونکہ تمہاری
ہستی تمہارا حجاب بن رہی ہے۔ حافظ شیرازی رح فرماتے ہیں ؎ میاں عاشق و
معشوق ہیچ حائل نیست ٭ تو خود حجاب خودی حافظ از میاں برخیز ٭ پس نماز کی یہ حکمت
ہے مگر جرمنی صاحب نے چونکہ ورزش اُسکی حکمت بیان کی ہے تو ہمارے بھائی اِس
تحقیق پر غش ہیں یاد رکھو شارع نے یہ حکمت نماز کی کہیں بیان نہیں کی اور جو چیز
شریعت میں نہیں ہے وہ سب ہیچ ہے گو اُس جرمنی کی زبان سے اتنا نکلنا بھی غنیمت
ہے لیکن اے بھائیو تمکو کیا ہو گیا کہ واسجد واقترب کے ہوتے ہوئے ایک جرمنی کافر
کی تحقیقات کو پسند ہی نہیں بلکہ اُسپر ناز کرتے ہو کیوں خواہ مخواہ گداگری کرتے
ہو تمہارے یہاں سب کچھ ہے آپ لوگوں کی وہ مثال ہے جیسے مولانا فرماتے ہیں ؎
یک سبد پُر نان ترا بر فرق سر ٭ تو ہمی جوئی لب نان در بدر ٭ تا بزانو ئی میان قعر آب ٭
وز عطش وز جوع گشتستی خراب ٭ اے صاحبو آپکے یہاں ساری دولتیں موجود ہیں
کیوں فقیروں سے مانگتے ہو کیوں جرمنیوں کی کاسہ لیسی کرتے ہو۔
الحاصل۔ اتفاق بھی ایسی ہی شے ہے کہ اہل یورپ کو للدنیا مطلوب ہے اور ہمکو للدین
مطلوب ہے مگر اُسکا ایک ضروری مسئلہ متفق علیہا ہونا تو ثابت ہو اب اس آیت
میں غور کیجئے کہ اس میں سے اس مسئلہ کے متعلق کیا تحقیق ہے اسکے لئے ایک چھوٹی
سی تمہید کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ ساری دنیا اتفاق اتفاق پکار رہی ہے مگر
اُسکے جو اسباب ہیں اُن سے بالکل ناواقفیت ہے بالکل اِسکی ایسی مثال ہے کہ
ایک شخص چھت پر جانا چاہتا ہے مگر زینہ سے نہیں جاتا اُوچک کر جانا چاہتا ہے
اور ایک جست لگاتا ہے اور گر پڑتا ہے اسی طرح پھر جست لگاتا ہے اور پھر گرتا ہے تو
یہ شخص چھت پر کیوں نہیں پہنچا اسلئے کہ جو طریق ہے جانیکا اُس سے نہیں گیا اُسنے

اس پر عمل نہیں کیا ۔ اطلبوا الارزاق من اسبابہا ۔ وادخلوا الابیات من ابوابہا ۔ اسواسطے شریعت نے اسکی اجازت نہیں دی کہ مطلقاً اسباب چھوڑ دو بلکہ اسکا حکم کیا ہو کہ جس شے کے جو اسباب پیدا کئے گئے ہیں اُسکو اُن ہی سے طلب کرو اُسپر بعضے لوگ خوش ہوئے ہونگے کہ اس سے تو وہی بات ثابت ہوئی جو اہل دنیا کا مطلب ہو یعنی تدبیر پرستی چنانچہ اسی بنار پر لوگ اہل اللہ پر ہنستے ہیں اور اُن کو احدیوں کی پلٹن اور گرانی کا سبب اور قوم پر بار قرار دیتے ہیں ایک شخص بزعم خود مفسر قرآن ہیں اور لوگ اُنکے ترجمہ پر فریفتہ ہیں اسلیئے کہ محاورہ کے موافق ہو صاحبو محاورہ کے موافق تو ہے لیکن قرآن کے موافق نہیں ہے ایسے ہی محاورہ کا شوق ہے تو چہار درویش اور حاتم طائی کی عبارت بہت ہی بامحاورہ ہے اور اگر یہ کہا جاوے کہ وہ تو قرآن نہیں ہو میں کہتا ہوں کہ وہ ترجمہ بھی بہت مقامات میں قرآن نہیں اسلیئے کہ ایسے ایسے مسائل نکالے ہیں کہ وہ قرآن کا مدلول نہیں ہو چنانچہ آیت ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل کی تفسیر میں حاشیہ پر لکھا ہے کہ یہ جو بعض لوگ دنیا کے تمام دھندے چھوڑ چھاڑ کر ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ رہتے ہیں اُنکو کیا حق حاصل ہے کہ قوم کی آمدنی کھائیں جب کچھ حق نہیں تو باطل ہو اور باطل ہو تو اس آیت سے حرام ہے لوگ اس استدلال پر فریفتہ ہیں مرے جاتے ہیں میں اس استدلال کی حقیقت کھولتا ہوں کہ یہ جو باطل جسکا ترجمہ ناحق ہو اس ناحق میں جو حق ہو اس سے کیا مراد ہو حق واجب یا جائز اگر حق واجب مراد ہو تو ہم مفسر صاحب سے پوچھتے ہیں کہ تم کو کیا حق حاصل ہے کہ ایک کتاب تصنیف کر دی اور سرکار سے ہزار روپیہ انعام کے لیئے کیا سرکار پر یہ حق واجب ہے اور ان مفسر صاحب کو کوئی ہدیتہً روپیہ دے تو اس کے قبول کرنیکا انکو کیا حق حاصل ہے خوب یاد رکھو کہ اس ناحق میں حق سے مراد حق جائز ہے پس ترجمہ آیت کا یہ ہو کہ تم آپس میں ایک دوسرے کا مال بدون حق جائز کے مت کھاؤ پس جس شے کا لینا جائز نہو وہ مت کھاؤ اور اگر محبت سے کوئی کچھ دے تو یہ ناجائز نہیں مفسر صاحب نے حق سے مراد حق واجب لیکر اپنے اوپر بھی سینکڑوں اعتراض لیلیئے ۔ غرض یہ حضرات اہل توکل کی تحقیر اسی ترک اسباب پر کرتے ہیں تو شاید میرا اس

کہنے سے کہ اسباب سے مسببات کو حاصل کرو ان معترضین کو اپنی تائید کا شبہ ہوا ہوگا خوب سمجھ لو کہ ترک اسباب میں تفصیل ہے جو عنقریب آتی ہے لیکن نہ جاننے ہی سے یہ شبہ پیدا ہوا کہ متوکلین نے پھر اسباب کو کیوں چھوڑا جبکہ تم کہتے ہو کہ شریعت نے ترک اسباب کی اجازت نہیں دی سو خوب سمجھ لو کہ یہ اعتراض ناتمام علم سے پیدا ہوا ہے جیسے ایک حکیم جی تھے اُنکے ایک صاحبزادہ بھی تھے مگر تھے عقل سے کورے اُنکو حکیم صاحب نے طب پڑہائی اور مطب میں بھی وہ ساتھ رہتے تھے حکیم جی ایک مریض کو دیکھنے گئے نبض دیکھکر کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ تم نے نارنگی کھائی ہے جس سے تمہاری حالت کل کے اعتبار سے بگڑی ہوئی ہے مریض نے اقرار کیا صاحبزادہ صاحب کو حیرت ہوئی کہ ابا جان نے یہ کیسے پہچانا کہ نارنگی کھائی ہے جب وہاں سے آئے تو پوچھا حکیم صاحب نے کہا کہ بھائی قرائن اور علامات اور نبض سے اتنا تو معلوم ہو گیا تھا کہ کسی بارد شی کا استعمال کیا ہے چارپائی کے نیچے نارنگی کے چھلکے پڑے تھے اس سے اُسکی تعیین بھی ہو گئی اب صاحبزادہ صاحب کو ایک قاعدہ ہاتھ آگیا کہ جو چیز چارپائی کے نیچے پڑی ہوئی ہوتی ہے مریض اُسیکو کھا کر بیمار ہو جاتا ہے بڑے حکیم نے تو رحلت فرمائی اب چھوٹے حکیم جی کا دور دورہ ہوا ایک مریض کی شامت آئی اُنکو بلایا اس کو دیکھنے گئے نبض دیکھی چارپائی کے نیچے جھانکے وہاں نمدہ پڑا ہوا تھا کہنے لگے کہ ہمکو معلوم ہو گیا کہ تمہاری جو یہ حالت ہے اُسکا ایک خاص سبب ہے وہ یہ کہ تمنے نمدہ کھایا ہے سب لوگ ہنس پڑے کہ نمدہ بھی کوئی کھایا کرتا ہے اور حکیم جی کو نکلوا دیا سچ ہے نیم مُلّا خطرۂ ایمان نیم حکیم خطرۂ جان بس ایسے ہی ہمارے معترضین ہیں کہ جب سُنا کہ شریعت نے ترک اسباب سے منع کیا ہے علم تو تھا نہیں تمام اسباب کو اُس میں داخل کر کے متوکلین اور تارکین اسباب پر ایک اعتراض جڑ دیا خوب سمجھ لو کہ اسباب کی تین قسمیں ہیں اسباب قطعیہ ظنیہ وہمیہ سبب قطعی کسی شے کا تو وہ ہے کہ عادۃً وہ اُس شے کا موقوف علیہ ہے اگر وہ سبب نہو تو اُس شے کا تحقیق بھی نہو جیسے کھانا کھانا پیٹ بھرنے کے لئے پانی پینا سیرابی کے واسطے سو رہنا آرام کیواسطے ان اسباب کو چھوڑنا تو حرام ہے اگر کوئی چھوڑ دے اور اسی میں مر رہے تو حرام موت مرے گا حتی کہ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اہل

توکل بھی خلوت میں ایسی جگہ نہ بیٹھے جہاں کسی کا نہ گذر ہو اور نہ کسی کو اسکے حال کی اطلاع ہو
دوسرے اسباب وہمیہ ہیں وہ یہ ہیں کہ مسبب کے اُن پر مرتب ہونیکا بہت بعید احتمال ہو
جیسے کوئی خیالات پکاوے کہ میں تحصیلدار ہوجاؤنگا پھر ڈپٹی کلکٹر ہونگا بہت سی میری
اولاد ہوجاینگی جب زیادہ مال ہوگا تمام ضلع مظفر نگر کو خریدونگا غرض جہاں جہاں
تک ذہن پہنچایا اسی طرح تجارت میں بعید بعید صورتیں سوچے اور اُنکے اسباب میں مشغول
ہو ایسے اسباب وہمیہ واجب الترک ہیں اسکو دنیا کے اندر کھپ جانا کہتے ہیں تیسرے
اسباب ظنیہ ہیں کہ مسبب اُن پر غالباً مرتب ہوجاتا ہے اور کبھی بلا اُن اسباب
کے بھی وہ مسبب حاصل ہوجاتا ہے جیسے تجارت سے بضرورت کے موافق روپیہ ملنا
زراعت سے غلہ حاصل ہونا کہ مسبب ان پر اکثر تو مرتب ہوتا ہی اور کبھی نہیں بھی ہوتا اور
کبھی بلا ان اسباب کے بھی مسبب حاصل ہوجاتا ہے چنانچہ ہم مشاہدہ کرتے ہیں کہ جو لوگ ان
اسباب میں مشغول نہیں ہیں اُن کو بھی یہ چیزیں ملتی ہیں پس ان اسباب ظنیہ کے ترک
کو اصطلاح میں توکل کہتے ہیں اور اس میں تفصیل یہ ہے کہ ضعیف النفس کے لئے جائز
نہیں اور قوی النفس کے لئے جائز بلکہ مستحسن و مستحب ہے لیکن اس نیت سے توکل جائز
نہیں کہ یہ بھی ایک طریق ہے روپیہ ملنے کا جیسے ایک شخص کی حکایت ہے کہ مولوی صاحب
سے وعظ میں سن لیا کہ جو خدا پر توکل کرے اللہ تعالیٰ اُسکو ضرور رزق پہونچاتے
ہیں اور یہ بھی اُسنے سُنا تھا کہ ایسی جگہ بیٹھنا جائز نہیں جہاں کسی کا گذر نہو جنگل
میں جا کر ایک کنوے کے قریب آپ جا بیٹھے اور منتظر رہے کہ اب میرے واسطے خوان
لگ کر آویگا چنانچہ دو تین روز گذر گئے اتفاق سے اُدھر سے کسی کا گذر بھی نہ ہوا
کئی روز کے بعد ایک مسافر آیا سمجھا کہ مجھے بھی کچھ دیگا اُس مسافر نے اسکی طرف توپشت
کی اور (حسب عادت) راستہ کیطرف منہ کیا کہ آتے جاتے کو دیکھیں گے اور روٹی کھا کر
چلا گیا اسکی اُسکو خبر بھی نہ ہوئی اسی طرح ایک اور آیا وہ بھی اسیطرح بیٹھ کر اور کھا کر
چلا گیا اُس نے اپنے جی میں کہا کہ یہ تو بُری رسم نکلی ہے تیسرا آیا تو آپ فرماتے ہیں
اھون اھون (صورت ہی جو حکایت ہی کھنکارنے کی) اُسنے جو مڑ کر دیکھا کہ ایک آدمی فاقہ سے

ضعیف نحیف ہوکر پڑا ہے اسکو رحم آیا اُسنے بلاکر اُسکو روٹی کھلائی خوش خوش مولوی صاحب کے پاس گئے اور کہنے لگے کہ مولوی صاحب توکل برحق مگر آپ نے تعلیم میں کسر رکھی اتنی بات رکھہ لی یہ نہ کہا کہ کہنکارنا بھی پڑتا ہے۔ تو بعضے آدمی ہاتھ پاؤں توڑ کر اسلئے بھی بیٹھ جاتے ہیں کہ میاں بے فکری سے کہانے کو ملیگا چین سے رہینگے کچھ کرنا نہ پڑیگا تو کوئی قابل قدر نہیں خدا کے نزدیک بھی اسکی کوئی قدر نہیں کمال نہیں حضرت سلطان ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ کی حکایت لکھی ہے کہ جب بلخ کی سلطنت چھوڑ کر نکلے ہیں تو اول ہی دن ایک جنگل میں پہونچے وہاں شام ہوگئی ایک مقام پر لیٹ رہے بھوکے پیاسے تھے اور قریب ہی ایک اور درویش بھی رہتا تھا شب کے وقت اُن کے واسطے غیب سے ایک خوان آیا کہ کھانوں کی خوشبو سے تمام جنگل مہک اُٹھا اور اُس درویش کیواسطے دو روٹی جو کی آیا کرتی تھیں حسب معمول وہی آئی وہ درویش یہ دیکھکر جل گیا اور حق تعالیٰ کی جناب میں عرض کیا کہ مجھے تو یہاں پڑے ہوئے اتنے سال ہوگئے میرے واسطے تو یہی جو کی روٹی ہی آج تک ترقی نہوئی اور یہ آج ہی آیا اس کے واسطے ایسے کھانے بھیجے ہاتف کے ذریعہ سے ندا آئی کہ یاد کر تو کون تھا اور اس کو دیکھہ یہ کون ہے تو ایک گھس کھدا تھا اس قابل بھی نہ تھا پہلے صبح سے شام تک مصیبت بھرتا تھا اب بے مشقت اُس سے زیادہ ملتا ہی غنیمت نہیں سمجھتا اگر پسند نہیں فلاں درخت کے نیچے تیرا کھرپہ جالی رکھا ہے نکل اور گھاس کھودنا شروع کر غرض توکل میں تو نے کون کمال کیا کمال تو اُس شخص کا ہے کہ سلطنت اور حشم خدم کو ہمارے واسطے اس نے چھوڑ دیا بہر حال اگر تجھکو سیدہی طرح کھانا ہے کھا ورنہ کھرپہ جالی تیرا رکھا ہے جا اور سنبھال سُنکر لرز گیا اور بہت توبہ استغفار کی بس روٹیوں کے واسطے گوشہ اختیار کرنا توکل نہیں شیخ شیرازی فرماتے ہیں ؎

نان از برائے کنج عبادت گرفتہ اند ۔۔۔ صاحبدلاں نہ کنج عبادت برائے نان

یعنی روٹی اسواسطے لیتے ہیں کہ اللہ اللہ کریں نہ کہ اللہ اللہ اسلئے کریں کہ روٹی ملے یہ خداع اور مکاری ہی کہ جسکی نسبت مولانا فرماتے ہیں ؎ گہہ گہے آہے دروغے میزنی پئ از برائے

مسکہ دوغ میزنی ٭ خلق راگیرم کہ بفریبی تمام ٭ در غلط اندازی تا ہر خاص وعام ٭ کار ہا باخلق آری جملہ راست ٭ باخدا تزویر وحیلہ کے رواست ٭ کار ہا اور است باید داشتن رایت اخلاص وصدق افراشتن ٭ خلاصہ یہ ہو کہ جس ترک اسباب کی شریعت میں ممانعت ہے وہ اسباب قطعیہ ہیں اُنکا چھوڑنا حرام ہے اور اسباب وہمیہ کا ترک خود مامور بہ ہے اور اسباب ظنیہ میں یہ تفصیل ہے جو ابھی عرض کی گئی۔ اور یہ سب تفصیل مسببات دنیویہ کے متعلق ہے اور جو مسببات دینیہ ہیں چونکہ وہ مطلقاً محمود ومطلوب ہیں اُنکے اسباب ہر درجے میں محمود ہونگے بشرطیکہ کسی ضروری امر میں خلل نہو پس اتفاق جو ایک شئے ہے اُسکے لئے بھی کوئی سبب ضرور ہے اور چونکہ وہ محمود ہے اُسکے اسباب بھی قابل اہتمام ہونگے سو اس سبب کی ہمارے عقلاء نے تحقیق نہیں کی بلکہ جو اُسکے اسباب نہیں ہیں اُنکو سبب قرار دیا اسی لئے اتفاق متحقق نہیں ہوتا پس یہ امر مبحوث فیہ اور قابل تفحص ہوا کہ سبب اتفاق کا کیا ہوتا کہ اُسکو اختیار کرنے سے اتفاق پیدا ہو سو اسکی تفحص میں ہمکو بفضلہ تعالیٰ دریوزہ گری کی ضرورت نہیں ہمارے پاس تو قرآن ہی اُس میں اُسکے متعلق ارشاد ہے ہو الذی ایدک بنصرہ و بالمومنین والف بین قلوبہم لو انفقت ما فی الارض جمیعا ما الفت بین قلوبہم ولکن اللہ الف بینہم ان اللہ عزیز حکیم یعنی خدا تعالیٰ کی وہ شان ہے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ اُس نے اپنی مدد اور مومنین کے ساتھ آپ کو قوت دی۔ اور ان کے دلوں میں باہم الفت ڈالدی اگر آپ روئے زمین کا تمام مال خرچ کرتے تو آپ ان کے قلوب میں الفت نہ ڈال سکتے لیکن اللہ ہی نے ان کے درمیان الفت ڈالدی بیشک اللہ غالب حکمت والا ہے۔ دیکھئے جہاں حضور جیسے مدبر عاقل حکیم دور اندیش ہوں کہ جن کی عقل کے کامل ہونے پر تمام جہان کا اتفاق اور تدبیر یہ کہ تمام روئے زمین کے خزانے اتفاق کے لئے خرچ کریں اور نتیجہ کیا ہے ما الفت بین قلوبہم۔ اس سے کیا پتہ لگتا ہی۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسباب ظاہرہ جیسے کوئی فنڈ اسلامی بنانا لکچر دینا رسالوں میں مضامین اتفاق کے شائع کرنا اِس سے اتفاق پیدا نہیں ہوتا ولکن اللہ الف بینہم سے معلوم

ہوتا ہے کہ مدار اتفاق کا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ دلوں میں الفت پیدا کر دیتے ہیں۔ آپ مجھکو
چاہیں میں آپ کو چاہوں ہر ایک دوسرے کے نزدیک محبوب ہو۔ اب یہ بات رہی کہ
وہ الفت اور محبت خدا تعالیٰ کس طرح سے پیدا کر دیتے ہیں اس کا سبب کیا ہے۔ یہ بھی
حق تعالیٰ ہی سے پوچھو۔ چنانچہ اس محبت پیدا کرنے کے واسطے اس آیت میں ارشاد فرمایا
ہے جو میں نے اول تلاوت کی ہے اور تبرکاً و تذکیراً پھر اسکا اعادہ کرتا ہوں ان الذین
اٰمنوا وعملوا الصلحت سیجعل لهم الرحمٰن ودا یعنی ایمان اور عمل صالح سے حق تعالیٰ ان لوگوں
کی محبت یعنی محبوبیت پیدا کر دیتے ہیں اب اہل علم کی سمجھ میں آیا ہوگا کہ میں نے ودّ
کو مصدر مبنی للمفعول کیوں لیا۔ حاصل آیت کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان اور عمل صالح
کی یہ خاصیت بیان فرمائی ہے۔ کہ اسکے اختیار کرنے والے قلوب میں محبوب ہو جاتے ہیں
پس جبکہ ایک جماعت کی جماعت ایمان اور عمل صالح اختیار کرینگے تو ان میں ایسا اتفاق
پیدا ہوگا کہ کبھی نہ جائے گا "لا یزال ولم یزل" ہو جائیگا۔ پس سبب اصلی اتفاق کا ایمان اور
عمل صالح ٹھیرا اب فرمائیے۔ کہ دنیا میں کتنے عاقل ہیں جنہوں نے یہ راز سمجھا ہو۔ ہاں اتفاق
اتفاق سب گاتے ہیں میں تو یہ کہتا ہوں کہ اتفاق کا نام بھی نہ لو مگر ایمان اور عمل صالح اختیار
کر لیجئے۔ اتفاق آپ کی لونڈی ہے دست بستہ وہ آپ کے سامنے آکر کھڑی ہو جائیگی
آپکو اس کی ضرورت نہیں کہ آپ لکچر دیں یا مضمون لکھیں اور پھر اتفاق ہی ایسا ہوگا
کہ مرنے تک اور مرنے کے بعد جنت میں بھی نہ جائے گا۔ اور دعوے سے کہا جاتا ہے۔ کہ یہ بھی
ہے وہ محبت جو قایم رہنے والی ہے۔ باقی محبتیں سب زائل ہونے والے ہیں۔ میں اُس کا
نمونہ دکھلاتا ہوں۔ دیکھئے پیر سے جو محبت ہوتی ہے۔ وہ کیسی ہوتی ہے کہ کبھی نہیں جاتی
اگر کسی امرد سے محبت ہو گئی ہے تو وہ جب ہی تک ہے جب تک اُس کے چہرے پر ڈاڑھی
نہ آجاوے یا جھریاں نہ پڑیں ؎

ایں زعشق است آنکہ در مردم بود	ایں فساد از خوردن گندم بود
عشق بامردہ نباشد پائدار	عشق را باحی و قیوم دار
عشق ہائے کز پئے رنگے بود	عشق نبود عاقبت ننگے بود

عاشقی با مردگاں پائندہ نیست زانکہ مردہ سوئے ما آئندہ نیست

اور پیر کے ساتھ جو عشق ہے۔ اس کی کیفیت سُنیئے۔ کہ پیر صاحب پر تو روز بروز بڑھاپا آتا جاتا ہے اور ان کا ان پر عشق بڑھتا جاتا ہے ؎

خود قوی تر مے شود خمر کہن خاصہ آں خمرے کہ باشد من لدن

آخر پیر میں کیا شے ہے۔ کہ اس سے ایسی محبت ہو جاتی ہے۔ کہ اگر وہ جان بھی مانگے۔ اس سے بھی انکار نہیں۔ اسکا کیا سبب ہے۔ اسکا سبب وہی ایمان اور عمل صالح ہے چونکہ اس ایمان اور عمل صالح سے یہ اعتقاد ہے۔ کہ یہ حق تعالیٰ کا مقرب ہے اسلئے طبعاً اسکی محبت ہوتی ہے حتیٰ کہ بعض اوقات پیر اس سے ناخوش بھی ہوتا ہے مارتا بھی ہے کبھی کبھی نکال بھی دیتا ہے اور طرح طرح کی خدمتیں لیتا ہے مگر ان کی کیفیت یہ ہے کہ بچھے جاتے ہیں مرے جاتے ہیں۔ یہ نمونہ آنکھوں سے دیکھ لیجئے۔ اب موجود ہے۔ حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید بیان کرتے تھے کہ حضرت ایک مرتبہ حرم میں تشریف رکھتے تھے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ دوسرے کو مار رہا ہے۔ ہم لوگ سمجھتے تھے۔ یہ کوئی نوکر ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ یہ پیر مرید ہیں اور فرمایا دیکھو پیر ایسے ہوتے ہیں۔ کبھی ہمنے بھی تم لوگوں کو مارا ہے واقعی حضرت کو اس قدر رحمت اور شفقت تھی کہ کہیں نہ دیکھی نہ سُنی ؎ ہمنے الفت کی نگاہیں دیکھیں + جانیں کیا چشم غضبناک کو ہم ہیں نے حضرت کو دیکھا ہے کہ اپنے مریدوں کیساتھ وہ برتاؤ فرماتے تھے جیسا کہ لوگ اپنے پیروں کیساتھ کرتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ حضرت سے فیض زیادہ ہوا خیر یہ تو حضرت کی خاص حالت تھی مگر مقصود اسوقت مجکو ان حضرت پیر کے قصہ سے استدلال کرنا ہے کہ وہ مرید بڑی خوشی سے پٹ رہا تھا جو بدون محبت کامل کے اپنے اختیار سے کوئی انسان اسکو گوارا نہیں کرسکتا اور اس محبت کا منشا صرف یہی امر ہے کہ اس کو اللہ والا و بلفظ دیگر کامل الایمان۔ کامل العمل سمجھتے ہیں حضرتؒ فرماتے تھے۔ کہ ایک مولوی صاحب فرماتے تھے کہ خدا جانے یہ فقیر کیا گھول کر پلا دیتے ہیں۔ ہم طالب علموں کو کھلاتے ہیں پہناتے ہیں سبق پڑھاتے ہیں کتاب اپنے پاس سے دیتے ہیں۔ انکے تمام ناز نخرے اُٹھاتے ہیں اور جب پڑھ لکھ کر چلے جاتے ہیں تو کوئی پوچھتا بھی نہیں اور ان فقیروں کے پاس جو آتا ہے منہ سے بولتے تک نہیں وہ خانقاہ میں پڑے

ہیں اور ان کو خبر بھی نہیں ہے کبھی شاہ صاحب ہنس پڑے تو عید آگئی جیسے کسی عورت کو اس کا
خاوند منہ نہ لگاتا تھا۔ ایک روز اس نے گاجر کھا کر پیندی عورت کے ماردی تو اُس نے اپنی ماں
کو کسی کے ہاتھ کہلا کر بھیجا کہ کھائی تھی گاجر ماری تھی پیندی اماں سے کہنا کہ کچھ کچھ سہاگ
بھوڑا ہے (آیا ہے) ایسے ہی یہ مرید صاحب بھی پیر صاحب کے ہنسنے سے پھولے نہیں سماتے
برسوں کے بعد اگر کچھ بتلا دیا تو بہت ہی خوش ہیں حالانکہ پیر صاحب پر کونسی محنت پڑی
ذرا زبان ہلا دی۔ ساری محنت مرید ہی کرتا ہے پھر حالت یہ ہے کہ نہ اُس کے کھانے کی خبر نہ
پینے کی خبر اور خدمتیں کرو وہ علیحدہ اور اگر پیر صاحب کے یہاں بھینس بھی ہے تو سانی کرو چارہ
لاؤ بھینس کو چراؤ دودھ نکالو اور جب چاہیں بھینس کی وجہ سے مرید کو نکال دیں
جب چاہیں ماریں مگر وہ ہے کہ ٹلتا ہی نہیں زندگی تک تو یہ حال رہتا ہے اور جب پیر صاحب
مرگئے بیوی بچوں کو چھوڑ ان کی قبر کا مجاور ہو گیا غرض خدا جانے کیا پلا دیتے ہیں
کہ سر بشیں ہو کر لپٹ جاتا ہے۔ حضرت ان کے پاس ایک مقناطیس ہے وہ اس سے جذب
کرتے ہیں وہ کیا ہے وہی خدا تعالیٰ کی اطاعت شیخ شیرازی فرماتے ہیں ؎

تو ہم گردن از حکم داور مپیچ　　　　که گردن نه پیچد ز حکم تو ہیچ

مولانا رومی فرماتے ہیں ؎ ہر کہ ترسید از حق و تقوی گزید ترسد از وے جن و انس و ہر کہ دید
یہ خوف اور محبت کا جمع ہونا بھی نہایت عجیب و غریب ہے۔ دیکھیے اس قسم کے نمونے موجود ہیں۔ کہ
مدار محبوبیت کا ایمان اور عمل صالح ہی ہے۔ اب مجھے اپنے اس دعوے پر دلائل کی ضرورت نہیں
اسلئے کہ جبکہ میں مشاہدہ کرا رہا ہوں تو دلیل کی اب کیا ضرورت رہی۔ مگر تبرعاً اس کی وجہ بھی
بتاتا ہوں کہ ایمان و عمل صالح کی وجہ سے محبت کیوں ہوتی ہے اصل وجہ تو یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ
نے اسمیں خاصیت ہی یہ رکھدی ہے۔ جیسے بعض دوائیں بالخاصہ موثر ہوتی ہیں ایسے ہی یہ بھی
ہے لیکن یہ زمانہ ہے تحقیقات کا اس لئے اسپر اکتفا نہ کیا جاویگا اسلئے میں اسکی دو وجہ بیان
کرتا ہوں ایک تو راز ظاہری اور ایک باطنی۔ باطنی کو اول بیان کرتا ہوں حدیث شریف
میں آیا ہے کہ جب بندہ اللہ کی اطاعت کرتا ہے تو حقتعالیٰ اُس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور
جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوتا ہے کہ تمام ملائکہ میں پکار دو کہ فلاں بندہ سے ہم کو محبت ہے تم بھی

اُسکو دوست رکھو پھر حکم ہوتا ہے کہ دُنیا میں بھی پکار دو اگر کوئی کہے کہ ہمکو کسی کی نسبت بھی اعلان نہیں سُنئے بات یہ ہے کہ فرشتوں کا اعلان قلوب میں ہوتا ہے اور وہ یہی کہ اسکی محبت قلوب میں پڑجاتی ہے۔ چنانچہ زمین میں یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ فیوضع له القبول فی الارض پس وہ سب کی نظروں میں مقبول ہوتا ہے اسکے بعد حضورؐ نے استشہاد میں یہ آیت پڑھی ان الذین اٰمنوا وعملوا الصٰلحٰت سیجعل لهم الرحمٰن ودا حضورؐ کا یہ آیت پڑھنا صریح دال ہے اسپر کہ ودًّا یہاں پر مصدر مبنی للمفعول ہے اور میرا اس مضمون کو اس آیت سے استنباط کرنا صحیح ہے دوسرا راز باطنی یہ ہے کہ محل محبت کا قلب ہے اور قلوب حق تعالیٰ کے قبضہ میں ہے جب وہ قلوب میں کسی کی محبت پیدا کرنا چاہیں گے۔ بالاضطرار اس کے سامنے جُھک جانا ہی پڑیگا۔ اس کے سامنے پھر کسی کا حوصلہ نہیں ہے کہ ٹیڑھا چلے۔ ایک مقام پر ایک بزرگ سے کوئی شخص اُلجھا دونوں طرف خشک جواب ہوئے ان بزرگ کے پاس سے وہ شخص پچاس قدم بھی نہ گیا ہوگا کہ دل میں ایک چوٹ سی لگی اور قدم آگے نہ بڑھا اور واپس آکر ہاتھ جوڑے کہ خدا کیواسطے میرا قصور معاف کردو۔ اور یہ کہا کہ خدا جانے مجکو کیا ہوگیا کہ میں قدم آگے بڑھاتا تھا۔ اور پیچھے کو ہٹتا تھا وہ بات کیا تھی یہ نہیں کہ اُن بزرگ نے کچھ تصرف کیا ہو۔ بلکہ اس پر ایک سرکاری پیادہ مسلط ہوگیا اور کشاں کشاں اس کو پکڑ لایا غرض ان بزرگ نے جب قصور معاف کیا اُس وقت وہ گیا اس سے معلوم ہوا کہ قلب میں کوئی بات خدا تعالیٰ پیدا کردیتے ہیں غرض راز باطنی تو اس کا یہ ہے اور راز ظاہری یہ ہے کہ محبت کے کل تین سبب ہوا کرتے ہیں۔ نوال۔ کمال۔ جمال۔ کبھی نوال یعنی عطا و احسان سبب محبت کا ہوتا ہے۔ چنانچہ محسن سے اسی بنا پر محبت ہوتی ہے اور عطا ہی میں یہ بھی داخل ہے کہ کسی کی خطا معاف کردی جاوے یا کسی کا کام کردیا جاوے۔ کسی کی بیہودگی پر درگذر کی جائے۔ کبھی کمال کی وجہ سے محبت ہوتی ہے خواہ علمی ہو یا عملی یا اخلاقی مثلاً اہل علم سے محبت اسی واسطے ہوتی ہے کہ ان میں کمال علم ہے اگرچہ اس کے علم سے اپنے کو بھی نفع نہو اور جیسے حاتم کی سخاوت سُنکر اسکی طرف ایک میلان ہوتا ہے اور جیسے رستم سے اسی واسطے محبت ہے کہ اسمیں شجاعت کا کمال ہے۔ مجھکو یاد ہے کہ بچپن میں اردو شاہنامہ دیکھا کرتا تھا جب کسی لڑائی کا قصہ آتا تو جی سے

تمنّا ہوتی تھی کہ خدا کرے یہ لکھا ہو کہ رستم جیت گیا۔ حالانکہ اگر وہ جیت گیا یا ہار جاوے تو ہم کو کیا نفع ہے مگر اسکے کمال کی وجہ سے کان اس بات کو نہیں سُن سکتے تھے کہ ہار گیا۔ تو اسکی وجہ یہی ہے کہ اس کے اندر شجاعت کا کمال تھا۔ اس زمانہ میں جو بہت سے واقعات لڑائی کے ہوئے تو مسلمانوں کے غلبہ کو سُنکر مسلمانوں کا دل تو خوش ہوتا ہی تھا مگر بہت سے ہنود کو بھی دیکھا کہ وہ ان کے غلبہ کو سُنکر خوش ہوتے تھے۔ اس کا سبب بھی وہ ہی محبت ہی ترکوں سے بسبب ان کے کمال شجاعت کے اور اسکے علاوہ ایک سبب ترکوں سے محبت کا انکی مظلومیت بھی تھی کہ یہ بھی کمال میں داخل ہی اسلیئے کمال یہ ہی کہ کسی پر ظلم نکرے اور جب اُسپر ظلم ہو تو مستقل رہے تیسرا سبب محبت کا جمال ہوتا ہی جیسے کوئی حسین جمیل ہی اس سے بالطبع محبت ہوتی ہی لیکن اسکے ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ گورے چٹے کو جمیل نہیں کہتے یہ تو پوست پرستوں کا مذہب ہے۔ کہ ان کے یہاں محبت جمال صورت ہی سے ہی عقلا کے نزدیک اصلی جمال یہ ہے کہ اخلاق میں تناسب و اعتدال ہو اور اسی سے کشش ہوتی ہے قلوب کو اگر اس کے ساتھ صورت بھی کچھ اچھی ہو تو بہت ہی کچھ کشش ہوتی ہی یہ ہیں طبعی اسباب محبت کے اب دیکھئے مطیعان شریعت میں یہ امور کس درجے کے ہوتے ہیں کیونکہ خود تعلیم شریعت ہی ان کی جامع ہے چنانچہ نوال کی تو یہ کیفیت ہی۔ کہ ایثار جود۔ کرم۔ عطا۔ انسان ہی کے ساتھ نہیں بلکہ جانوروں تک کے ساتھ کرنے کا حکم فرمایا ہی جو ہمدردی شریعت نے تعلیم کی ہے کیا کوئی اس کا مقابلہ کرسکتا ہی اور اس پر ممکن ہے کہ کوئی ایسا شخص جو سانپ وغیرہ کو بھی نہیں مارتا یہ کہے کہ شریعت نے تو موذی جانوروں کے مارنے کا حکم دیا ہی۔ یہ کیا ہمدردی ہے اور ہم تو موذی جانوروں کو بھی نہیں ستاتے صاحبو ہر شے کا ایک مصرف ہی رحم اور ہمدردی کا بھی موقع ہی اگر اس موقع پر کیجائیگی تو مدح کے قابل ہوگی ورنہ ہمدردی نہوگی دیکھو پیار محبت بہت اچھی شے ہی۔ مگر کس کے ساتھ اپنے بچوں کیساتھ بیوی کیساتھ اگر کوئی بیہودہ معمول کرلے کہ جب گھر آیا کرے اماں جان کو پیار کیا کرے تو اُسکو سب مسخرہ اور بیوقوف اور بے ادب کہیں گے۔ اسی طرح مثلاً باپ کو برخوردار نورچشم لکھنے لگے تو معیوب ہوگا۔ غرض ہر شے کے اندر اعتدال ہونا چاہیئے۔ ورنہ پھر وہ اپنی حد سے نکل کر اپنی ضد میں جا پہنچتی ہی بقول اہل تحقیق

الشئ اذا خرج عن حدہ تحول نقیضہ مثلاً ترحم ہی ہے اس میں اگر اعتدال نہ ہوا مثلاً چوہوں کو نہیں مارا تو اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے آدمیوں کو مارا کیونکہ وہ آدمیوں کو تکلیف دینگے کیا اچھا رحم ہوا کہ چوہوں پر تو رحم کیا اور اپنی بنی نوع کا نقصان کیا۔ اسلام نے اخلاق کی تعدیل کی ہے۔ یہ تو نوال میں گفتگو تھی۔ اب کمال کو لیجئے۔ بڑا کمال علم ہے شریعت میں اسکے حاصل کرنے کی بہت ہی تاکید ہے۔ سخاوت اور شجاعت بھی کمال ہیں شریعت نے ان دونوں کا بھی ایسا اہتمام کیا ہے کہ کوئی اسکی نظیر نہیں دکھلا سکتا۔ اب رہگیا جمال تو اس کا مدار ہے اخلاق پر اسلیئے کہ اخلاق جمیلہ میں جو کشش ہے حسن صورت میں اسقدر نہیں ہے اگر کسی میں اخلاق جمیل ہوں اگرچہ ترکیب اعضا کے قاعدے سے عرفاً حسین نہو مگر اسکے اندر ایک دلربائی چہرہ پر حلاوت اور نور ایسا ہوتا ہے کہ بڑے بڑے حسینوں میں وہ بات نہیں ہوتی۔ بازاری عورتیں اپنے کو بہت بناتی ہیں مگر چونکہ اخلاق ذمیمہ ان کے اندر ہوتے ہیں اسلیئے چہرہ پر پھٹکار برستی ہے بھولاپن نہیں ہوتا۔ بخلاف عفیف عورتوں کے کہ کیسی ہی میلی کچیلی کالی کولی ہوں مگر ان کے اوپر ایک نور اور کشش ہوتی ہے سو اعمال صالحہ میں یہ خاصیت بھی ہے کہ جمال بڑھ جاتا ہے حق تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔ سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود مولانا فرماتے ہیں ؎ نور حق ظاہر بود اندر ولی + نیک بیں باشی اگر اہل دلی۔
کسی نے خوب ترجمہ کیا ہے ؎ مرد حقانی کی پیشانی کا نور + کب چھپا رہتا ہے پیش ذی شعور اور اگر کسی کا ذہن اتنا عمیق نہو اور غایت بلاہتہ سے وہ حسن متعارف ہی میں جمال کو منحصر سمجھتا ہو تب بھی ظاہر ہے کہ محبوبیت کاملہ کیلئے اس کا مدار ہونا مشروط ہوگا اس حسین الصورت کے حسین السیرت ہونے پر جس سے پھر اصل مدار بنیہ ایمان وعمل صالح ہی کے لئے ثابت رہی ورنہ اگر اسکی سیرت اچھی نہوئی تو بعض کو اس سے محبت ہی نہ ہوگی اور اگر کسیکو ہوگی۔ کامل نہ ہوگی یعنی ضعیف ہوگی یا جلدی زائل ہو جاویگی یعنی جب یہ حسن جاتا رہیگا تو محبوبیت بھی جاتی رہیگی اور حسن سیرت پر جو محبوبیت ہوگی وہ مدت العمر باقی رہیگی علاوہ اسکے اگر اس سے بھی قطع نظر کیجاوے تب بھی محبوبیت کیلئے مجموعہ اسباب کا جمع ہونا ضروری نہیں اگر مومن وعامل صالحات میں جمال بھی نہو تب بھی دوسرے اسباب تو قوت کیساتھ موجود

ہیں وہ بھی محبوبیت کیلئے کافی ہیں اور اگر کسی کافر میں محبوبیت پائی جاوے تو اگر وہ اخلاق اسلامی میں سے کسی خلق کے پائے جانے سے ہے تب تو اسکا سبب وہی عمل صالح ٹھیرا باقی یہ بات کہ پھر مومن کی کیا تخصیص ہوئی اسکی تحقیق یہ ہے کہ وہ خلق بھی غیر مومن میں اس کمال کے ساتھ ہرگز نہ پایا جاویگا جیسا مومن میں کیونکہ مومن میں اسکا مقتضی مضبوط ہوگا یعنی ابتغاء مرضات حق جس میں تغیر و تبدل نہیں ہوتا بخلاف کافر کے کہ اسکا جو منشا ہوگا وہ متبدل ہوگا اور اسکے تبدل سے وہ خلق متبدل ہوسکتا ہے پس کمال محبوبیت مومن ہی میں رہی اور اگر اخلاق کے علاوہ اور کوئی امر ہے جیسے حسن صورت وغیرہ تو وہ عام محبوبیت کا سبب ہوگا چنانچہ مسلم و مشہور ہے معشوق من است آنکہ بہ نزدیک تو زشت ست۔ بخلاف اسباب تعلیم فرمودہ شریعت کے کہ اس میں یہ اثر عام ہے البتہ جس کے مدرکات ہی ٹھیک نہ رہے ہوں یا اسکی کوئی غرض فوت ہوتی ہو اسکا اعتبار ہی نہیں یہ مضمون آئندہ مقصوداً بھی آتا ہے اور لیجئے ایک سبب محبت کا خوش معاملگی و خوبی معاشرت ہے جو مفہوم کلی کمال میں داخل ہوسکتی ہے شریعت نے اسکی یہانتک تعلیم کی ہے کہ دور دور تک کے احتمالات تک پر نظر فرمائی ہے کہ کسی کے مال میں بلا اجازت تصرف نہ کرو کسی کے خلوت خانہ میں بلا اجازت نہ جاؤ اگر جاؤ تو اجازت لیکر جاؤ اور اسکا طریقہ کیسا اچھا تعلیم فرمایا کہ دروازے پر کھڑے ہوکر کہو السلام علیکم ادخل یعنی میں آؤں تین بار کہنے پر اگر جواب نہ ملے تو واپس چلے آؤ کواڑ مت کھٹ کھٹاؤ ممکن ہے کہ اسوقت ملنے سے کچھ عذر ہو سوتا ہو یا جی نہ چاہتا ہو اسکو معذور سمجھکر واپس چلے آؤ اور اگر اندر سے یہ کہدیا جاوے کہ اسوقت واپس جاؤ تو واپس چلے آؤ برا مت مانو چنانچہ ارشاد ہے ہو ازکی لکم کہ یہ زیادہ صفائی کی بات ہے شاہ عبدالقادر صاحب اسکی تفسیر میں فرماتے ہیں یعنی اس میں ملاقات صاف رہتی ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لیگئے وہ عوالی میں رہتے تھے بعض عوالی کئی کئی میل کے فاصلہ پر تھے اور السلام علیکم انا ادخل تین بار فرمایا جب تینوں مرتبہ جواب نہ آیا تو آپ واپس تشریف لیجانے لگے حضرت سعد بن عبادہ دوڑے کہ یا رسول اللہ آپ کہاں چلے فرمایا کہ تین مرتبہ کے بعد انتظار کرنا نہ چاہیئے سعد نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں تو برابر سنتا

رہا مگر اسلئے نہیں بولا کہ اچھا ہی یہ دعائیہ کلمات جو اس زبان مبارک سے نکل رہے ہیں جتنے مل جائیں غنیمت ہیں افسوس ہی کہ آجکل بجائے اسلام علیکم کے جو تمام دعاؤں اور ادب کو جامع ہے آداب کورنشات نکلا ہے آداب کے معنی تو میرے نزدیک یہ ہیں کہ آ پاؤں داب یہ ادب ہوا کہ دوسرے کو حکم پاؤں دابنے کا کر رہے ہیں بعض لوگ بندگی کرتے ہیں میں جب کاٹھیاواڑ اول اول گیا تو وہاں مسلمانوں میں بھی اس لفظ بندگی کا رواج دیکھا ہو اب جو کوئی مجھ سے ملنے آتا ہے تو وہ بندگی کہتا ہی مجھے غصہ آیا کہا کہیں کیا ہندو ہوں جو بندگی مجھکو کہتے ہیں وہاں کے لوگوں نے کہا کہ یہاں کا رواج ہی یہ ہے یاد رکھو یہ لفظ سب خرافات ہیں اسلام علیکم سے بہتر کوئی لفظ نہیں ہی تمام دعاؤں کو جامع ہے لیکن خدا تعالیٰ کو ان لوگوں کو اسکی برکات سے محروم کرنا ہی اسلئے انکو توفیق ہی اسکی نہیں ہوتی غرض حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ حضور کو پھر لائے دیکھئے حضور نے بھی خود اپنے اوپر اس قانون کو جاری کیا اور پھر کمال اخلاق یہ ہے کہ شکایت حکایت نہیں یہاں تو کوئی آدنی آدمی بھی ہو تو کہنے لگتا ہی کہ تم بڑے مغرور ہو ہم پکارتے رہے چلاتے رہے سُنا ہی نہیں اور اس باب میں شرع نے یہاں تک رعایت کی ہی کہ ارشاد ہے لا یتناجی اثنان دون الثالث یعنی اگر تین آدمی بیٹھے ہوں تو دو آپس میں سرگوشی نکریں اسلئے کہ اسکا دل دکھے گا کہ بس میں ہی غیر تھا مجھ سے چھپانا منظور تھا کہاں ہیں تمدن کے مدعی میں بقسم کہتا ہوں کہ شریعت نے تمدن کی اسقدر رعایت کی ہی کہ اتنی کوئی کرتا تو کیا اُسکے دقایق اور اسکی علل سمجھنے کے لئے بھی بڑے دماغ کی ضرورت ہے افسوس شریعت جیسے دلبر رعنا کو لوگ ڈائن سمجھتے ہیں ارے شریعت تو وہ محبوب ہی کہ جیسا کسی نے کہا ہے ؎

زفرق تا بقدم ہر کجا کہ مے نگرم ۔۔۔ کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا اینجاست

جس ادا کو دیکھو دل کھینچتا ہے لے صاحبو اپنے گھر کی دولت چھوڑ کر کیوں دوسروں سے بھوٹی کوڑیاں مانگتے ہو تمہاری معاشرت تمہارے کھانے پینے تمہارے اخلاق تمہاری سیاست و انتظام شریعت نے کسی بات کو بھی تو نہیں چھوڑا افسوس ہے کہ اوروں ہزار

افسوس ہے کہ ایسی محبوبہ کو چھوڑ کر چڑیلوں پر گرتے ہو کیونکہ شریعت کے سامنے تہذیب
جدید کو بالکل ہی نسبت ہی اور طرفہ یہ کہ شریعت میں دین کی راحت تو ہے ہی دنیا کی
بھی پوری آسائش ہے اور اسیطرح اس تہذیب مخترع میں دین کا تو جو کچھ بھی ضرر ہو
خود دنیا کی بھی کلفتیں ہیں چنانچہ مقابلہ اور امتحان ہی کے طور پر دیکھ لو مثلاً آجکل
ہمارے ترقی یافتہ بھائی آزادی کا بہت دم بھرتے ہیں اور شریعت کو قید بتلاتے
ہیں ہم تو اسکا برعکس دیکھ رہے ہیں کہ یہ لوگ مقید ہیں اور ہم آزاد ہیں ایک
صاحب کانپور میں کوٹ پتلون بوٹ سوٹ سے کسے کسائے میرے پاس آئے
وہ بیٹھنا چاہتے تھے کرسی پر تو وہ سہولت سے بیٹھ جاتے لیکن ہم غریبوں کے
پاس کرسی کہاں ہمارے لئے تو چٹائی پر بیٹھنا فخر ہے اب وہ کھڑے ہیں لیکن کھڑے
کھڑے بات کیسے کریں ہاتھ میں ایک چھڑی بھی تھی چھڑی پر سہارا دے کر اور تاک
لگا کر بھدسے گر پڑے مجھے بڑی ہنسی آئی بتلایئے یہ تہذیب ہے یا تعذیب یہ آزادی ہے
یا قید ہے بیٹھنا تو مصیبت تھا ہی اور اٹھنا اور بھی زیادہ مصیبت ہوا اور اگر چلتے چلتے
گر پڑیں تو بس وہاں ہی پڑے رہتے ہونگے اور لیجئے اگر جنگل میں کھانیکا وقت
آجاوے تو ہم تو دانہ بھی چبا سکتے ہیں اور روٹی ہو وہ بھی آدمیوں کی طرح
بیٹھکر کھا سکتے ہیں اور انکے لئے میز ہو کرسی ہو کانٹا ہو چھری ہو جب یہ کھانا
تناول فرمائیں کپڑوں میں ہماری یہ حالت ہو کہ پاجامہ ہو لنگی باندھ لینگے اچکن
نہ ہو کرتہ کافی ہے عمامہ نہ ہو ٹوپی ہی سہی پھر ٹوپی بھی خواہ کسی کپڑے کی ہو بجز
حدود شرعیہ کے کوئی قید نہیں اگر وہ بھی نہ ہو تو ننگے سر رہینگے اور پھر اچکن اگر بانات
کا ہو تو اسکی قید نہیں کہ پاجامہ کشمیرہ کا ہو لٹھہ کا ہو گاڑھے گزی کا ہو کسی شے کا ہو
لنگی بھی کفایت کرتی ہے ان کو یہ مصیبت ہے کہ اگر پتلون کسی خاص کپڑے
کا ہو تو کوٹ بھی اس کے مناسب ہو قمیض بھی اسکے مناسب ہو ورنہ فیشن کے
خلاف ہے کیوں صاحبو یہ آزادی ۔ ۔ ۔ ۔ تو بڑی ہماری قید ہی میں انکی آزادی کی
حقیقت عرض کرتا ہوں کہ یہ لوگ صرف خدا اور رسول سے آزاد ہیں باقی نہ کھانے میں آزاد نہ

پینے میں آزاد نہ پہننے میں آزاد ہر بات میں مقید ہیں اگر آزاد ہیں تو خدا و رسول سے آزاد ہیں تو خاک پڑے ایسی آزادی پر اور بھاڑ میں جائے ایسی مطلق العنانی اور مبارک رہے ہمکو یہ قید اگر ہم مقید ہیں تو ہماری قید کی تو حالت یہ ہے۔ ؎ اسیرش نخواہد رہائی زبند ؛ شکارش نجوید خلاص از کمند ؛ اور یہ وہ قید ہے ؛ ؎ گردو صد زنجیر آری بگسلم ؛ غیر زلف آن نگار مقبلم ؛ اور ہماری ایسی قید ہے کہ مدتوں کے بعد محبوب کسیکو ملا ہو اور وہ اپنے لطف و کرم سے اُسکا ہاتھ زور سے پکڑ کر عاشق کو اپنے پاس بٹھلائے اور اسکو نچھوڑے تو اُس عاشق کی اُسوقت کیا حالت ہوگی اُسکی تو غیبت میں یہ حالت تھی کہ کہا کرتا تھا ؎

اگرچہ دور افتادم بدین امید خرسندم	کہ شاید دست من بار دگر جانان من گیرد

بھلا اب کیا حال ہوگا بلکہ اگر وہ محبوب یہ کہے کہ اگر تمکو زور سے ہاتھ پکڑنے میں تکلیف ہو تو تمہارا ہاتھ چھوڑ دوں تو وہ عاشق یہ کہیگا کہ میرا ہاتھ کیا جان بھی نچھوڑو اور یہ کہیگا ؎ نشود نصیب دشمن کہ شود ہلاک تیغت سر دوستان سلامت کہ تو خنجر آزمائی

پس جن کو خدا و رسول کے ساتھ اس درجہ محبت ہے کیا وہ اس قید کو ناگوار سمجھے گا ہرگز نہیں جسکو کسی سے کبھی محبت ہوئی ہوگی وہ ہی اُسکا لطف جانتا ہی ہاں جس قلب میں محبت کا مذاق ہی نہ ہو وہ کیا جانے کہ اِس میں کیا لطف ہو نامرد اصلی کیا جانے کہ عورت میں کیا لطف ہوتا ہے ورنہ اگر مذاق ہے تو خدا جانتا ہے کہ ساری قیدیں آسان ہیں وہ چولھے میں ڈالیگا ان قیدوں سے آزاد ہونے کو اور بھاڑ میں ڈالیگا ایسی عقل کو اور سر پر رکھ لیگا دیوانگی کو اسی دیوانگی کی نسبت مولانا رح فرماتے ہیں ؎

ما اگر قلاش و گر دیوانہ ایم	مست آن ساقی و آن پیمانہ ایم

ایسے شخص پر جو حالت بھی ہو ناداری ہو بیماری ہو افلاس ہو اُسکو سب گوارا ہیں اور اول تو ایسے شخص کو کوئی بھی مصیبت نہیں ہوتی اور بالفرض اگر ہوں بھی تو اُسکو اس حالت میں بھی چین ہے سکون ہے اطمینان ہی اُسکی زندگی لطف کی زندگی ہے خواہ کسی حالت میں ہو حق تعالیٰ اسی حیات کی نسبت ارشاد فرماتے ہیں من عمل صالحاً من ذکر او انثی فلنحیینہ حیوۃ طیبۃ یعنی جو شخص نیک عمل کرے مرد ہو یا عورت اُسکو ہم پاکیزہ زندگی

عطا فرماتے ہیں اُن کی ہر وقت تسلی کیجاتی ہے اُنکے قلب میں سکون اور چین کا
افاضہ ہوتا رہتا ہے اور اُن کو ہر حال میں یہ کہا جاتا ہے ؎ سوئے نومیدی مرو
کامیدہاست ؛ سوئے تاریکی مرو خورشیدہاست۔ پس اس قید میں اگر ان کو کچھ
تعب بھی ہو تو کچھ پرواہ نہیں اور ایسی قید کے مقابلہ میں جو آزادی ہے وہ نری مہمل
ہے اور سراسر خسران ہی حرمان ہے اور یہ آزادی بس خدا ورسول سے آزادی ہے ورنہ یہ
لوگ سراپا مقید ہیں۔ دیکھا آپ نے کہ اسلام نے ہم کو کیسی آسایش کی معاشرت سکھلائی
ہے اور حقوق کی کہاں تک رعایت کی ہے اور یہیے اسلام کی تعلیم ہے کہ کسی کو کسی سے
تکلیف نہ ہو اور یہ جڑ ہے محبوبیت باہمد گر کی چنانچہ ارشاد ہے المسلم من سلم المسلمون
من لسانہ ویدہ مسلمان وہ ہے کہ جسکی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچے رہیں یعنی کسی کو
اُس سے ضرر واذیت نہ پہونچے یہ تو کلیہ ہے پھر اسکی جزئیات کی عملی اور علمی طور سے
ایسی تعلیم فرمائی ہے کہ انتہا کو پہونچا دیا ہے چنانچہ تعلیم ہے کہ اگر کوئی بھائی مسلمان
سوتا ہو اور تمکو اُٹھنے اور کہیں جانے کی ضرورت ہو تو آہستہ سے اُٹھو اور آہستہ
سے جوتے پہنو آہستہ سے کواڑ کھولو اگر بات کرو آہستہ سے کرو یہ سب حضور نے
کرکے دکھلا دیا جیسا نسائی میں حضرت عائشہ رضہ سے لیلۃ البراءۃ کے قصہ میں مذکور
ہے وقت کم ہے ورنہ ایک ایک جزئی کے متعلق میں قصے بیان کر دیتا میں نے ایک
کتابعہ آداب المعاشرت لکھی ہے اُس میں یہ دکھلایا ہے کہ دوسروں کو تکلیف نہ دینے
کی شارع نے کتنی رعایت کی ہے آجکل جو دیندار کہلاتے ہیں وہ دینداری کو ان چند
باتوں میں منحصر سمجھتے ہیں کہ پائینچے ٹخنے سے اونچے کرلئے ڈاڑھی بڑھا لی نماز پڑھ لی
بس دیندار ہوگئے باقی نہ اخلاق کو جزو دین سمجھتے ہیں نہ معاشرت کا دین سے
کچھ تعلق جانتے ہیں نہ معاملات اُن کے شریعت کے موافق ہیں کسی کو ستا لیا کسی
کی غیبت کرلی کسی کو حقیر سمجھ لیا کسی کی آبرو ریزی کرلی اور پھر دیندار کے دیندار
اس کی وہ مثال ہے جو مولانا یا اور کوئی مصلح فرماتے ہیں ؎

عہ الحمدللہ طبع ہوگئی ہے۔ ۱۲ منہ

از بروں چوں گور کافر پر حلل	و اندروں قہر خدائے عز و جل
از بروں طعنہ زنی بر بایزید	و ز درونت ننگ میدارد یزید

ایسے دینداروں کو دیکھکر لوگ سمجھتے ہیں کہ بس دیندار ایسے ہی ہوتے ہیں اور شریعت کی یہی تعلیم ہے صاحبو یاد رکھو کہ دین نام صرف ظاہری کے درست کرنیکا نہیں گو ظاہر کی اصلاح بھی دین میں مامور بہ ہو مگر صرف اس سے پورا دیندار نہیں ہوتا پورا دیندار وہ ہے جو شریعت کے ہر ہر حکم پر عمل کرے ظاہر کے متعلق بھی اور باطن کے متعلق بھی حسین اُسکو کہینگے جو سر سے پاؤں تک حسین ہو اور اگر سب اعضا خوبصورت ہوں اور آنکھیں پھوٹی ہوئی ہوں تو وہ حسین نہیں ہے پس جس کے اندر ایک بات بھی دین کے خلاف ہو گو وہ ہم سے اچھا ہے لیکن اُسکو نمونہ دین کیوں سمجھتے ہو۔ اور دیکھئے شریعت کی تعلیم ہے کہ سفارش سے بھی کسی کو تکلیف نہ دو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ رضہ سے حضرت مغیث کی سفارش کی جو اول اُن کے شوہر تھے اور اُنہوں نے خیار عتق کی بناء پر تفریق کر لی تھی اُن سے نکاح کرنیکے لئے فرمایا وہ پوچھتی ہیں کہ آپ کیا حکم فرماتے ہیں یا سفارش آپ نے فرمایا سفارش کہنے لگیں مجھکو منظور نہیں آپ ناخوش نہیں ہوئے اس سے ثابت ہوا کہ سفارش وہی ہے جس میں کسی پر زور نہ ڈالا جاوے تو اتنی تکلیف بھی کسی کو گوارا نہیں کی گئی اسی طرح دین کے اندر صفائی کا حکم ہے دیکھئے اگر معاملات کو صاف رکھیں تو ممکن نہیں کہ دلوں میں فرق آوے بہر حال شریعت کا جو حکم معاملہ و معاشرت و اخلاق کے متعلق ہے لیجئے اُسکی تفصیل سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اُس تمام کا خلاصہ یہ ہے کہ کسی کو کسی سے تکلیف نہ ہو۔ الحاصل جو اسباب محبت کے ہیں فی الجمال کمال شریعت نے اُنکی بابلغ وجہ تعلیم فرمائی ہے پس جو شخص شریعت پر عمل کریگا جو کہ عملوا الصلحت کا مدلول ہے وہ بالطبع محبوب ہوجائیگا اور اپنی قوم میں تو محبوب ہوہی گا غیر قوموں میں بھی اُسکا اعتبار ہوگا اس سے بعض اعمال صالحہ کا دوستی میں دخل ہونا۔ سمجھ میں آگیا ہوگا جو کہ باب معاملہ و معاشرت و اخلاق سے ہیں اب یہ بات رہ گئی کہ ایمان اور نماز روزہ کو کیا دخل ہے محبوبیت میں سو اُسکی نسبت سُنو کہ قاعدہ عقلیہ

ہے کہ کوئی کام ہو اول اُسکا قلب میں ارادہ پیدا ہوتا ہے پھر اُسکا جوارح سے ظہور ہوتا
ہے اور یہ بھی مسلم ہے کہ کسی امر پر بناء بغیر اسکے نہیں ہوسکتا کہ اُسکا تقاضا شدید
قلب میں راسخ ہو جائے اور اُسکے اضداد و موانع قلب سے مرتفع ہو جائیں ورنہ ارادہ
ہوگا مگر غیر راسخ جب راسخ نہیں تو اکثر ارادہ بھی نہوگا تو عمل بھی نہوگا پس ثابت ہوا کہ مداومت
و استقامت بدون تقاضائے قلب کے نہیں ہوتا پس اس قاعدہ کے موافق اخلاق و
معاملات و معاشرت کی درستی بھی جسکا دخیل ہونا محبوبیت میں مسلم ہو چکا ہے جب
ہی نبھ سکتی ہے کہ ان چیزوں کا قلب میں تقاضا و رسوخ ہو اور وہ تقاضا و رسوخ
بغیر ایمان اور روزہ نماز کے نہیں ہوسکتا اس لئے کہ تمام قواعد متعلقہ بصدق و معاملات
اللہ و رسول نے ہی ہم کو تعلیم فرمائی ہیں تو جب تک تصدیق اللہ و رسول کی
قلب میں راسخ نہوگی تو اُن تعلیمات پر استقامت نہ ہوگی یہ تو ایمان کا دخل ہوا اور
روزہ نماز کو یہ دخل ہے کہ یہ کیفیت قلبی تقاضے کی موقوف ہے قلب کی صفائی پر
اور قلب کی صفائی بغیر روزہ نماز نہیں ہوتی روزہ سے تو اس طرح کہ اُس سے قوت بہیمیہ
کا انکسار ہوتا ہے اور نماز سے تواضع پیدا ہوتی ہے تکبر ٹوٹتا ہے اور تکبر و بہیمیہ
ہی اصل ہے بہت سے اخلاق ذمیمہ کی پس صوم و صلوٰۃ سے اُسکی اصلاح ہوگی اور
اُسکی اصلاح سے معاملات وغیرہ درست ہونگے جو مدار ہے محبوبیت کا اور سبب کا سبب
سبب ہے پس نماز و روزہ سبب ہوا محبوبیت کا مگر اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ ایمان اور
صلوٰۃ و صوم کا موضوع لہ صرف یہی ہے اصلی موضوع لہ تو اُن کا قرب الٰہی ہے لیکن یہ
محبوبیت بھی اوسپر خاصہ لازمہ کے طور پر مرتب ہو جاتی ہے چونکہ یہاں بیان
تھا محبوبیت و مودۃ کا اس لئے اسکا بھی اُس میں دخل بیان کر دیا گیا اب دو سوال
رہ گئے ایک سوال تو یہ ہے کہ ہم بعضے دینداروں کو دیکھتے ہیں کہ وہ شریعت کی
پورے پابند ہیں اور ساری دنیا کو نصیحت کرتے ہیں لیکن سب سے انکی لڑائی رہتی ہے
لوگ انکو اچھی نظروں سے نہیں دیکھتے ہیں وہاں محبوبیت کا ترتب کیوں نہیں ہوتا جواب اسکا یہ ہے

یہ سوال آپ کا کم فہمی سے پیدا ہوا ہے۔ صاحبو نصیحت کا بھی شارع نے قانون مقرر کیا ہے جب کوئی شخص اُس قانون کے خلاف کرے گا تو اُس نے کمال ایمان وعمل صالح ہی میں خلل ڈالا۔ اس لئے لامحالہ وہ ایمان وعمل صالح کے اس ثمرہ مودت ومحبوبیت سے ضرور محروم رہے گا اس سے وہ شبہ جاتا رہا اور وہ قانون یہ ہے کہ نصیحت خیر خواہی اور محبّت اور ہمدردی سے ہو نفسانیت کا اُس میں شائبہ نہ ہو تو جو شخص اس قانون کے موافق عمل کرے گا اُس کی کسی سے مخالفت ہو ہی نہیں سکتی شاہ عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نے مجلس وعظ میں ایک شخص کو دیکھا کہ اُس کا پاجامہ ٹخنوں سے نیچے لٹک رہا ہے۔ کوئی اور مولوی صاحب ہوتے تو بلاکر ملامت کرتے۔ بُرا بھلا کہتے سچ یہ ہے کہ ہم لوگ نام کے مولوی ہیں اور نرے الفاظ پرست ہیں۔ حالانکہ الفاظ یاد کر لینے سے کچھ نہیں ہوتا جب تک حال نہو مولانا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ؎

قال را بگذار مردِ حال شو	پیشِ مردِ کاملے پامال شو

پس اگر کوئی نرا مولوی ہوتا تو وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی آیات واحادیث پر اس طرح عمل کرتے۔ کہ بلاکر اسکو بُرا بھلا کہتے اب عداوت ونفرت جانبین میں ہوتی اور اُسکو دیکھکر بیشک یہ شبہ پیدا ہوتا کہ تم تو کہتے ہو کہ شریعت پر عمل کرنے سے محبوب ہو جاتا ہے اور اُس پر لوگ پروانوں کی طرح گرتے ہیں لیکن ہم تو دیکھتے ہیں کہ بجائے دوستی کے اور اُلٹی عداوت اور نفرت ہوگئی۔ لیکن شاہ صاحب نے یہ نہیں کیا بلکہ یہ فرمایا کہ آپ ذرا ٹھہر جایئے آپ سے کچھ مشورہ کرنا ہے وہ ٹھیر گیا بعد فراغت کے فرمایا کہ بھائی اپنا عیب آدمی کو معلوم نہیں ہوتا مجھے اپنے اندر ایک عیب کا شبہ ہے وہ یہ کہ میرا پاجامہ ٹخنوں سے نیچے لٹک جاتا ہے اور اس پر ایسی ایسی وعیدیں آئی ہیں تو آپ ذرا دیکھ لیں کہ واقعی میرا شبہ صحیح ہے یا نہیں وہ شخص پانی پانی ہوگیا اور عرض کیا کہ حضور آپ کا پاجامہ کیوں لٹکتا میرا البتہ لٹک رہا ہے اور اُسی وقت اُسکو جاکر درست کر لیا۔ اور ہمیشہ کے لئے توبہ کر لی پس اگر محبت اور حکمت عملی سے کہا جاوے تو ممکن نہیں ہے کہ کوئی برا مانے اسی واسطے امر بالمعروف اور وعظ عام کی

ہر شخص کو اجازت نہیں ہے حق تعالیٰ کا ارشاد ہے ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینہون عن المنکر یعنی چاہیئے کہ ایک جماعت تم میں سے ایسی ہو کہ جو خیر کی طرف داعی ہوں اور نیک بات کا حکم کریں اور بُری بات سے منع کریں دیکھئے یہ نہیں فرمایا کہ تم سب امر بالمعروف کرو بلکہ یہ فرمایا کہ تم میں سے ایک جماعت ایسی بھی ہونا چاہیئے کہ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ امر بالمعروف کا ہر شخص اہل نہیں ہے ہر شخص کو اجازت نہیں ہے کہ وہ وعظ عام اور خطاب عام کرے البتہ جن پر پوری قدرت ہے جیسے اپنے اہل وعیال وہاں اصلاح کا ہر شخص مکلف ہے یا ایہا الذین امنوا قوا انفسکم واھلیکم نارا اہ غرض ہر کام تدبیر سے ہوتا ہے میرا معمول ہے جب میں کہیں سفر میں ہوتا ہوں مجھ سے فرمائش ہوتی ہے کہ وعظ میں فلاں بات کا ذکر کرنا میں صاف انکار کر دیتا ہوں بعضے ایسے بھولے بھالے ہوتے ہیں کہ منبر پر بیٹھکر وہی سبق گاتے ہیں جو انکو پڑھایا جاتا ہے لوگوں کو معلوم ہوجاتا ہے کہ یہ کہلایا ہوا کہہ رہے ہیں اس سے اثر ضعیف ہوجاتا ہے اور لوگوں کو ناگوار بھی ہوتا ہے میں ایسی فرمائش پر ہرگز عمل نہیں کرتا حتےٰ کہ نواب صاحب ڈھاکہ نے مجھکو بلایا تھا میں نے پہلے یہ شرط کرلی تھی کہ آپ کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ آپ مجھ سے کسی خاص بات کے وعظ میں بیان کرنے کی فرمائش کریں چنانچہ انہوں نے موافق شرط کے کسی بات کی فرمائش نہیں کی میں نے وعظ میں جو چاہا بیان کیا کسی نے بھی بُرا نہیں مانا میں نے اس کا تجربہ کیا ہے کہ فرمائشی وعظ کا اور رنگ ہوتا ہے اور خود کہنے میں اور بات ہوتی ہے پس شریعت کا قانون ہے کہ نصیحت وتذکیر میں آداب احتساب کی رعایت کرو اور اگر کوئی باوجود آداب کے رعایت کرنے کے بُرا مانے اسپر شُبہ واقع نہیں ہوسکتا اس لئے کہ صفراوی کو مٹھائی کڑوی معلوم ہوہی گی اس لئے کہ اس کا مزاج ہی خراب ہے امر بالمعروف کی خاصیت میں کچھ خرابی نہیں اس کا خاصہ تو یہ ہے کہ ممنون ہونا چاہیئے ہمارے امراض اس شخص نے معلوم کرائے ایک اعتراض تو یہ تھا جسکا جواب ہوگیا دوسرا سوال یہ ہے کہ بعض دیندار بھی نہیں ہوتے اور پھر بھی وہ

محبوب ہوتے ہیں تو پھر محبوبیت صرف دینداری کا خاصہ کیا ہوا میں اس کا راز بتلاتا ہوں وہ یہ ہے کہ جب کوئی محبوب ہو اور وہ دیندار نہ ہو تو یہ دیکھو کہ علت اُس کی محبوبیت کی کیا ہے سو علت اس کی اکثر تو وہی شئے نکلیگی جس کا شریعت نے حکم کیا ہے مثلاً کوئی کافر سخی ہے یا عادل ہے تو اس سے اُس کی سخاوت اور عدل کیوجہ سے محبت ہوتی ہے اور سخاوت اور عدل دونوں کی شریعت نے تعلیم کی ہے کفر کے ساتھ ملکر بھی اُنہوں نے اپنا اثر دکھلایا ؎

جرعہ خاک آمیز چوں مجنوں کند	صاف گر باشد ندانم چوں کند

شراب کا گھونٹ مٹی میں ملکر جب مست بنا دیتا ہے تو خالص شراب تو کیا کچھ نہ کریگی اسی طرح اعمال شرعیہ کفر کی نجاست کی آلودگی کے ساتھ بھی جب اپنا کام کرتے ہیں اگر ایمان کے ساتھ ملینگے تو دیکھو کیا رنگ لاتے ہیں ایک جواب تو یہ ہوا دوسرا جواب یہ ہے کہ محبوبیت مطلقہ یعنی من کل الوجوہ میں گفتگو ہے ہر شخص کے نزدیک محبوب بنا دے یہ بجز مومن کامل کے کسی کو نصیب نہیں اگر کوئی کافر کسی خلق حسن کے ساتھ متصف ہے تو وہ بعض کے نزدیک محبوب ہے اور بعض کے نزدیک نہیں بلکہ کفر یا بعض اخلاق ذمیمہ کیوجہ سے مبغوض ہی اب شبہ جاتا رہا اور اگر حسن وغیرہ علت ہو تو اُسکا جواب اوپر آچکا ہے اب ایک اعتراض اور باقی رہا وہ یہ ہے کہ ایک مومن جو شریعت کا پورا پابند ہے اس کا کسی سے مقدمہ ہوا اور اُس میں وہ مومن ہی حق پر ہے تب بھی فریق مقابل اسکو نظر غیظ سے دیکھتا ہے نظر محبت سے ہرگز نہیں دیکھتا اب وہ خاصہ کہاں گیا جواب اس کا یہ ہے کہ ہر شے کی خاصیت کے ظاہر ہونیکی شرط یہ ہے کہ اسکا کوئی معارض نہو اگر معارض ہو تو یوں کہینگے کہ شے اپنے اثر سے مختلف ہو گئی تو یہاں یہ معارض ہے کہ اسکو اُسکے زعم میں ضرر پہنچ رہا ہے اِس لئے یہ شخص اگر نظر غیظ سے دیکھے تو ہمارے دعوے کے کچھ منافی نہیں ہے ہاں عام طور سے دیکھو کہ دوسرے لوگ کس نظر سے دیکھتے ہیں سو یقینی بات ہے کہ ایسے موقع پر عام طور پر سب یہی چاہا کرتے ہیں کہ خدا کرے یہ جیت جاوے

اسی طرح اگر غیر مومن اگر مظلوم ہو تو سب کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کی فتح ہو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ کفر سبب مودۃ کا ہے یہاں اس کی مظلومیت اسکی مبغوضیت کے معارض ہو رہی ہے دراصل وہ مبغوض ہی ہے پس خلاصہ یہ ہوا کہ محبوبیت اعمال صالحہ اور ایمان میں منحصر ہے اس سے ان لوگوں کی غلطی معلوم ہوئی کہ جو اتفاق اور محبوبیت و مودت کو اس راہ سے طلب نہیں کرتے ؎

ترسم کہ نرسی بکعبہ اے اعرابی	کیں راہ کہ تو میروی بہ ترکستان است

چنانچہ جو لوگ اتفاق اتفاق پکار رہے ہیں اور شریعت کے خلاف کر رہے ہیں انکو آج تک تو کامیابی ہوئی نہیں اگر کوئی کہے کہ ہم تو دیکھتے ہیں کہ بعض جگہ انمیں اتفاق ہے صاحبو وہ اتفاق نہیں اس لئے کہ آپ کو واضح ہو گیا ہے کہ اتفاق ہوتا ہے باہمی الفت سے اور اُن میں الفت نہیں وہ عارضی اور اتفاق کی صورت ہے بہت جلدی زائل ہوتا ہے کیونکہ منشاء اس اتفاق کا اتحاد اغراض ہے جب تک اغراض متحد ہوتے ہیں وہ اتفاق کا ڈھانچہ قائم رہتا ہے اور جب اغراض میں اختلاف ہوتا ہے فوراً وہ اتفاق ٹوٹ جاتا ہے بخلاف مومن کے اتفاق کے اس لئے کہ اسکی غرض اور مطلوب ہمیشہ اللہ رسول کی رضا ہے اور اس میں تزاحم محتمل ہی نہیں اس لئے اُس کا اتفاق قائم رہتا ہے دو مومن اگر جنوب و شمال میں بھی ہیں اور اُن میں کوئی سابقہ تعلقات بھی نہیں اُن میں بھی اتفاق ہے پس عقلی طور سے ثابت ہو گیا کہ اتفاق اگر ہے تو مومنین میں ہے اور اگر باقی رہ سکتا ہے تو اُنہی کا اتفاق باقی رہ سکتا ہے اور اسی پر قیاس کر لیجئے اسکی ضد کو کہ بغض اور عداوت جب ہو گا خلاف شریعت کے کرنے سے ہو گا اور بغض اگر قائم رہنے والا ہے تو وہ اُن میں ہی ہے جو ایمان یا عمل صالح میں خلل ڈالتے ہیں پھر بھی مومنین میں جتنا بھی ایمان ہے اسی مقدار کے موافق اُن میں مودت و محبت لازم ہے پس اگر آپ محبوب بننا چاہتے ہیں اور اپنے آپس میں اتفاق قائم رکھنا چاہتے ہیں تو خدا اور رسول کی

؎ اس کا ظہور جب کسی غیر قوم سے مخالفت ہو۔ ۱۲ جامع۔

اطاعت کیجئے ورنہ مبغوضیت کے لئے تیار ہو جایئے۔ لیکن خدا کے لئے ایمان اور عمل صالح کو اس نیت سے نہ کیجئے کہ ہم محبوب بنیں۔ بلکہ قصد تو اطاعت حق کا ہونا چاہیئے۔ ہاں اُس پر یہ ثمرہ بھی مرتب ہو جاتا ہے جیسے جب خانہ کعبہ کا ارادہ ہو تو بمبئی کی سیر کا ارادہ نہ کرو۔ نیت تو ہونا چاہیئے حج کی ہاں راستہ میں بمبئی بھی آوے گی اور سیر بھی کر لوگے۔ اور یہاں سے یہ بات یاد رکھنا چاہیئے کہ بعض لوگ جو نماز کی حکمت یا حج کی حکمت یہ بیان کیا کرتے ہیں کہ نماز سے صفائی حاصل ہوتی ہے اور جماعت کی حکمت یہ کہتے ہیں کہ پانچ وقت جب محلہ کے مسلمان ملیں گے تو آپس میں اتفاق ہوگا اور جمعہ میں شہر کے مسلمانوں میں اتفاق ہوگا اور حج میں تمام عالم کے مسلمانوں میں اتحاد ہوگا میری تقریر کا اُن کی تقریر سے متحد ہونے کا شبہ نہ کیا جاوے کہ وہ بھی ان اعمال صالحہ کو مورث اتفاق بتلاتے ہیں اور یہی میں نے کہا۔ سو اُن کی اور میری تقریر میں بہت بڑا فرق ہے اُن کی غرض تو یہ ہے کہ مقاصد اصلیہ ان احکام کے یہی اتحاد و اتفاق ہیں اور میرا مقصود یہ ہے کہ موضوع لہ اصلی تو ان طاعات کا قرب آلٰہی ہے اور خدا تعالیٰ کا راضی کرنا۔ ہاں جو ثمرہ اُن پر بلا قصد مرتب ہو جاتا ہے وہ یہ بھی ہے جو یہ لوگ بیان کرتے ہیں۔ گو اُن کے لئے یہ اعمال موضوع نہیں۔ پس میری تقریر کو اُن کی تقریر کا ہم رنگ ہرگز نہ سمجھا جاوے۔

الحاصل اتفاق کا اتباع شریعت میں اور نااتفاقی کا شریعت کے خلاف کرنے میں منحصر ہونا ثابت ہو گیا۔ اور جس طرح سے اس تقریر سے اتفاق کے اسباب معلوم ہو گئے۔ جن کا حاصل اطاعت حق ہے اسی طرح اُس سے نااتفاقی کے بھی اسباب معلوم ہو گئے ہونگے کہ معصیت حق ہے۔ اب اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ توفیق عمل کی عطا فرماویں۔ آمین ثم آمین۔

(نوٹ) الحمد للہ و للمنۃ کہ سال دوم الابقار کا بخیر و خوبی کے ساتھ ختم ہوا۔ اب سال سوم شروع ہوگا۔ فقط۔ (مدیر)

نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم

یعنی آقائے نامدار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مستند سوانح عمری۔ ابتدا یعنی صورت نوریہ سے دخول جنت تک کے واقعات نہایت صحیح روایات بہت عمدہ طرز پر عام فہم اردو زبان میں تحریر فرمائے ہیں جا بجا اشعار شوقیہ سے زینت دی ہے یہ وہی مبارک کتاب ہے جس کے زمانہ تالیف میں ضلع مظفر نگر میں وبا پھیل رہی تھی۔ مگر اس کی برکت سے تھانہ بھون محفوظ رہا۔ اور تجربہ سے ثابت ہوگیا ہے وبا میں اس کا مطالعہ دافع بلیات ہے جس مکان میں یہ روزانہ پڑھی جاتے انشاء اللہ وہ مکان وبا سے محفوظ رہتا ہے چونکہ فی زماننا آفات وبلیات کا ہجوم ہے اسی وجہ سے اس کا پڑھنا پڑھانا۔ سننا سنانا نہایت ضروری ہے قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

المشتہر:- محمد عثمان تاجر کتب دریبہ کلاں دہلی

حیوۃ المسلمین

چونکہ آجکل بوجہ بے علمی و بدعملی مسلمانوں پر عالم میں عموماً اور ہندوستان میں خصوصاً مصیبتوں پر مصیبتیں اور بلاؤں پر بلائیں نازل ہوتی چلی جاتی ہیں لہذا حضرت حکیم الامۃ مدظلہم نے سونے کے پانی سے لکھنے کے قابل مضامین عالیہ قلمبند فرمائے ہیں جن کے مطالعہ سے عقائد کی درستی معاشرت میں آسانی طلب حق میں افزونی معیشت میں سہولت خدا ورسول کی محبت اہل وعیال کی خدمات کی رغبت مجاہدہ کا شوق گناہوں سے نفرت اور شریعت پر چلنے کا طریق حیوۃ طیبہ حاصل کرینگے گر گویا تمام خوبیوں کا ایک خزانہ جمع فرما دیا ہے یہ ۱۰۴ صفحات کی کتاب ہے مگر دریا کو کوزے میں بھر دیا ہے قیمت صرف ۱ر

المشتہر:- محمد عثمان تاجر کتب دریبہ کلاں دہلی

اکسیر فی اثبات التقدیر

فی زماننا اکثر لوگ تحصیل دنیا پر اس قدر گر رہے ہیں کہ حلال وحرام میں بھی تمیز نہیں کرتے اور امر ونواہی کی خبر نہیں رکھتے تقدیر پر نظر ہے نہ حساب کی خبر ہے نہ عقاب کا خطرہ ہے۔ منشاء اس انہماک واستغراق کا یہی ہے کہ تقدیر پر اعتماد نہیں پھر ان میں بعض لوگ تو ایسے ہیں کہ مسئلہ تقدیر کو عقیدۃً حق جانتے ہیں مگر پست ہمتی سے ظاہر کو باطن کے موافق یعنی عمل اعتقاد کے موافق نہیں کر سکتے اور بعض ایسے ہیں کہ مسئلہ تقدیر ہی کو ف نہ بے معنی سمجھتے ہیں اور ایسے اعتقاد والوں پر ہنستے ہیں ان غریقان بحر غفلت کو ساحل ہدایت پر لانے کے واسطے کتاب اکسیر فی اثبات التقدیر نہایت اکسیر ہے جس کا ہر مضمون مدلل بدلائل عقلیہ ونقلیہ وکشفیہ ہونے کے سبب نہایت موثر ہے اس کا مطالعہ علماء درعلماء کو علم اور عابدوں کو معرفت اور عارفوں کو حال اور اہل حال کو مقام اور اہل مقام کو کمال اور اہل کمال کو [illegible] حاصل ہوتی ہے۔ قیمت صرف بارہ آنہ (۱۲)

المشتہر:- محمد عثمان تاجر کتب دریبہ کلاں دہلی

[illegible]اد السائل ترجمۂ مائۃ مسائل

یہ ایک مجموعہ ہے معلومات مفیدہ کا۔ شہزادگان امیر تیمور نے اپنے زمانہ کے علماء کے اقوال وافعال میں اختلاف دیکھکر حضرت مولٰنا شاہ محمد اسحٰق صاحب محدث دہلوی نور اللہ مرقدہٗ نبیرہ حضرت مولٰنا شاہ عبد العزیز صاحب قدس اللہ سرہٗ کی خدمت میں سوالات لکھکر پیش کئے اور مصر ہوئے کہ ان سوالات کے جوابات معتبر کتابوں سے مدلّل لکھدے جائیں تاکہ ہم کو نیز دوسرے مسلمانوں کو نفع ہو اور لوگ اختلافات کی وجہ سے شبہات کے چکّر میں پڑے ہوئے ہیں نجات پاکر مجتہدین اربعہ رحمہ اللہ کی مقررہ حدود سے تجاوز نکریں اور افراط وتفریط سے محترز رہیں اگرچہ جناب مولٰنا کا عوام وخواص کی باہمی تعصبات کی وجہ سے تحریر جواب کا ارادہ نہ تھا لیکن شہزادوں کا اصرار اور رغبت وشوق اور حاضرین مجلس کی معروضات نیز حدیث مَنْ دَلَّ عَلٰی خَیْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ۔ ان وجوہات سے اُنکی عرضداشت قبول ہوگئی اور سوالات مذکورہ کے جوابات صحیحہ متداولہ کتب سے تحریر فرمائے۔ جزاہ اللہ خیرًا فی الدارین عنی وعن سائر المسلمین۔ طالبان باصدق وصفا خوب سمجھ لیں کہ یہ رسالہ عجیب وغریب سنہ ۱۲[illegible]ھ میں تالیف ہوا اسکی تعریف لکھنے کی ضرورت نہیں بلکہ حضرت شاہ صاحب کی نسبت ہی کافی ہے۔ کیونکہ اس خاندان کے حضرات سے شاید ہی کوئی مسلمان ناواقف ہو جسقدر بھی سلسلے ہیں سب اس خاندان کے خوشہ چین ہیں اصل تو یہ ہے ہندوستان میں علم حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی خاندان کی بدولت آیا ہے اس کتاب کے فیض سے اُردو نہونیکی وجہ سے عام لوگ محروم تھے حق تعالےٰ جزائے خیر دیں مولوی عبد الحی صاحب سونی پتی کو کہ اُنھوں نے اس کا ترجمہ کرکے دکھادیا کہ جو کچھ آجکل اہل حق فرماتے ہیں وہی پہلے بھی اہل حق فرماچکے ہیں اب جہلا کا یہ کہنا کہ نئی نئی مولوی نئے نئے مسئلے بالکل غلط ثابت ہوتا ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ کرنے سے ظاہر ہوجائیگا کہ اس میں کیا کیا جوہر بھرے ہوئے ہیں۔ ضخامت ۲۴ صفحات قیمت دس آنہ (۱۰/)

المشتہر۔ محمد عثمان تاجر کتب دریبہ کلاں دہلی